(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام) (حصہ اوّل)

برائے مہربانی یہ معلومات اور لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ۔

فہرست عنوانات (حصہ اوّل)

Kindly share it with others, Thanks.

01	آغازِ بیان سے پہلے	02	آغازِ کتاب	03	تصوّرِ کتاب	04	اغراضِ کتاب
05	تذکرۂ امتحان	06	امتحانِ زندگی کا خاتمہ!	07	عالمِ برزخ میں قیام کی کیفیت!	08	قیامت کا منظر !
09	کامیاب اُمیدواروں کا مقام	10	ناکام اُمیدواروں کا ٹھکانہ!	11	اپنے احتساب کا سنہری موقع!	12	انسان کی حقیقت اور حیثیت
13	قرآن پاک اور مقصدِ قرآن پاک		دِین اسلام میں تفرقہ بازی کی ممانعت				استدعا

آغازِ بیان سے پہلے

> Home Page
> Home Page

﴿ اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّات ﴾ ...... (یعنی اعمال کے بناؤ اور بگاڑ کا مدار نیتوں پر ہی ہے۔)

یہ حدیث پاک بہت ہی اہم ہے۔ کیونکہ یہ حدیث پاک ایک ایسی کسوٹی ہے' جس سے ہمیں اپنے اعمال کی اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کے بارے میں علم و یقین ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں یہ واضح فرما دیا ہے کہ اگر ہمارے افکار و اقوال اور افعال کا انحصار یادِ خدا اور اِتباعِ رسول ﷺ پر ہے' تو یقیناً ہمارے ایسے اعمال اللہ تعالیٰ ضرور قبول و منظور فرمائیں گے' اور ان اعمال کا ہمیں بہت اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔

ہاں اگر ہمارے سوچ و خیال یعنی ہماری نیّت میں اللہ کی بندگی اور اِتباعِ رسول اللہ ﷺ کا احساس ہی موجود نہیں تھا' بلکہ کوئی اور دُنیوی لالچ و خوف یا غرض مراد تھی' تو ایسے اعمال بظاہر کتنے ہی اچھے یا بھلے دکھائی دیتے ہوں' وہ اللہ کے حضور قابلِ قبول نہیں ہو سکتے۔ مثلاً نماز' روزہ' حج' اور زکواۃ یہ سب کتنے اہم ارکانِ اسلام ہیں' ان کی ادائیگی میں بھی اگر ہماری نیت میں بندگی خدا اور اِتباعِ رسول ﷺ کی بجائے' ریاکاری (دکھاوا) آجائے تو ہمارے یہ اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قابلِ قبول نہیں' بلکہ مردود ہوں گے۔

بالکل اسی طرح ہماری دیگر عبادات کی نیت میں یونہی ریاکاری (یعنی لوگ کہیں یا سمجھیں کہ یہ آدمی تو بہت ہی اچھا ہے' کا تصور دل و دماغ میں لانا) یا کوئی اور دُنیوی لالچ و طمع یا خوف و غرض اور خواہش و تمنا وغیرہ نے ہماری نیت میں شرکت کی' تو ہماری وہ عبادات پھر اللہ کے حضور میں عبادات نہیں' بلکہ ہماری عام عادات شمار ہوں گی۔ یوم الحساب کو ہمارے ایسے اعمال ہمارے لیے باعثِ ثواب نہیں' بلکہ باعثِ عذاب ثابت ہوں گے۔

اس لیے ہمارے دل و دماغ اور سوچ و خیال میں ہر وقت' روزمرہ کی تمام مصروفیات و عادات کی ادائیگی میں بندگی خدا اور اتباعِ رسول ﷺ کا احساس تروتازہ رہنا چاہیے۔ اس احساس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تمنا رکھتے ہوئے اور رسولِ خدا ﷺ کی خلوصِ نیت سے اِتباع کرتے ہوئے' ادا کی جانے والی ہماری تمام جائز مصروفیات و عادات' انشاءاللہ تعالیٰ ہماری عبادات میں شمار کی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ ہمارے ایسے سب اعمال و افعال اور افکار' ہمارے لیے باعثِ اجر و ثواب اور ذریعہ نجات ثابت ہوں گے۔

آغازِ کتاب

> Home Page
> Home Page

﴿ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے ﴾

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا اور رحمٰن و رحیم ہے۔ جو مالک ہے بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا۔ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں تو ہمیں سیدھی اور سچی راہ دِکھا' راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ کہ راہ ان لوگوں کی جن پر غضب کیا گیا، اور نہ ہی ان لوگوں کی جو گمراہ ہوئے ... اے اللہ! ہماری دُعاؤں، عبادتوں، کوششوں اور محنتوں کو، جو تیری ہی رضا کی خاطر، رسول اللہ ﷺ کی خلوصِ نیت سے اِتباع کرتے ہوئے ہم کر رہے ہیں ان سب کو قبول و منظور فرما۔ (آمین)

قارئینِ کرام ! اسلامُ علیکم ! ابتدائے نزولِ قرآن پاک سے لے کر آج تک، علومِ قرآن پاک اور اس کے ترجمہ و تفسیر پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دُنیا کی مختلف زبانوں میں خوب ذوق و شوق کے ساتھ کام ہوتا چلا آ رہا ہے۔ ہماری زبان (اُردو) میں بھی اس پر اللہ کے فضل و کرم سے اتنا کام ہو چکا ہے کہ اب کسی نئے ترجمے یا کوئی نئی تفسیر شائع کرنے پر وقت اور محنت کا تصرف زیادہ بہتر نہیں۔ ہاں! اس راہ میں اگر کوئی کوشش کرنا چاہے تو بہتر ہوگا کہ طالبینِ قرآن و اہلِ اسلام یا عام انسان کی کسی ایسی دینی و مذہبی ضرورت کو پورا کرے، جو سابق مترجمین و مفسرین قرآن پاک اور علماء و محققین، قوم اور سربراہانِ مملکت کی گوناں گوں کوششوں اور محنتوں کے باوجود رہ گئی ہو۔

لہٰذا ان چند زیرِ نظر صفحات کو آپ کی نظروں تک پہنچانے کے لیے جو کوشش و محنت بھی کی گئی ہے وہ اسی تصور پر ہی مبنی ہے۔ کافی عرصے سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ہمارے لوگ خاص طور پر اوسط درجے اور اوسط درجے سے کم پڑھے لکھے لوگ، قرآن کی روح سے روشناس ہونے کی طلب و لگن رکھنے کے باوجود بھی اس کتابِ پاک کے حقیقی مدعا سے آگاہی حاصل نہیں کر پا رہے۔

اللہ رب العالمین نے اپنے فضل و کرم سے یہ احساس دلانے کے ساتھ ساتھ، یہ حوصلہ اور ہمت بھی بخشی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ محدود وسائل کو حسبِ توفیق بروئے کار لاتے ہوئے، دعوتِ حق کے نہایت اہم مشن کی یاد دہانی کے طور پر کچھ نہ کچھ خدمتِ خلق ہونی چاہیے۔ جس کی وجہ سے یہ چند صفحات آپ کے سامنے ہیں۔ ان صفحات کی تیاری میں خاص طور پر ہمارے ان بہن بھائیوں کی ضرورت کو مدِ نظر رکھا گیا ہے، جو معمولی یا عام پڑھے لکھے ہونے کے ساتھ ساتھ زبانِ عربی اور علوم قرآن سے بھی پوری طرح واقف نہیں۔

ان صفحات میں یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ، یہ اپنے قارئین کرام میں پیغامِ قرآن اور علومِ قرآن سے تعارفانہ واقفیت کرانے کے ساتھ ساتھ ان کا گہرا تحقیقی مطالعہ کرنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کا ذوق وشوق شدت سے بڑھائے . تا کہ اپنے اس ذوق وشوق کی پیاس کو بجھانے کے لیے وہ قرآن واحادیث کے ترجمہ وتفسیر کی کتابوں اور لٹریچر کی تلاش میں نکلیں اور ان سے بھرپور استفادہ حاصل کریں .

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کو سمجھیں اور اپنی سوچ کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کے تابع رکھتے ہوئے ہی یہ دُنیا کی امتحانی زندگی گزار کر جنت میں ابدی زندگی اور اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے اچھے اور کامیاب اُمیدواروں میں شامل ہوں .اور دوزخ میں جانے والوں میں شامل ہونے سے بچ جائیں . یہی سب بڑی کامیابی ہے اور یہی سب سے بڑا انعام بھی ہے . اس لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ، وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس امتحانِ زندگی میں کامیابی کے ساتھ ساتھ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے . (آمین)

> Home Page

تصوّر کتاب

> Home Page

(کتاب کا نام) محترم اور قابل احترام قارئین کرام ! آیئے کچھ بات ہو جائے زیرِ نظر کتاب "تذکرہٴ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام" کے نام کے بارے میں کہ اس نام کی بنیاد کس تصوّر پر مبنی ہے .

(تذکرہ) اس کتاب کے نام کا پہلا لفظ تذکرہ (یاددہانی) ہے جس کا تعلق اس کے بعد میں آنے والے تینوں لفظوں (امتحان، پیغام اور اعلیٰ مقام) سے ہے تا کہ ان کے بارے میں تذکرہ (یاددہانی) ہو جائے . کیونکہ یہ ایک ایسی یاددہانی ہے کہ جس کی ضرورت اور طلب دُنیا کے ہر دور میں اور ہر طبقے کے لوگوں میں محسوس ہوتی رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی .

(امتحان) اس کتاب کے نام میں لفظ تذکرہ کے فوراً بعد آنے والا لفظ ہے امتحان (یعنی آزمائش). امتحان یا آزمائش کے لفظوں سے تو ہم سب ہی خوب اچھی طرح واقف ہیں کہ امتحان کیا ہوتا ہے ؟ اور کیوں ہوتا ہے ؟ اس لیے ہمیں یہ معلوم ہے کہ امتحان بلامقصد نہیں ہوتا کیونکہ امتحان کے ذریعے ہی سے عموماً اُمیدوار کی ذہانت و قابلیت اور صلاحیت کی جانچ پڑتال کی جا سکتی ہے، اس لیے عام طور پر امتحان انہی اغراض کے لیے ہوتے ہیں .

لہٰذا اس کتاب کے نام میں شامل لفظ امتحان سے مراد یہ اسکول وکالج یا یونیورسٹیوں کے امتحان نہیں ہیں اور نہ ہی اس سے مراد کوئی فنی و پیشہ ورانہ امتحان ہے . اور اس امتحان سے مراد وہ امتحان بھی نہیں ہے جو کہ ملازمتوں کے حصول یا ملازموں کے عہدوں میں ترقی کے لیے ہوتے ہیں بلکہ اس کتاب کے نام میں تذکرہ یعنی یاددہانی اس حقیقی اور اعلیٰ ترین امتحان کی کرائی جا رہی ہے، جو ہر عقل وشعور رکھنے والے انسان کو اس کی زندگی کے ہر پہلو' ہر مقام' ہر وقت اور ہر ہر صورتِ حال میں پیش آتا رہتا ہے .

اس امتحان میں انسانی زندگی کا ہر ہر شعبہ ایک امتحانی پرچہ ہے' اور زندگی کے ان مختلف شعبوں میں پیش آنے والی طرح طرح کی صورتیں، حالتیں اور رنگ برنگی کیفیات، اس امتحانِ زندگی کے مختلف پرچوں کے بے شمار سوالات ہیں، جن کے جوابات ہر انسان کو اپنی اپنی عقل، علم اور استعداد کے مطابق اپنے اپنے طرزِ فکر اور قول وفعل کے ذریعے دینے ہوتے ہیں . انسانوں کی طرف سے دیئے گئے ان جوابات' اور اندازِ جوابات کی ریکارڈنگ ' جانچ پڑتال اور رزلٹ کا انتظام، ممتحن اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) نے نہایت ہی اعلیٰ ترین طرزِ معیار اور عدل وانصاف کے ساتھ کیا ہوا ہے .

(پیغام) اس کتاب کے نام میں آنے والے لفظ پیغام سے مراد ہمارے آباؤ اَجداد یا عزیز واقارب یا دوست واحباب کی طرف سے آنے والے ذاتی پیغام ہرگز نہیں ہیں، بلکہ اس کتاب کے نام میں شامل لفظ پیغام سے مراد وہ مجموعۂ پیغاماتِ ربانی ہے، جو ربِ العالمین نے اپنے خاص راز دار کے ذریعے انسانوں کی رہنمائی کے لیے آپ ﷺ پر نازل فرمائے .

یہی پیغاماتِ ربانی ایک ایسے اعلیٰ ترین سلیبس کی حیثیت رکھتے ہیں جو کہ امتحانِ زندگی کے تمام پرچوں کے سوالات کی صحیح صحیح جواب دہی میں عین مددگار ثابت ہوتے ہیں . اور ان پیغامات کے مطابق ہی امتحانِ زندگی کے پرچوں کو حل کر کے ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں . لہٰذا زیرِ نظر کتاب میں اس مجموعۂ پیغاماتِ ربانی کا مختصر سا تعارف، خلاصةً ، بطورِ تذکرہ (یاددہانی) بیان کیا گیا ہے .

(اعلیٰ مقام) اس کتاب کے نام میں آنے والے لفظ اعلیٰ مقام سے مراد دُنیا میں حاصل ہونے والے یہ بڑے بڑے محل، عالی شان بنگلے، یا یہ نجی وسرکاری بڑے بڑے عہدے واختیارات ہرگز نہیں ہیں، بلکہ یہ اعلیٰ مقام جس کا ذکر اس چھوٹی سی کتاب میں کیا جا رہا ہے' یہ ان متقی اور پرہیزگار بندگانِ خدا کے لیے ہیں، جو اس دُنیوی زندگی کے امتحان میں پیغاماتِ ربانی کے مطابق عمل کر کے کامیابی حاصل کر لیں گے . ان کو ممتحن اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل وکرم سے روزِ حساب کتاب کو جنت میں ایسے ایسے اعلیٰ ترین اور عیش وعشرت سے بھرپور' ابدی مقامات سے نوازیں گے کہ انہوں نے اس دُنیا میں کبھی دیکھے تو کیا، بلکہ کبھی تصور بھی نہیں کر سکیں ہوں گے .

مندرجہ بالا بیان سے اس کتاب کے نام سے واقفیت ہونے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی تیاری میں جو بنیادی تصور کارفرما ہے اس سے بھی خوب آگاہی ہو جاتی ہے . انسان ہونے کی حیثیت سے یہ ضروری ہے کہ اس مجموعۂ پیغاماتِ ربانی (قرآن پاک) کا غور سے مطالعہ کیا جائے' مقصدِ حیات اور وجہ تخلیقِ کائنات معلوم کرنے کی کوشش کی جائے . لیکن اہلِ ایمان یعنی مومن ہونے کی حیثیت سے یہ عین لازم ہے کہ بندگی خدا اور اِتباعِ رسول ﷺ کرتے ہوئے، دعوتِ حق کے نہایت ہی اہم ترین مشن کو پوری ایمانداری اور نہایت ذمہ داری سے ادا کیا جائے . اس لیے یہ زیرِ نظر کتاب میں اس عظیم ذمہ داری کی ادائیگی کا احساس بیدار کرنے کی نیت سے ہی بطورِ یاددہانی (تذکرہ) پیش کی جا رہی ہے .

> Home Page

اغراضِ کتاب

> Home Page

(ا) تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ وتفسیر قرآن پاک !

تلاوتِ قرآن پاک بے شک باعثِ ثواب وبرکت ہے، خشوع وخضوع اور خلوصِ نیت کے ساتھ جتنی زیادہ تلاوت ہم کریں گے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ہمیں ملے گا . لیکن اصل چیز ہمارے لیے ان بھیجے گئے پیغاماتِ ربانی کو سمجھنا، اللہ کا حکم اور اِتباعِ رسول ﷺ سمجھتے ہوئے، ان پیغاماتِ ربانی میں دی گئی تعلیمات وہدایات کے مطابق عمل کرنا ہے . اس لیے ہمیں یہ معلوم ہونا بھی بے حد ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتابِ مقدس (قرآن پاک) میں ہمارے لیے ...

کیا کیا پیغامات بھیجے ہیں ؟ کون کون سے کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ؟ کن کن کاموں کے کرنے سے منع فرمایا ہے ؟
ان پیغاماتِ ربانی میں کیا کیا تعلیمات ہمیں دی جا رہی ہیں ؟ زندگی گزارنے کا کونسا طریقہ ہمارے لیے بہتر قرار دیا گیا ہے ؟
زمین وآسمان، جن وانسان کیوں پیدا فرمائے گئے ؟ یہ دُنیا کیا ہے ؟ آخرت کیا ہے ؟ رسالت کیا ہے ؟ توحید کیا ہے ؟
انسان کی تخلیق، تقدیر، زندگی اور موت کیا ہے ؟ قبر، قیامت' روزِ حساب کتاب' جنت اور دوزخ کیا ہے ؟
فرشتے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک وصفات کیا ہیں ؟

میرے دوستو ! یہ سب لازمی معلومات، صرف تلاوت کرنے سے تو حاصل ہوں گی نہیں، ان کے لیے تو ضروری ہے کہ قرآن واحادیث کی ترجمہ وتفسیر کی طرف رجوع کریں تا کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کو سمجھیں، اور پھر اپنی سوچ کو ہم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہی سوچ کے تابع رکھتے ہوئے زندگی گزاریں، ایسا کرنے سے یقیناً اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں گے اور ہمارے اپنے ضمیر بھی پُرسکون اور خوش رہیں گے . یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے، اور اسی میں ہی ہماری کامیابی وکامرانی بھی ہے .

(ا) تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ وتفسیر قرآن پاک !

تلاوتِ قرآن پاک بے شک باعثِ ثواب وبرکت ہے، خشوع وخضوع اور خلوصِ نیت کے ساتھ جتنی زیادہ تلاوت ہم کریں گے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ہمیں ملے گا . لیکن اصل چیز ہمارے لیے ان بھیجے گئے پیغاماتِ ربانی کو سمجھنا، اللہ کا حکم اور اِتباعِ رسول ﷺ سمجھتے

ہوئے، ان پیغاماتِ ربانی میں دی گئی تعلیمات وہدایات کے مطابق عمل کرنا ہے. اس لیے ہمیں یہ معلوم ہونا بھی بے حد ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتابِ مقدس (قرآن پاک) میں ہمارے لیے ...

کیا کیا پیغامات بھیجے ہیں ؟ کون کون سے کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ؟ کن کن کاموں کے کرنے سے منع فرمایا ہے ؟
ان پیغاماتِ ربانی میں کیا کیا تعلیمات ہمیں دی جارہی ہیں ؟ زندگی گزارنے کا کونسا طریقہ ہمارے لیے بہتر قرار دیا گیا ہے ؟
زمین وآسمان، جن وانسان کیوں پیدا فرمائے گئے ؟ یہ دُنیا کیا ہے ؟ آخرت کیا ہے ؟ رسالت کیا ہے ؟ توحید کیا ہے ؟
انسان کی تخلیق، تقدیر، زندگی اور موت کیا ہے ؟ قبر، قیامت' روزِ حساب کتاب' جنت اور دوزخ کیا ہے ؟
فرشتے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک وصفات کیا ہیں ؟

میرے دوستو ! یہ سب لازمی معلومات، صرف تلاوت کرنے سے تو حاصل ہوں گی نہیں، ان کے لیے تو ضروری ہے کہ قرآن واحادیث کی ترجمہ وتفسیر کی طرف رجوع کریں تا کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کو سمجھیں، اور پھر اپنی سوچ کو ہم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہی سوچ کے تابع رکھتے ہوئے زندگی گزاریں، ایسا کرنے سے یقیناً اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہم سے راضی ہو جائیں گے اور ہمارے اپنے ضمیر بھی پُرسکون اور خوش رہیں گے. یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے، اور اسی میں ہی ہماری کامیابی و کامرانی بھی ہے.

(ب) دعوتِ حق کے پیغام کی ضرورت اور اس کی یاددہانی !

الحمدللہ ' اللہ ربِ العالمین نے قرآن پاک کو اپنے رسول ﷺ پر عربی زبان میں اتارنے کے ساتھ ساتھ دُنیا کی بہت سی دوسری زبانوں میں اس کے مترجمین ومفسرین کو بھی پیدا فرمایا، جنہوں نے اللہ تعالیٰ ہی کے فضل وکرم سے اپنی اپنی عقل وعلم اور استعداد کے مطابق اس کلام پاک کے ترجمے اور تفسیریں لکھیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنے اپنے وقت کے بااختیار لوگوں کے تعاون سے حسبِ توفیق، اس کلام پاک اور اس کے ترجمہ وتفسیر کی کتابوں کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی. اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی کے فضل وکرم سے بہت سے اہلِ علم بندگانِ خدا نے ان کتابوں سے استفادہ حاصل کر کے عملاً وقولاً اس علم کو آگے منتقل کیا اور آگے منتقل کرنے میں مصروفِ عمل ہیں.

الختصر، یہ دعوتِ حق پر خود عمل کرتے ہوئے اسے حسبِ توفیق (عملی، تقریری یا تحریری طور پر) آگے پہنچانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے. کیونکہ اس کی ضرورت دُنیا کے ہر دور میں، ہر مقام پر اور ہر وقت شدت سے محسوس ہوتی رہی اور قیامت تک ہوتی رہے گی. اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے' خلوصِ نیت کے ساتھ جتنا بھی کام ہو سکے، کرتے رہنا چاہیے. کیونکہ یہ باعثِ برکت وثواب اور ذریعہ نجات بھی ہے. لہٰذا اس ضرورت کی یادِ دہانی کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہی یہ چند صفحات آپ کی نظروں کے سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے. تا کہ اس سے عام انسانوں کے ساتھ ساتھ خاص طور پر وہ طالبین قرآن پاک، جو ابھی علوم قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یا حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، یا یہ تعلیم حاصل کرنے کے مستحق ہیں، وہ زیادہ سے زیادہ استفادہ، نہایت ہی آسان طریقے سے اور اپنے تھوڑے سے وقت میں حاصل کر سکیں.

﴿ زمانے کی قسم' انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے'
سوائے ان لوگوں کے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے. (العصر) ﴾

استدعا

> Home Page

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور انسانی طاقت وبساط میں جو کچھ ہے اس کے مطابق، خلوصِ نیت سے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، کہ ان صفحات میں فراہم کردہ معلومات، دینِ اسلام ہی کے متعلق ہوں اور یہ بھی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ معلومات قرآنِ کریم کے ترجمہ وتفسیر اور احادیث پاک سے لی جائیں اور بالکل درست ہوں. ٹائپنگ، کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ وغیرہ بھی بڑی احتیاط، نہایت توجہ اور محنت سے کی گئی ہے، تا کہ اس میں بھی کوئی غلطی نہ رہے. اس کے باوجود ان تمام مراحل کے دوران اگر کہیں زیر، زبر، پیش یا کوئی ایک آدھ لفظ وغیرہ چھوٹ جائے تو اس کو غلطی نہیں کہتے. کیونکہ باوجود ہر امکانی انسانی کوشش کے ایسی خفیف نادانستہ لغزش قابلِ گرفت نہیں ہوتی، بلکہ قابلِ معافی ہوتی ہے. انسان خطا کا پتلا ہے، اس لیے آپ سے استدعا ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کسی قسم کی غلطی کا شبہ ہو، تو برائے مہربانی ہمیں ہمارے دیئے گئے ایڈریس پر، اس سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں، تا کہ فوری طور پر ایسی غلطی کا تدارک کیا جا سکے.

انسانی زندگی (یعنی موت سے پہلے کی زندگی، جس کو موت ختم کر دیتی ہے، اور موت کے بعد کی زندگی، جو موت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہے) کے متعلق یہ اہم معلومات یاددہانی کے طور پر آپ تک پہنچ چکی ہیں. یہ کیسے اور کس نے آپ تک پہنچائی ؟ اس پر سوچنے کی بجائے صرف ان معلومات کے درست یا درست نہ ہونے پر زیادہ غور فرمایئے گا، تو یقیناً آپ ان سے ضرور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں. جب بھی فارغ ہوں، تو یہ معلومات ضرور پڑھ لینا اور اگر ممکن ہو، تو یہ آگے کسی کو منتقل ضرور کر دینا اور منتقل کرتے رہنا. ہو سکتا ہے وہ دوسرا انسان ان معلومات سے، ہم سے بہتر فائدہ اُٹھا لے.

اُمید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے، اور ہماری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کا بہت اجر وثواب عطا فرمائے. (آمین)

(مؤلّف)
"تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام"
Universal Talent & Thoughts Creation !

> Home Page

دِینِ اسلام میں تفرقہ بازی کی ممانعت

> Home Page

ترجمہ ﴿ یہ تمہاری اُمت حقیقت میں ایک ہی اُمت ہے اور میں (اللہ) تمہارا رب ہوں' پس تم میری عبادت کرو. مگر (یہ لوگوں کی کارستانی ہے) کہ انہوں نے آپس میں اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا. سب کو ہماری طرف پلٹنا ہے. الانبیاء ۹۲-۹۵ ﴾

قرآن پاک میں اہلِ ایمان کو آپس میں تفرقہ بازی کرنے اور طرح طرح کے غیر ضروری اختلافات کرنے سے ممانعت آئی ہے.

قارئینِ کرام ! یہ نہایت ہی غور طلب اور انتہائی اہم بات ہے' جس کے بارے میں یہ بات واضح کر دینا بھی دِلچسپی سے خالی نہ ہوگا' کہ وہ کون سا اختلاف یا تفرقہ بازی ہے' جس سے اللہ تعالیٰ نے سخت ممانعت فرمائی ہے. قرآن پاک اس صحت بخش اختلافِ رائے کا مخالف نہیں ہے' جو دُنیائے اسلام میں متفق اور اسلامی نظام میں متحد رہتے ہوئے' محض احکام وقوانین کی تعبیر میں' مخلصانہ تحقیق کی بنا پر کیا جائے.

بلکہ قرآن پاک، مذمت اس اختلاف وتفرقہ بازی کی کرتا ہے' جو نفسانیت وکج نگاہی سے شروع ہو، اور فرقہ بندی ونزاعِ باہمی تک نوبت پہنچا دے. کیونکہ پہلی قسم کا اختلاف تو ترقی کی جان اور زندگی کی روح ہے' اور ہر اس سوسائٹی میں پایا جائے گا' جو عقل وفکر رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہو گی. سوسائٹی میں اس طرح کے اختلاف کا پایا جانا زندگی کی علامت ہے. رہا دوسری قسم کا اختلاف' تو اس طرح کے اختلافات سے یہ پوری دُنیا اچھی طرح واقف ہے' کہ اس طرح کے اختلاف نے معاشرے کے جس گروہ میں بھی پھیلنا شروع کیا' اس گروہ کو تباہ و برباد ہی کر کے چھوڑا.

کیونکہ اس طرح کے اختلافات یا تفرقہ بازی کا پایا جانا صحت کی نہیں' بلکہ ایک مرض کی علامت ہے' اور نہ ہی اس کے نتائج کسی اُمت کے حق میں مفید ہو سکتے ہیں. اس لیے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہیے کہ قرآن پاک نے جہاں کہیں بھی اختلاف اور فرقہ بندی کی مخالفت و مذمت کی ہے تو اس سے مراد یہ دوسری قسم کا اختلاف ہی ہے. اس لیے اس طرح کے اختلافات وتفرقہ بندی سے اہلِ اسلام کو بچنا چاہیے.

Islamic Informative Worldwide Competitions (IIWC)

اپنی اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع ! اسلامی معلوماتی مقابلہ ہر کوئی گھر بیٹھے بالکل مفت حصہ لے سکتا ہے

اسلامی معلوماتی مقابلہ کے ذریعے قرآن واحادیث کے بارے میں، مختلف سوالات و جوابات (MCQs) کی صورت میں، پیغاماتِ ربانی اور سُنت وارشاداتِ رسول اللہ ﷺ کی یاددہانی کا پروگرام. جس میں ہر کوئی (خواتین وحضرات) اپنے گھر سے بالکل مفت حصہ لے کر، ہر ہفتے (جمعرات) مختلف کیش انعامات بھی جیت سکتا ہے.

For details WhatsApp / Call Deputy Organizer of IIWC, at +92 313 733 7527 OR visit www.uttcs.com

برائے مہربانی یہ معلومات اور لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ۔

(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام)

Kindly share it with others, Thanks.

فہرست عنوانات

> Home Page

01	تذکرۂ امتحان	02	امتحان ہے یہ زندگی	03	ایک مخلوط نطفے...	04	آزما کر دیکھے ...
05	دُنیوی مرتبے اور عہدے	06	خوف وخطر، فاقہ کشی، جان ومال	07	رزق کی فراخی اور ناپ تَلا	08	مال و دولت اور اولاد
09	تمہارا مال اور تمہاری اولاد	10	تمام سروسامانِ زمین	11	قوتِ سماعت اور قوتِ بینائی	12	تین آدمیوں کی آزمائش
13	حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش	14	آنکھ' کان' اور دل	15	عزت اور ذلت کا معیار	16	پھولا نہیں سماتا
17	ایسی نشانیاں دکھائیں	18	مسلمانو! تمھیں مال اور جان	19	شریعت اور راہِ عمل بھی	20	علم، قابلیت و ذہانت بھی
21	دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟	22	ایک دوسرے کے ذریعے	23	آپس میں ایک دوسرے	24	نافرمانیوں کی وجہ سے آزمائش
25	سچے کون؟ جھوٹے کون؟	26	ضرور تم لوگوں کو آزمائش	27	پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟	28	اچھے اور بُرے حالات میں
29	آزمائش میں مبتلا کرتے رہے!	30	آزمائش تو ہم کرکے رہتے ہیں!	31	کون بہتر عمل کرنے والا ہے؟	32	چندروزہ زندگی کے سامان!
33	آخرت بہتر ہے اور باقی	34	کان' آنکھیں اور دل دیئے!	35	جان پہچان کو دُنیا میں ٹھہرے!	36	وہ جانوروں کی طرح ہیں!
37	زندگی کا سامان اور اسکی زینت!	38	قارون کی حماقت اور ہلاکت!		Universal Talent & Thoughts Creation !		اسلامی معلوماتی مقابلہ

01 > ↑ Index ↑ → Home Page

(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام)

قارئینِ کرام ! ان صفحات میں ایک ایسے امتحان کی یاددھانی کرائی گئی ہے' جس کی کامیابی پر بہت سارے انعام اور نہایت ہی اعلیٰ ترین مقام کی خوش خبری دی گئی ہے۔ یوں تو ہر انسان نے زندگی میں مختلف امتحان پاس کیے ہی ہوتے ہیں' مثلاً کچھ طالبِ علم اسکول میں پڑھائی کرتے ہیں تو ان کے لیے ایک کلاس سے دوسری کلاس میں جانے کے لیے ایک امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے اگر کسی پیشہ ورانہ اِدارے میں داخلہ لیا ہو تو وہاں کے مخصوص کورس کی کامیابی یا تکمیل کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ اسے ایک خاص امتحان (جو کہ اس اِدارے کی طرف سے اس مخصوص کورس کے لیے ہی بنا ہوتا ہے) میں شرکت کرکے اسے پاس کرے۔

الغرض دُنیا میں ترقی کے لیے' سرکاری اور نجی اداروں میں ملازمت کے لیے' یا ملازمت کے دوران ترقی کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ہر ملازم' ادارے کی طرف سے مقرر کردہ چند شرائط کے تحت امتحان میں شرکت کرے یا کچھ متعین کردہ آزمائشی مدت' اچھے کردار اور اپنے پیشے میں اَحسن کارکردگی کے ساتھ مکمل کرے' تو اسے اگلے عہدے پر ترقی دی جاسکتی ہے' ورنہ ادارے کی طرف سے متعین کردہ شرائط پر پورا نہ اترنے کی صورت میں اسے ملازمت یا ملازمت میں ترقی نہیں دی جاسکتی' یا بار بار امتحان میں ناکامی کی صورت میں اسے ملازمت سے نکالا بھی جاسکتا ہے' یا اس عہدے سے ہٹایا بھی جاسکتا ہے۔

کوئی امتحان بھی ایسا نہیں ہوتا کہ جس کے قوانین وشرائط واضح نہ کیے گئے ہوں' امتحان میں شرکت کے امیدواروں کو امتحانی نصاب بھی فراہم کردیا جاتا ہے۔ امتحان کی جگہ یعنی امتحانی مرکز اور وقت بھی بتادیا جاتا ہے' تاکہ امیدوار اپنی پوری تیاری کے ساتھ امتحان میں شرکت کرکے اچھے نمبروں کے ساتھ پاس ہو۔ نہ صرف یہی' بلکہ امتحان کے دوران کچھ نگران اور خدمت گار بھی فراہم کیے جاتے ہیں' تاکہ اگر امتحانی سوالوں میں کچھ پرنٹنگ وغیرہ کی غلطی ہو تو اسے واضح کردیا جائے' اور امیدوار ایک دوسرے کے امتحان میں مداخلت بھی نہ کرسکیں' اور نہ ہی ایک دوسرے کی نقل کرسکیں۔

اس کے بعد مقررہ مدت کے خاتمے پر اُمیدواروں سے جوابی پرچے' جن کو انہوں نے حل کیا ہوتا ہے، لے لیے جاتے ہیں۔ ان پرچوں کی جانچ پڑتال کے لیے ان کو ماہر اساتذہ کے پاس بھیج دیا جاتا ہے' جو خوب جانچ پڑتال کے بعد رزلٹ تیار کرتے ہیں۔ اب جو اُمیدوار مقرر کردہ معیار پر پورے اترتے ہیں ان کو تو کامیاب قرار دیا جاتا ہے' اور جو اُمیدوار مقرر کردہ معیار پر پورے نہ اترتے ہوں ان کو اس امتحان میں فیل کردیا جاتا ہے۔ یعنی فیل شدہ اُمیدواروں کو اگلی کلاسوں میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اب ان فیل شدہ اُمیدواروں کو اس امتحان میں شرکت کی خوشی نہیں ہوتی' بلکہ وہ اپنی ناکامی پر کافی پریشان اور غم زدہ ہوتے ہیں۔ بلکہ نہ صرف وہی غمگین ہوتے ہیں' ان کے والدین، دوست' عزیز رشتہ دار سب ہی اس غمی میں شامل ہوتے ہیں اور اس کی ناکامی پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح جو اُمیدوار اچھے نمبروں اور بہتر کارکردگی کے ساتھ امتحان پاس کرلیتا ہے' وہ تو بہت ہی خوش ہوتا ہے اور خوشی خوشی کے ساتھ اپنا رزلٹ کارڈ اپنے دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کو دکھاتا پھرتا ہے' اس کی کامیابی کی خبر ان سب کو خوشی کا موقع فراہم کرتی ہے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں اور طرح طرح کی پارٹیوں کا بندوبست کرتے ہیں اور سب مل کر خوب جشن مناتے ہیں' اچھے اچھے کھانے کھاتے ہیں' المختصر وہ کامیابی پر خوب خوش ہوتے ہیں۔

قارئینِ کرام ! یہ بات تو دُنیا کے چھوٹے چھوٹے امتحانوں کی بڑے ہی مختصر سے انداز میں بیان کی گئی ہے۔ جس میں کامیابی پر ہم بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور پھر اس خوشی میں ہمارے عزیز واقارب سب شامل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی امیدوار فیل ہوجائے تو وہ خود بھی غم زدہ ہوتا ہے اور اس کے رشتہ دار اور دوست بھی اس کی غمی میں شامل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے' یعنی اس خوشی اور غمی کا احساس ہمیں امتحان ہونے کے بعد رزلٹ آنے پر ہوتا ہے' جس وقت اس امتحان کا وقت گزر چکا ہوتا ہے۔

02 ↑ Index ↑ → Home Page

امتحان ہے یہ زندگی

آیئے میرے دوستو !! ابھی اس حقیقی امتحان کے بارے میں بات ہوجائے جس امتحان کی یاددہانی کے لیے' یہ چند صفحات اللہ تعالیٰ ہی کے فضل وکرم سے' آپ کی راہِ حق کی متلاشی نگاہوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے' تاکہ ہم اِتباعِ رسول ﷺ کرتے ہوئے' اپنی زندگی اَحسن طریقے سے گزارنے میں کامیاب ہوسکیں۔

یہ امتحان کوئی معمولی یا غیر اہم امتحان نہیں ہے' حقیقت میں یہ ایک ایسا امتحان ہے' جس کے لیے اس پوری زمین کو ایک امتحان گاہ یعنی امتحانی سنٹر بنایا گیا ہے' اور اس پر موجود اور اس پر پیدا ہونے والی تمام اشیاء کو سامانِ امتحان بنایا گیا ہے۔ انسان کو اس امتحان کے اُمیدوار کی حیثیت سے پیدا فرما کر زمین پر بھیجا گیا ہے۔ انسان کی یہ دُنیوی عمر اس بڑے امتحان کا مقررہ وقت ہے' زندگی کے آخری سانس کے ساتھ ہی اس امتحان کے مقررہ وقت کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اس مقررہ وقت کے دوران انسان کو جو بھی دُنیوی قوتیں وصلاحتیں اور اختیارات دیئے جاتے ہیں' اور ان کے علاوہ نظامِ کائنات کی جن جن چیزوں پر تصرّف کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں' آپس کے تعلقات کی ادائیگی اور ہر وقت طرح طرح کی صورتِ حال سے انسان کو جو واسطہ بھی پڑتا ہے' یہ سب کے سب اس امتحان کے لیے بے شمار پرچے اور ان کے سوالات ہیں۔

ان پرچوں اور سوالات کو صحیح صحیح حل کرنے کے لیے ہر انسان کو موقع دیا جاتا ہے' اسے عقل' علم' اختیار' اور صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی کسوٹی (ہدایات و تعلیمات) دی جاتی ہے' ان پرچوں کو حل کرنے کے لیے ہر طرح کا سامان مہیا کیا جاتا ہے اور دورانِ امتحان' انسان کو ایک حد تک آزادی ہوتی ہے کہ وہ جس طرح چاہے ان پرچوں کو حل کرے' جو چاہے ان سوالوں کے جوابات لکھے' اس کے لیے انسان کو پوری طرح سوچنے' سمجھنے اور سنبھلنے کا موقع دیا جاتا ہے' بلکہ امتحان شروع سے پہلے ہی ممتحن اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) نے امتحان میں پاس ہونے والوں کے لیے بڑے بڑے انعامات اور اعلیٰ ترین مقامات کی یقین دہانی بھی بار بار کرادی ہے' تاکہ امتحان میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کی کوشش کی جائے.

اسی طرح اس امتحان میں ناکام یا فیل ہونے کی صورت میں طرح طرح کی سزاؤں اور دردناک عذابوں سے ڈرایا دھمکایا بھی گیا ہے' تاکہ اُمیدوار خوب محنت کرکے امتحان میں پاس ہوں' اور فیل ہونے سے ڈریں. لہٰذا ممتحنِ اعلیٰ نے ہر طرح سے اُمیدواروں کو سمجھایا اور خوب بار بار یاد دلایا ہے کہ وہ امتحانِ زندگی کے پرچوں کو صحیح صحیح کیسے حل کریں' اس کے علاوہ اُمیدواروں کو اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا ہے کہ ان پرچوں کی جانچ پڑتال کون کرے گا ؟ اور کیسے کرے گا ؟

پھر صرف یہی نہیں' بلکہ یہاں تک کہ سلیبس میں یہ بھی واضح کردیا گیا ہے کہ کون کون سے پرچے اور سوالات لازمی ہیں' اور کون کون سے اختیاری ہیں' اور کتنے کتنے اہم ہیں' یعنی ممتحن اعلیٰ نے ہر طرح سے موقع کی ہے کہ مجموعی طور پر بھی رزلٹ کی شرح زیادہ سے زیادہ بہتر رہے' اور انفرادی طور پر بھی اُمیدوار اچھے اور اعلیٰ گریڈوں میں پاس ہوں. لہٰذا جب رزلٹ سامنے آئے گا تو اس وقت کسی بھی اُمیدوار کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ مجھے معلوم نہیں تھا....کہ میرا امتحان ہو رہا تھا؟ یا یہ کہ مجھے اس امتحان میں کامیابی کیسے حاصل کرنی تھی ؟

یعنی اُس وقت ممتحن اعلیٰ کے آگے' کسی اُمیدوار کا کوئی بہانہ نہ چلے گا' کیونکہ دورانِ امتحان اُمیدواروں کو ہر طرح کی آزادی' سہولت' واضح ہدایات و تعلیمات، سلیبس اور ایک مناسب مدت (امتحانی وقت) دی گئی تھی' یہاں تک کہ سوالوں کے صحیح صحیح جوابات تک بتادیئے گئے تھے. اب اگر دورانِ امتحان کوئی اُمیدوار خود ہی امتحان میں پاس ہونے کی کوشش نہ کرے' تو رزلٹ کا اعلان ہوجانے کے بعد' اسے ہرگز کوئی بہانہ کرنا ہی نہیں چاہیے. اب فیل ہونے کی صورت میں وہ اگر کوئی عذر یا بہانہ پیش کرتا ہی ہے تو ممتحن اعلیٰ کی ہی مرضی ہے کہ اسے قبول کرے یا نہ کرے' کیونکہ وہاں تو کسی اور کی مرضی بھی نہیں چلے گی.

دورانِ امتحان اُمیدوار کے پاس ہر طرح کا موقع اور اختیار ہے کہ وہ جتنے مرضی اچھے اچھے پرچے حل کرنا چاہے کرسکتا ہے اپنا رزلٹ بہت بہتر بنا سکتا ہے' صرف اور صرف تھوڑی سی توجہ' کوشش اور محنت کی ضرورت ہے' جس کے لیے فقط اپنی سوچ کو ممتحن اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی سوچ کے تابع کرنا ہے. اس امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کی یاددہانی کی غرض سے یہ چند صفحات آپ کی نظروں کے سامنے لائے گئے ہیں' جس کے لیے آپ کو دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے اس نہایت اہم امتحان میں کامیابی کی خاطر اپنی جدوجہد کو اور تیز کریں.

کیونکہ وقت کی رفتار بھی بہت تیز ہے، اس امتحانِ زندگی کے مقررہ وقت کے خاتمے کے ساتھ ہی ہمیں اپنی کارکرگی، یعنی رزلٹ سے واقفیت ہونی شروع ہوجائے گی اور پھر دوبارہ اس امتحان میں شرکت کا موقع بھی نہیں ملے گا. اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ ابھی سے پوری کوشش کریں کہ اس امتحانِ زندگی کا جو بھی وقت باقی ہے اُس میں کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر، خلوصِ نیّت کیساتھ خوب محنت کریں تاکہ امتحانِ زندگی کے کامیاب اُمیدواروں میں شامل ہوسکیں. اس کے ساتھ ساتھ ہمارے لیے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل و کرم سے زیادہ سے زیادہ بہتر عمل کرنے کی توفیق دے اور اس امتحانِ زندگی میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے. (آمین)

قارئینِ کرام! اب یہ بات بھی آپ کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ انسان کی پوری زندگی کے ہر ہر لمحے میں پیش آنے والی طرح طرح کی ہر صورتِ حال اور چھوٹے بڑے واقعات سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے لیے آزمائش یعنی امتحان ہوتے ہیں. ان واقعات و صورتِ حالات میں کس طرح عمل کیا جائے' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر انسان کو اپنے انبیاء کرامؑ اور آسمانی کتابوں اور نظامِ کائنات کی مختلف اشیاء کے ذریعے سے ہدایات و احکامات اور تعلیمات کا بندوبست فرمادیا ہے اور اب انسان کو خود چاہیے کہ ان سے فائدہ اُٹھائے اور اپنے خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے.

اس امتحانِ زندگی کو بہترین کارکردگی کے ساتھ پاس کرنے کی کوشش میں مصروفِ عمل رہے' ایسا اعلیٰ تصور اپنا کر زندگی گزارنے کی کوشش کرے گا تو یقیناً وہ اس دُنیا میں بھی کامیاب ہوگا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجائیں گے. اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی ایسے انسان سے خوش ہوں گے. اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں اہلِ جنت میں شامل فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خوش کردیں گے• اس کے برعکس اگر انسان زندگی میں پیش آنے والے حالات و واقعات میں اپنی خواہشِ نفس کے مطابق' اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے زندگی گزارے گا، تو ایسے انسان زندگی کے امتحان میں ناکام ہوتے ہیں.

جس کی وجہ سے وہ اس دُنیا میں بھی بے چینی و بے سکونی رہتی ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت قسم کی سزاؤں اور دوزخ کی آگ کا مزہ چکھنا پڑے گا. لہٰذا اس امتحانِ زندگی میں کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہم لوگ جو قول و فعل بھی کریں' اللہ و رسول اللہ ﷺ کی رضا کو ذہن میں رکھتے ہوئے کریں. جس طرح کی بھی صورت حال پیش آئے اس میں عمل کرنے کے لیے فوراً اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہی تعلیمات کی طرف رجوع کریں• ہر وقت ذہن میں یہ تصور بیدار رہے کہ ہماری آزمائش ہورہی ہے' اور یہ آزمائش کرنے والا بھی ہمارا خدا ہے' جس نے ہم کو زمین پر بھیجا ہی اس لیے ہے کہ ہمیں آزما کر دیکھے کہ ہم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟

ہم میں سے کون متقی و پرہیزگار زیادہ ہے؟ کون ہے جو اللہ ہی کی خلوصِ نیت سے بندگی کرنے والا ہے ؟ لہٰذا ہم سب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے ہر ہر عمل' اور قول و فعل کا جواب ضرور دینا ہے' اپنی موت کے بعد اللہ کے حضور پیش ہونا ہے' اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے تمام قول و فعل کا ریکارڈ موجود ہے' اس لیے وہاں پر کسی کا کوئی عذر یا بہانہ نہیں چلے گا' وہاں انصاف ہوگا' کسی پر ذرا برابر ظلم نہیں ہوگا. یاد رہنا چاہیے کہ وہاں سے دوبارہ دُنیا میں آکر عمل کرنے کا موقع بھی نہیں دیا جائے گا. کیونکہ اس امتحانِ زندگی کا مقررہ وقت اس دُنیا میں انسان کی اپنی پوری عمر ہے.

03 > ↑ Index ↑ → Home Page

﴿ انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ اس کا امتحان لیں ! ﴾

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ اس کا امتحان لیں' اس غرض کے لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا. الدھر-۲ ﴾

04 > ↑ Index ↑ → Home Page

لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟

سورت المُلک میں ارشادِ ربانی ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تا کہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟ اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی. المُلك-۲ ﴾

05 > ↑ Index ↑ → Home Page

دُنیوی مرتبے اور عہدے بھی آزمائش (امتحان) ؟

اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف مراتب اور ان کی آمدنیوں میں کمی وبیشی کے ساتھ بھی اسی غرض کے لیے ہی رکھا ہے تا کہ یہ دیکھا جائے' کہ کون اللہ کا شکر گزار بندہ بن کر ان کو استعمال میں لاتا ہے' اور کون اپنی خواہشاتِ نفس اور خود ساختہ تعصّبات کی پیروی کرتے ہوئے ان کو استعمال کرتا ہے. ان کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ وہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ بلند درجے دیئے' تا کہ جو کچھ تم کو دیا ہے' اس میں تمہاری آزمائش (امتحان) کرے' بے شک تمہارا رب سزا دینے میں بھی بہت تیز ہے اور بہت درگزر کرنے اور رحم کرنے والا بھی ہے. الانعام-۱۶۵ ﴾

06 > ↑ Index ↑ → Home Page

خوف وخطر' فاقہ کشی اور جان و مال کے نقصانات بھی آزمائش (امتحان) ؟

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ ہم ضرور تمہیں خوف وخطر' فاقہ کشی اور جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے. بقرہ-۱۵۵ ﴾

07 > ↑ Index ↑ → Home Page

رزق کی فراخی اور نپا تلا رزق !

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے. یہ لوگ دُنیوی زندگی میں مگن ہیں' حالانکہ دُنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں. الرعد-۲۶ ﴾

لٰہذا یہ بات ہمارے ذہن میں رہنی چاہیے کہ تمام انسان اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی حیثیت سے ہیں' ان کو مختلف اشیائے کائنات کے' ایک محدود حد تک تصرف کے اختیارات بخشے گئے ہیں' اور ان اختیارات کے مراتب کا فرق بھی اللہ تعالیٰ ہی نے رکھا ہے. یعنی اس دُنیا میں جو کچھ بھی کسی کو عطا کیا گیا ہے' وہ اللہ ہی کی طرف سے اس کے لیے سامانِ امتحان ہے' کیونکہ یہ پوری انسانی زندگی ایک امتحان ہے• اس امتحان میں کارکردگی کی بنا پر ہی زندگی کے دوسرے مرحلے (جو موت کے بعد شروع ہوتا ہے) کا انحصار ہے' موت کے بعد دوبارہ زندگی دی جائے گی' پھر اس امتحان کا رزلٹ سنایا جائے گا' اس رزلٹ کے مطابق ہی جنت یا دوزخ میں رہنے کا موقع دیا جائے گا.

08 > ↑ Index ↑ → Home Page

مال و دولت اور اولاد بھی آزمائش (امتحان) ؟

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کی گئی دو اہم نعمتوں کے بارے میں کچھ یوں بیان فرمایا گیا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش (امتحان) ہیں' اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے. التغابن-۱۵ ﴾ یعنی انسان کو مال و دولت اور اولاد کی نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی عطا کی جاتی ہیں. ان کے عطا کرنے کا مقصد اللہ کے مدِنظر یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتے ہیں کہ انسان اللہ سے زیادہ محبت کرتا ہے' یا اپنے مال اور اولاد سے. اس آزمائش کی غرض سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو طرح طرح سے آزماتے ہیں.

09 > ↑ Index ↑ → Home Page

تمہارا مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامانِ آزمائش (امتحان) ہیں.

ترجمہ ﴿ تمہارا مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامانِ آزمائش (امتحان) ہیں' اور اللہ کے پاس اجر دینے کے لیے بہت کچھ ہے. انفال-۲۸ ﴾ اگر غور کیا جائے تو ضرور اس بات کا احساس ہوگا کہ انسان کے اخلاصِ ایمان میں خلل ڈالنے والی یہی دو چیزیں زیادہ کارفرما ہیں' مالی مفاد اور اولاد کے مفاد کے لیے حد سے بڑی ہوئی دلچسپی کی وجہ سے انسان اکثر منافقت' غداری اور خیانت میں مبتلا ہوتا ہے. اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو یعنی مال اور اولاد کو دُنیا کی امتحان گاہ میں سامانِ امتحان قرار دیا ہے. بیٹا ہو یا بیٹی ہو' درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ایک امتحانی پرچہ ہے. اسی طرح جائیداد اور کاروبار میں اتار چڑھاؤ یعنی کاروبار و جائیداد کا زیادہ یا کم ہونا بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے' یہ دوسرا امتحانی پرچہ ہے. کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی آزمائش کے لیے اسی طرح کے اور بہت سے پرچے بھی دیئے جاتے ہیں. تا کہ پوری طرح ظاہر ہو جائے کہ انسان اپنے رب سے زیادہ محبت کرتا ہے یا ان معمولی معمولی دُنیوی چیزوں اور عہدوں سے.

10 > ↑ Index ↑ → Home Page

تمام سرو سامانِ زمین بھی سامانِ آزمائش (امتحان) ؟

ترجمہ ﴿ واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی سرو سامان زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے' تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟ آخر کار اس سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں. الکھف ۷-۸ ﴾ یعنی یہ زمین پر عیش وعشرت کا جو کچھ سرو سامان بھی موجود ہے' یہ حقیقت میں وسائلِ امتحانِ زندگی ہیں' تا کہ یہ دیکھا جائے کہ کون اپنے اصل مقام (بندگیٔ اللہ تعالیٰ) کو یاد رکھ کر زندگی کے صحیح رویہ پر قائم رہتا ہے ؟ اور کون اپنی خواہشاتِ نفس کا بندہ بن کر اپنے اصل مقام سے گر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے؟ جس روز یہ سلسلہ امتحان ختم ہوگا اسی روز یہ زمین ایک چٹیل میدان میں تبدیل کر دی جائے گی.

قوتِ سمائی اور قوتِ بینائی برائے آزمائش (امتحان) ؟

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اُسے آزمانا ہے کہ وہ کیسے عمل کرتا ہے؟ اس کی آزمائش کی غرض ہی سے اُسے سننے اور دیکھنے والا بنایا جیسا کہ ارشادِ ربانی کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا، تاکہ اس کا امتحان لیں' اس غرض کے لیے ہم نے اسے سُننے اور دیکھنے والا بنایا. الدھر — ۲﴾

12 > ↑ Index ↑ → Home Page

بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کی آزمائش (امتحان) کا قصہ!

حدیث حضرت محمد ﷺ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا' جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے' کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے' برص والا' گنجا' اور اندھا. اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا' فرشتے کو (انسانی شکل میں) ان کے پاس بھیجا فرشتہ، برص والے کو کہتا ہے' کہ تمہیں کونسی چیز محبوب ہے؟ اس نے کہا' اچھا رنگ اور خوبصورت جسم' اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے بُرا جانتے ہیں' وہ ختم ہو جائے. چنانچہ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی' اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا. فرشتے نے پوچھا کونسا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا' اونٹ یا گائے (راوی کو شک ہے). چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی' فرشتے نے دُعا کی کہ اللہ تیرے مال میں برکت عطا کرے.

اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا' اور پوچھا' تجھے زیادہ کونسی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا' خوبصورت بال اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں مجھ سے دور ہو جائے. فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' بیماری جاتی رہی' اور خوبصورت بال مل گئے. فرشتے نے پوچھا' کون سا مال زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا' گائے. چنانچہ اس کو ایک حاملہ گائے عطا کی گئی' اور اس کے لئے برکت کی دُعا کی.

اس کے بعد فرشتہ، اندھے کے پاس گیا' اس سے پوچھا تجھے کونسی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا' اللہ پاک مجھے نظر واپس کر دے' تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں' فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا' اللہ نے اس کو نظر عطا فرمادی. فرشتے نے پوچھا' کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا' بکریاں. اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی.

چنانچہ ان دونوں نے بھی اپنے بچے جنے' اور بکری نے بھی اپنا بچہ جنا. ایک گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا' تو دوسری طرف اونٹوں اور بکریوں سے بھی دوسرے دونوں کا جنگل بھر گیا.

اس کے بعد فرشتہ، برص زدہ انسان کے پاس اپنی اسی پہلی شکل و ہیئت میں آزمائش (امتحان) کے لئے آیا' کہا کہ میں فقیر آدمی ہوں' سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے ہیں' اب میرے لئے اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں. میں تجھ سے اس ذات کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے' کہ تُو مجھے ایک اونٹ عطا کرتا کہ میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤں. اس نے جواب دیا' مجھ پر ذمہ داریوں کا اَنبار ہے. فرشتے نے کہا' شاید میں تجھے جانتا ہوں' کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا؟ لوگ تجھ سے نفرت نہیں کرتے تھے؟ تو فقیر تھا' اللہ نے تجھے مال دار بنا دیا؟ اُس نے کہا' میں تو آباؤ اجداد سے وافر مال دیا گیا ہوں. فرشتے نے کہا' اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے' تو' اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا.

پھر (فرشتہ) گنجے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا' اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں' اور اس نے بھی وہی جواب دیا' جو پہلے نے جواب دیا تھا. فرشتے نے کہا' اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کر دے.

پھر فرشتہ، اندھے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا' اور کہا (میں) ایک مفلس نادار مسافر انسان ہوں' سفر میں سفر کے وسائل ختم ہو گئے ہیں' اب میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکتا. لہٰذا میں تجھ سے اللہ کے واسطہ کے ساتھ سوال کرتا ہوں، جس نے تجھے دوبارہ نظر دی ہے' کہ تو ایک بکری میرے حوالے کر دے' تاکہ میں منزل پر پہنچ سکوں. اُس (اندھے) نے کہا' واقعی میں اندھا تھا' اللہ نے مجھے نظر عطا فرمائی' جتنا مال چاہو' اُٹھا لو اور جتنا چاہو' چھوڑ دو. اللہ کی قسم! آج مجھے کچھ تکلیف نہیں' جو بھی تو اللہ کے نام پر اُٹھا لے.

فرشتے نے کہا' اپنے مال کو' اپنے پاس رکھو' تمہاری آزمائش (امتحان) مقصود تھی. پس تجھ سے اللہ راضی ہوا' اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا. (بخاری ' مسلم)

13 > ↑ Index ↑ → Home Page

قصہ حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش (امتحان) کا !

ترجمہ ﴿ابراہیمؑ نے کہا' میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا. اے پروردِگار! مجھے ایک بیٹا عطا کر جو صالحوں میں سے ہو. (اس دُعا کے جواب میں) ہم نے اسے ایک حلیم (بردبار) لڑکے کی بشارت دی' وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو (ایک روز) ابراہیمؑ نے اس سے کہا' بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں' اب تو بتا' کہ تیرا کیا خیال ہے؟ اس (بیٹا) نے کہا کہ ابا جان' جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالیے' آپ انشاءاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے. آخر کو جب ان دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا' اور ہم نے ندا دی کہ، اے ابراہیم! تو نے خواب سچ کر دکھایا' ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں. یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش (امتحان) تھی' اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا اور اس کی تعریف وتوصیف بعد کی نسلوں کے لیے چھوڑ دی. سلام ہے ابراہیم پر' ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں. یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا. الصّٰفّٰت ۹۹-۱۱۱﴾

اس واقعہ پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہی تھی کہ اس بندۂ خدا کا امتحان لیا جائے' جس میں یہ دیکھا جائے کہ یہ دُنیا کی کسی بھی چیز کو ہمارے مقابلے میں زیادہ عزیز تو نہیں رکھتا.

دوستو ! یہ امتحان کا پرچہ کتنا مشکل تھا' آپ اپنے آپ کو اس صورتِ حال میں رکھ کر دیکھیں' اور سوچیں' تو ضرور کچھ نہ کچھ اندازہ ہو گا' مگر اس برگزیدہ بندۂ خدا نے اور ان کے عظیم الشان فرزند نے اس مشکل ترین پرچے میں بھی اللہ تعالیٰ سے سو میں سے سو نمبر حاصل کیے. جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو گئے' اور ابراہیمؑ کو رہتی دُنیا تک کے لیے نمونہ زندگی قرار دے دیا. یہ ہے بندگی خدا کی ایک مثال' اسلام کی تاریخ میں اس سے ملتی جلتی اور مثالیں بھی موجود ہیں. اگر ان سے سبق حاصل کیا جائے' اور اس پر عمل کیا جائے تو یہ دُنیوی زندگی کی کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہوئے دل کو خوشی محسوس ہو گی' اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی' اس طرح کرنے سے یہ دُنیوی زندگی کی ہر آزمائش میں بہترین کارکردگی کے ساتھ کامیابی حاصل ہو گی.

14 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

یقیناً آنکھ، کان، اور دل سب ہی کی باز پُرس ہونی ہے ؟

ترجمہ ﴿کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو. یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پُرس ہونی ہے. بنی اسرائیل-۳۶﴾

اس دُنیوی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی ہی بندگی ہے. جس طرح انسان دُنیا میں نہ خود آتا ہے اور نہ ہی دُنیا سے خود جا سکتا ہے' جب انسان کے پاس دُنیا میں آنے کا اور دُنیا سے جانے کا اختیار نہیں ہے' تو انسان کے لیے زندگی گزارنے کا بہتر طریقہ یہی ہے' کہ وہ اللہ کی رضا کے مطابق اپنی سوچ کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کے تابع رکھتے ہوئے زندگی گزارے' جس میں دُنیا و آخرت دونوں کی کامیابی ہے. اس طرح زندگی گزارنے کے لیے انسان کو چاہیے کہ جو نمونہ زندگی اس دُنیا میں اسے فراہم کیا گیا ہے اس کی پیروی کرے. اور جو ہدایات و احکامات اور تعلیمات' مقدس کتاب (قرآن مجید) میں بیان فرمائی گئی ہیں ان کا غور سے مطالعہ کرے' ان کو سمجھے' ان پر عمل کرے' اور ان کو اپنے قول و افعال سے آگے پھیلائے. کیونکہ یہ دُنیوی زندگی انسان کو اس کی آزمائش (امتحان) کی غرض سے دی گئی ہے. اس لیے اس امتحان میں کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہر عمل کو بہتر انداز میں کیا جائے.

15 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

انسان کی عزت اور ذلت کا معیار اور اس کی آزمائش (امتحان) !

ترجمہ ﴿مگر انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اس کو آزمائش (امتحان) میں ڈالتا ہے' اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا' اور جب اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے، تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا. الفجر ۱۵-۱۶﴾

16 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے

ترجمہ ﴿اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس کو محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے. اور اگر اُس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی تھی' ہم اُسے نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے دلدر پار ہو گئے' پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے. اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں، اور وہی ہیں جن کے لئے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی. ھود ۹-۱۱﴾ یعنی انسان نے اپنی خواہشاتِ نفس کی بنا پر انسانی عزت اور ذلت کا معیار مال و دولت و جائیداد کے ملنے یا نہ ملنے کو سمجھا ہوا ہے جب کہ اصل حقیقت جسے وہ نہیں سمجھتا' وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جسے جو کچھ بھی دیا ہے وہ اس کی آزمائش کرنے کے لیے ہی دیا ہے' یہ دُنیوی مال و دولت، اللہ کے ہاں انسان کے معیار کی پیائش کا پیمانہ نہیں ہے، بلکہ یہ تو اس کے لیے سامانِ آزمائش ہیں. جن کو حاصل کرنے اور اپنے تصرف میں لانے کے طریقے سے اس کے معیار کا تعین اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائے گا' کہ کون اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے؟ اور کون اپنی خواہشاتِ نفس ہی کی پیروی کرتا ہے؟

17 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

انہیں ایسی نشانیاں دکھائیں جن میں صریح آزمائش تھی !

ترجمہ ﴿ہم ان سے پہلے فرعون کی قوم کو اسی آزمائش میں ڈال چکے ہیں، ان کے پاس ایک نہایت شریف رسول آیا، اور اس نے کہا، اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کرو، میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں، اللہ کے مقابلے میں سرکشی نہ کرو، میں تمہارے سامنے (اپنی ماموریت کی) صریح سند پیش کرتا ہوں، اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں، اس سے کہ تم مجھ پر حملہ آور ہو، اگر تم میری بات نہیں مانتے تو مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے باز رہو، آخر کار اس نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ لوگ مجرم ہیں. (جواب دیا گیا) اچھا راتوں رات میرے بندوں کو لے کر چل پڑ، تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا، سمندر کو اس کے حال پر کھلا چھوڑ دے. یہ سارا لشکر غرق ہونے والا ہے. کتنے ہی باغ اور چشمے اور کھیت اور شاندار محل تھے، جو وہ چھوڑ گئے. کتنے ہی عیش کے سروسامان، جن میں وہ مزے کر رہے تھے، ان کے پیچھے دھرے رہ گئے، یہ ہوا ان کا انجام، اور ہم نے دوسروں کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا. پھر نہ آسمان ان پر رویا، نہ زمین، اور ذرا سی مہلت بھی ان کو نہ دی گئی. اس طرح بنی اسرائیل کو ہم نے سخت ذلت کے عذاب میں فرعون سے نجات دی، جو حد سے گزر جانے والوں میں فی الواقع بڑے اونچے درجے کا آدمی تھا. اور ان کی حالت جانتے ہوئے ان کو دُنیا کی دوسری قوموں پر ترجیح دی، اور انہیں ایسی نشانیاں دکھائیں جن میں آزمائش تھی. الدخان ۱۷-۳۳﴾

18 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

مسلمانو ! تمھیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آ کر رہیں گی !

ترجمہ ﴿مسلمانو! تمھیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آ کر رہیں گی، اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے. اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے. اٰل عمران-۱۸۶﴾

19 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

شریعت اور راہِ عمل بھی آزمائش (امتحان) !

قرآن پاک کی سورت المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ ہر اُمت کے لیے ایک شریعت اور راہِ عمل مقرر کی، تاکہ ہر ایک کی آزمائش کی جا سکے، تاکہ دیکھا جائے کہ کون زیادہ بہتر عمل کرنے والا ہے.

ترجمہ ﴿ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک راہِ عمل مقرر کی. اگرچہ تمہارا خدا چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بھی بنا سکتا تھا. لیکن اُس نے یہ اس لئے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اُس میں تمہاری آزمائش (امتحان) کرے. لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو. المائدہ -۴۸﴾

20 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

علم، قابلیت و ذہانت بھی سامانِ آزمائش (امتحان) !

ترجمہ ﴿یہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھو جاتی ہے' تو ہمیں پکارتا ہے اور جب اسے ہم اپنی طرف سے نعمت دے کر اپھار دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے علم کی بنا پر دیا گیا ہے. نہیں! بلکہ یہ آزمائش (امتحان) ہے' مگر ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں. الزمر-۴۹﴾

21 > ↑ Index ↑ → Home Page

دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ؟

ترجمہ ﴾ لوگو ! تم سے پہلے کی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کی روش اختیار کی' اور ان کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے اور انہوں نے ایمان لا کر ہی نہ دیا. اس طرح ہم مجرموں کو ان کے جرائم کا بدلہ دیا کرتے ہیں. اب ان کے بعد ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی ہے، تا کہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ؟ یونس ۱۳-۱۴ ﴿ یعنی وہ قومیں اللہ تعالیٰ کے امتحان میں ناکام ہوئیں تو میدان سے ہٹا دی گئیں' اب تمہاری باری ہے' تمہاری آزمائش ہو رہی ہے تم پچھلی ہلاک شدہ قوموں سے ہی سبق حاصل کرو' اور وہی غلطیاں نہ کرو جو ان کی ہلاکت کا سبب بن گئی تھیں' ورنہ انجام کے تم خود ہی ذمہ دار ہو گے .

22 > ↑ Index ↑ → Home Page

تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے آزمائے !

ترجمہ ﴾ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال کو رائیگاں کر دیا، اور جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے، اور اس چیز کو مان لیا جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے، اور ہے وہ سراسر حق ان کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں ان سے دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا. یہ اس لیے کہ کفر کرنے والوں نے باطل کی پیروی کی، اور ایمان لانے والوں نے اس حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے آیا ہے. اس طرح اللہ لوگوں کو ان کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بتائے دیتا ہے. پس جب ان کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے، جہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو، تب قیدیوں کو مضبوط باندھو اس کے بعد (تمھیں اختیار ہے) احسان کرو، یا فدیہ کا معاملہ کر لو، تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے. یہ ہے تمہارے کرنے کا کام. اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا، مگر (یہ طریقہ اس نے اس لیے اختیار کیا ہے) تا کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے آزمائے، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا. محمد ۱-۴ ﴿

23 > ↑ Index ↑ → Home Page

لوگ آپس میں ایک دوسرے کے لیے آزمائش (امتحان) !

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ واضح فرما دیا ہے کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' یعنی تم لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ذریعے آزمایا جا رہا ہے کہ کون بہتر عمل کرتا ہے؟ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے.

ترجمہ ﴾ اے محمد ﷺ تم سے پہلے جو رسول بھی ہم نے بھیجے تھے' وہ سب بھی کھانا کھانے والے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والے لوگ ہی تھے' دراصل ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے' کیا تم صبر کرتے ہو؟ تمہارا رب سب کچھ دیکھتا ہے. الفرقان -۲۰ ﴿ اپنے اس ارشادِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات خوب واضح کر دی ہے کہ اہلِ ایمان کے لیے منکرین اسلام ایک آزمائش ہیں' کیونکہ انہی کے ذریعے اہلِ ایمان کی پہچان کرائی جا رہی ہے' اور منکرین اسلام کی سختیاں اور ان کی اہلِ ایمان کے ساتھ بدسلوکیاں ہی اہلِ ایمان کے لیے آزمائش ہیں. بالکل اسی طرح منکرین اسلام کے لیے اہلِ ایمان کو ذریعہ آزمائش بنا دیا گیا ہے .

24 > ↑ Index ↑ → Home Page

ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آزمائش میں ڈال رہے تھے !

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی آزمائش (امتحان) کے طریقوں میں سے ایک اور طریقے کی بات کرتے ہیں' جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آگاہی کے لیے قرآن مجید کی سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۶۳ میں ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ...

﴾ ذرا ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے پر واقع تھی' انہیں یاد دلاؤ وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ سبت (ہفتہ) کے دن احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے' اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دن اُبھر اُبھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھیں' اور سبت (ہفتہ) کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں' یہ اس لیے ہوتا تھا' کہ ہم ان کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آزمائش (امتحان) میں ڈال رہے تھے . الاعراف-۱۶۳ ﴿ اگر اس پیغام ربانی پر غور کیا جائے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا میلان بندے کے دل میں بڑھنے لگے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے نافرمانی کا دروازہ کھول دیتا ہے' تا کہ وہ اپنے اندر چھپی ہوئی خواہش کے مطابق کھل کر عمل کر سکے' اور ظاہر ہو جائے کہ وہ اپنے رب کا واقعی نافرمان اور ناشکرا ہے .

25 > ↑ Index ↑ → Home Page

اللہ تعالیٰ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں ؟ اور جھوٹے کون ؟

ترجمہ ﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے' کہ ہم ایمان لائے' اور ان کو آزمایا نہ جائے گا' حالانکہ ہم ان سب کی آزمائش کر چکے ہیں' جو ان سے پہلے گزرے ہیں. اللہ تعالیٰ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں؟ اور جھوٹے کون؟ العنکبوت ۲-۳ ﴿ اللہ تعالیٰ نے ان آیات پاک میں یہ واضح فرما دیا کہ یہ امتحانِ زندگی کوئی نیا معاملہ بھی نہیں ہے' بلکہ دُنیا کی تاریخ میں ہمیشہ سے یہی ہوتا آیا ہے کہ ایمان کی پہچان کرنے کے لیے مومن کو آزمائش کی بھٹی میں تو ضرور آنا ہی ہوتا ہے. یعنی جنت کے حصول کے لیے دُنیوی امتحان کو پاس کرنا ایک شرط ہے. اگر جنت کے مستحق بننا چاہتے ہو' تو ضروری ہے کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کی جائے' جس میں دُنیا کی ہر وہ چیز جسے انسان عزیز و محبوب رکھتا ہو' آزمائش کے وقت' وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قربان کرنا ہو گی' اور ہر وہ تکلیف جو انسان کو ناگوار ہو' اللہ تعالیٰ کی ہی رضا کے لیے اسے برداشت کرنا ہو گا' تب ایمان کی سچائی اور جھوٹ کا پتہ چلے گا.

26 > ↑ Index ↑ → Home Page

ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش (امتحان) میں ڈالیں گے !

ترجمہ ﴾ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے' یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا ؟ ہم چاہیں تو انہیں تم کو آنکھوں سے دِکھا دیں' اور ان کے چہروں سے تم انہیں پہچان لو' مگر ان کے اندازِ کلام سے تو تم ان کو جان ہی لو گے. اللہ تم سب کے اعمال سے خوب واقف ہے' ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش (امتحان) میں ڈالیں گے تا کہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں؟ محمد ۲۹-۳۱ ﴿

27 > ↑ Index ↑ → Home Page

پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ؟

ترجمہ ﴿اس (حضرت موسیٰؑ) کی قوم کے لوگوں نے کہا' کہ تیرے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور تیرے آنے پر بھی ہم ستائے جارہے ہیں. اس (حضرت موسیٰؑ) نے جواب میں کہا' کہ قریب ہے وہ وقت کہ تمہارا رب' تمہارے دُشمن کو ہلاک کردے' اور تم کو زمین میں خلیفہ بنائے' پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ؟ الاعراف-۱۲۹﴾

اس پیغامِ ربانی پر غور کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو زمین میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کی حیثیت سے جو محدود اختیارات دیئے جاتے ہیں' وہ ان کی آزمائش کے لیے ہی دیئے جاتے ہیں' تاکہ دیکھا جائے کہ وہ ان کو کس طرح عمل میں لاتے ہیں' ان عطا کردہ اختیارات کو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرتے ہیں یا اپنی ہی خواہشاتِ نفس کے کہنے پر چلتے ہیں؟

28 > ↑ Index ↑ → Home Page

ہم اچھے اور بُرے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں !

ترجمہ ﴿ اے محمدؐ، ہیشگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں رکھی ہے. اگر تم مر گئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے ؟ ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا ہے. اور ہم اچھے اور بُرے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں. آخر کار تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے. الأنبیاء -۳۵﴾

29 > ↑ Index ↑ → Home Page

ہم ان کو اچھے اور بُرے حالات سے آزمائش میں مبتلا کرتے رہے !

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی آزمائش کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ہم نے ان کو زمین میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سی قوموں میں تقسیم کردیا' کچھ لوگ ان میں نیک تھے اور کچھ اس سے مختلف' اور ہم ان کو اچھے اور بُرے حالات سے آزمائش میں مبتلا کرتے رہے' کہ شاید یہ پلٹ آئیں.﴾

30 > ↑ Index ↑ → Home Page

آزمائش تو ہم کر کے ہی رہتے ہیں !

ترجمہ ﴿بلاشبہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا، اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو جس کے بغیر تمہارا کوئی الٰہ نہیں ہے، کیا تم ڈرتے نہیں ؟ اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا تھا کہنے لگے، یہ تو تمہارے ہی جیسا انسان ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر برتری حاصل کرے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے نازل کرتا، یہ بات تو ہم نے اپنے آباؤ اجداد کے وقتوں میں کبھی سنی ہی نہیں ۰ اس آدمی کو تو محض جنون ہوگیا ہے، لہٰذا کچھ مدت اور انتظار کرو. نوحؑ نے دُعا کی، اے میرے رب ! ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے تو میری مدد فرما. تب ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ ہماری نگرانی و ہدایات کے مطابق کشتی بناؤ، پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تنور اُبلنے لگے تو ہر قسم کے جوڑے سے دو (مذکر و مونث) اس میں بٹھا لینا اور اپنے گھر والوں کو بھی ماسوائے جن کے خلاف پہلے فیصلہ صادر ہو چکا ہے اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا، کیونکہ وہ غرق کر دیئے جائیں گے. پھر جب تم اور جو تمھارے ہمراہ ہوں کشتی میں جم کر بیٹھ جاؤ تو کہنا، سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ظالموں سے نجات دی. اور (یہ بھی) کہنا کہ میرے رب ! مجھے برکت والی جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے. اس واقعہ میں کئی نشانیاں ہیں اور آزمائش تو ہم کر کے ہی رہتے ہیں. المومنون ۲۳-۳۰﴾

اس قصے کو بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح فرما دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قوم کو زمین اور اس پر موجود بے شمار چیزوں پر اقتدار عطا کر کے بس یونہی اس کے حال پر نہیں چھوڑ دیتا' بلکہ اس کی آزمائش کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ قوم اپنے اقتدار و اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرتی ہے یا نہیں ؟ کیونکہ یہ دُنیا تو ہے ہی دارالامتحان، اسی لیے اللہ تعالیٰ انبیاءؑ کو بھیج کر لوگوں کا امتحان لے لیتے ہیں. پیغمبر اور اس پر ایمان لانے والوں کا، کہ وہ کس حد تک صبر و ثبات سے تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں، اور قوم کا امتحان کہ وہ اپنے پیغمبر کی طرف سے دی گئی دعوتِ دِین کو کہاں تک قبول کرتی ہے. اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کے بعد کی آنے والی نسلوں کا امتحان کہ وہ کس حد تک عبرت حاصل کرتی ہیں.

31 > ↑ Index ↑ → Home Page

تم کو آزما کر دیکھے' کہ تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟

ترجمہ ﴿اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا' جب کہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا' تاکہ تم کو آزما کر دیکھے' کہ تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟ ھود-۷﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشادِ مبارک میں واضح فرما دیا کہ آسمانوں اور زمین کو اس لیے پیدا کیا گیا ہے کہ انسان کو پیدا کرنا مقصود تھا' اور انسان کو اس لیے پیدا فرمایا گیا کہ اخلاقی ذمہ داری کا بوجھ اس پر ڈالا جائے اور زمین کی خلافت کے اختیارات اس کے سپرد کیے جائیں' اور پھر دیکھا جائے کہ انسان کس طرح عمل کرتا ہے. یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق استعمال کرتا ہے یا اپنی خواہشاتِ نفس کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے ان سے غلط فائدہ اٹھاتا ہے. اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں انسان کو اپنا خلیفہ مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ نظامِ کائنات کی جن جن چیزوں پر بھی تصرف کے اختیارات دیئے ہیں' وہ صرف دیئے ہی اس لیے ہیں' کہ یہ دیکھا جائے' یعنی انسان کی آزمائش کی جائے' کہ وہ حقیقت کو بن دیکھے مانتا ہے یا نہیں ؟ اور ماننے کے بعد اتنی اخلاقی طاقت بھی رکھتا ہے یا نہیں ؟ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا اختیار رکھنے کے باوجود' فرماں برداری اختیار کرے.

ایمان لانے اور اطاعت قبول کرنے کی مہلت صرف اسی وقت تک ہے جب تک پردہ کشائی کی وہ ساعت نہیں آجاتی کہ حقیقت سامنے نظر آئے. جب وہ ساعت آجائے گی تو حقیقت نظر آنے لگے گی' اور اس وقت ہر چیز انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوگا. تو پھر نہ مزید مہلت ہی مل سکے گی اور نہ ہی آزمائش کا موقع ہوگا. اس کے ساتھ ہی انسان کو اپنی دُنیوی زندگی کے امتحان میں کارکردگی کے مطابق انعامات سے نوازہ جائے گا. اگر امتحانِ زندگی میں ناکام واپس لوٹا ہوگا، یعنی امتحانِ زندگی پاس نہیں کیا اور نہ ہی اس امتحان کو پاس کرنے کی کوشش ہی کی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور سخت سزاؤں کا مستحق ٹھہرایا جائے گا ۰ اس وقت انسان جنت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوگا' جنت میں جانے کی خواہش اور چاہت انسان کے دل میں مچل رہی ہوگی اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں جانے کا خوف اور دہشت اسے سخت غمگین اور افسردہ کیے ہوئے ہوگی.

32 > ↑ Index ↑ → Home Page

دُنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان !

ترجمہ ﴿ لوگوں کے لیے مرغوباتِ نفس، عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئیند بنادی گئی ہیں، مگر یہ سب دُنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے۔ الِ عمران-۱۴ ﴾

33 > ↑ Index ↑ → Home Page

آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے !

ترجمہ ﴿ فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی، اور اپنے رب کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی۔ مگر تم لوگ دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ الاعلیٰ ﴾

34 > ↑ Index ↑ → Home Page

تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں، اور سوچنے والے دل دیئے !

ترجمہ ﴿ اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے۔ اس اللہ نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں، اور سوچنے والے دل دیئے، اس لیے کہ تم شکر گزار بنو۔ النحل-۷۸ ﴾

35 > ↑ Index ↑ → Home Page

گھڑی بھر آپس میں جان پہچان کرنے کو دُنیا میں ٹھہرے تھے !

ترجمہ ﴿ حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں، (آج یہ دُنیا کی زندگی میں مست ہیں) اور جس روز اللہ ان کو اکٹھا کرے گا تو (یہی دُنیا کی زندگی انہیں ایسی محسوس ہوگی) گویا یہ لوگ گھڑی بھر آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھہرے تھے۔ (اُس وقت تحقیق ہو جائے گا) فی الواقع سخت گھاٹے میں رہے وہ لوگ، جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہرگز وہ راست پر نہ تھے۔ یونس-۴۵-۴۴ ﴾

36 > ↑ Index ↑ → Home Page

وہ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے !

ترجمہ ﴿ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ ان کے پاس دل ہیں، مگر وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں، مگر وہ ان کے ساتھ سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں، بلکہ اُن سے بھی زیادہ گئے گزرے، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔ الاعراف-۱۷۹ ﴾

37 > ↑ Index ↑ → Home Page

دُنیا کی زندگی کا سامان اور اسکی زینت !

ترجمہ ﴿ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دُنیا کی زندگی کا سامان اور اسکی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے۔ کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ القصص - ٦٠ ﴾

38 > ↑ Index ↑ → Home Page

قصہ قارون کی حماقت اور اس کی ہلاکت کا !

ترجمہ ﴿ یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون موسیٰؑ کی قوم کا ایک شخص تھا۔ پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہو گیا، اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ ان کی کنجیاں طاقت ور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی۔ ایک دفعہ جب اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا، پھول نہ جانا، اللہ پھولنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دُنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ احسان کرو جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے، اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔ تو اس نے کہا یہ سب کچھ تو مجھے اس علم کی بدولت دیا گیا ہے جو مجھ کو حاصل ہے۔ کیا اس کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے زیادہ قوت اور جمعیت رکھتے تھے• مجرموں سے تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔ ایک روز وہ اپنی قوم کے سامنے پورے ٹھاٹھ میں نکلا• جو لوگ حیاتِ دُنیا کے طالب تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگے، کاش! ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ یہ تو بڑا نصیبے والا ہے۔ مگر جو لوگ علم رکھنے والے تھے وہ کہنے لگے، افسوس تمہارے حال پر، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لیے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو۔ آخرکار ہم نے اسے (قارون کو) اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ پھر کوئی اُس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا۔ اب وہی لوگ جو کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے، کہنے لگے۔ افسوس! ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کُشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تُلا دیتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ افسوس! کہ ہمیں یاد نہ رہا کہ کافر فلاح نہیں پایا کرتے۔ وہ آخرت کا گھر تو ہم اُن لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی متقین ہی کے لیے ہے۔ جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا، اس کے لیے اس سے بہتر بھلائی ہے اور جو بُرائی لے کر آئے تو بُرائیاں کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے عمل وہ کرتے تھے۔ (القصص) ٧٦-٨٤ ﴾

واضح رہے کہ جسے جو کوئی نعمت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی کی جا رہی ہے وہ اس انسان کے لیے سامانِ امتحان ہے، نہ کہ اس کی قابلیت و ذہانت کا انعام ہے، بلکہ یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ یہ دُنیوی نعمتیں اس بات کی کوئی علامت بھی نہیں ہیں کہ ضرور ہی وہ انسان یا کوئی اجتماعی گروہ جس پر دُنیوی نعمتیں اللہ تعالیٰ عطا کر رہا ہے یا کی جا چکی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضرور ہی مقبول بھی ہو۔

39 > ↑ Index ↑ → Home Page

UNIVERSAL TALENT & THOUGHTS CREATION !
WhatsApp / Mobile # +92 313 733 7527 | Mail: me@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com
Islamic Informative Worldwide Competitions (IIWC)
اپنی اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع ! اسلامی معلوماتی مقابلہ ہر کوئی گھر بیٹھے بالکل مفت حصہ لے سکتا ہے
اسلامی معلوماتی مقابلہ کے ذریعے قرآن و احادیث کے بارے میں، مختلف سوالات و جوابات (MCQs) کی صورت میں، پیغاماتِ ربانی اور سُنت و ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ کی یاددہانی کا پروگرام۔ جس میں ہر کوئی (خواتین و حضرات) اپنے گھر سے بالکل مفت حصہ لے کر، ہر ہفتے (جمعرات) مختلف کیش انعامات بھی جیت سکتا ہے۔
For details WhatsApp / Call Deputy Organizer of IIWC, at +92 313 733 7527 OR visit www.uttcs.com

> ↑ Index ↑ → Home Page

امتحانِ زندگی کے مقررہ وقت کا خاتمہ (موت) اور انسان کی کیفیت !

> Home Page

فہرست عنوانات

01	دِیکھو! وہ موت کی جان کنی	02	جان حلق تک پہنچ جائے گی !	03	جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے !	04	فرشتے روحیں قبض کریں گے !
05	جنازہ کہاں لئے جاتے ہو !	06	پاس ہوا ؟ یا فیل ہوا ؟	07	عالمِ برزخ کے حالات !	08	اسلامی معلوماتی مقابلہ

↑ Index ↑ → Home Page

امتحانِ زندگی کے مقررہ وقت کا خاتمہ (موت) اور انسان کی کیفیت !

قارئینِ کرام ! اُن صورتِ حالات و واقعات کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرتے ہیں' جو کہ انسان کو امتحانِ زندگی کے مقررہ وقت کے خاتمے (موت) پر پیش آنے والے ہیں. موت کی آمد کے ساتھ ہی' انسان کا استقبال کرنے کے لیے' اس کے اپنے دُنیوی اعمال کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے آئیں گے' اور اسی وقت اسے اپنے امتحانِ زندگی کے رزلٹ سے کچھ واقفیت بھی ہو جائے گی کہ امتحانِ زندگی میں وہ کامیاب رہا یا ناکام. کیونکہ وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق' اس سے ویسا ہی سلوک کریں گے' جس کا وہ اپنے نامۂ اعمال کے مطابق مستحق ہوگا.

01 > ↑ Index ↑ → Home Page

دِیکھو ! وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی !

جیسا کہ سورہ ق میں ارشادِ ربانی ہے، جس کا ترجمہ کہ ... ﴿ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں اُبھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں' ہم اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں' (اور ہمارے اس براہِ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں' کوئی لفظ زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو. پھر دیکھو وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی' یہ وہی چیز ہے' جس سے تو بھاگتا تھا' اور پھر صور پھونکا گیا' یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا. سورہ ق ١٦-٢٠﴾

02 > ↑ Index ↑ → Home Page

جب جان حلق تک پہنچ جائے گی !

سورت القیمہ میں ارشادِ ربانی، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ جب جان حلق تک پہنچ جائے گی اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دُنیا سے جدائی کا وقت ہے' اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی' وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا. القیمہ ٢٧-٣٠﴾

03 > ↑ Index ↑ → Home Page

جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے !

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور تم آنکھوں دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے' اس وقت اس کی نکلتی ہوئی جان کو تم واپس کیوں نہیں لے آتے' اس وقت تمہاری نسبت ہم اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب ہوتے ہیں' مگر تم کو نظر نہیں آتے. پھر وہ مرنے والا اگر مقربین میں سے ہو تو اس کے لیے راحت اور عمدہ رزق اور نعمت بھری جنت ہے. اور اگر وہ مرنے والا اصحابِ یمین میں سے ہو تو اس کا استقبال یوں ہوتا ہے کہ سلام ہے تجھے' تو اصحاب الیمین میں سے ہے' اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہو' تو اس کی تواضع کے لیے کھولتا ہوا پانی اور جہنم میں جھونکا جانا' یہ سب کچھ قطعی حق ہے. الواقعہ ٨٣-٩٥﴾

04 > ↑ Index ↑ → Home Page

جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے !

جن لوگوں نے دُنیا کی زندگی کسی ایسے طریقے پر گزاری' جو کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے' تو ایسے لوگوں کی موت کے وقت' فرشتے ان سے کیسا سلوک کریں گے ؟ سورہ محمد میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ ہے کہ ...
﴿ پھر اس وقت کیا حال ہوگا ؟ جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے' اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے' یہ اسی لیے تو ہوگا کہ انہوں نے اس طریقے کی پیروی کی' جو اللہ کو ناراض کرنے والا ہے' اور اس کی رضا کا راستہ اختیار کرنا پسند نہ کیا' اسی بنا پر اس نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے. محمد ٢٧-٢٨﴾

05 > ↑ Index ↑ → Home Page

ہائے خرابی' جنازہ کہاں لئے جاتے ہو.

حدیث > آپ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ تیار ہوتا ہے' پھر مرد اس کو اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں' اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھ کو آگے لے چلو' اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے' ہائے خرابی' جنازہ کہاں لئے جاتے ہو. اس کی آواز آدمی کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے. اگر آدمی سنے تو بے ہوش ہو جائے. (صحیح بخاری)

06 > ↑ Index ↑ → Home Page

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو موت کے فوراً بعد کی حقیقت سے واقفیت کراتے ہوئے دُنیوی زندگی کے دوران اس پر ایمان لانے اور یقین دلانے کے لیے بار بار فرمایا ہے' یعنی موت کی جان کنی کا وقت وہ نقطہ آغاز ہے' جہاں سے وہ حقیقت کھلنی شروع ہو جاتی ہے' جس پر دُنیا کی زندگی میں پردہ پڑا ہوا تھا. اس مقام (موت کے فوراً بعد) سے آدمی وہ دوسرا عالم صاف دیکھنے لگتا ہے' یہاں سے ہی حقیقت اس پر واضح ہو جاتی ہے' مگر ابھی عمل کرنے کا وقت اور اختیار ختم ہو چکا ہوتا ہے' یعنی ابھی آزمائش (امتحان) کی مہلت ختم ہو چکی ہوتی ہے' اس وقت تو رزلٹ دکھانے اور انسان کو اُس کے اچھے یا بُرے اعمال کے مطابق اس کی رہائش گاہ دِکھائی دینے لگتی ہے' جس میں اس نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہنا ہوتا ہے.

قارئینِ کرام ! یہ تو ہے امتحانِ زندگی کے مقررہ وقت کا خاتمہ، جو کہ نہایت ہی مختصر سے انداز میں بیان کیا گیا ہے اور اُس وقت کی انسانی کیفیت، کیا ہوگی ؟ اور فرشتے اس کا استقبال کیسے کریں گے ؟ جس سے کچھ حد تک معلوم ہو جائے گا کہ وہ اس زندگی کے امتحان میں کیسا رہا ؟ یعنی ہمیشہ کے لیے پاس ہوا ہے ؟ یا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے فیل ہوا ہے ؟

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے امتحانِ زندگی کے کامیاب اُمیداروں میں شامل فرمائے. آمین !

07 > ↑ Index ↑ → Home Page

یہ دُنیا تو دیکھ لی، اب عالم برزخ دیکھیں گے ! کیا کیا ہم نے کام کیے ہیں، کچھ اثرات اُن کے دیکھیں گے !

عالمِ برزخ میں عارضی قیام کی کیفیت !

(عالمِ برزخ کے حالات کے بارے میں آپ ﷺ کا ایک خواب)

(صحیح بخاری)

میرے دوستو ! یہ تو ہم سب کو معلوم ہے کہ اس زندگی (یعنی جو زندگی ہم گزار رہے ہیں) سے پہلے ہم مردہ تھے. یہ بھی ہم جانتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ زندگی ہمیں ہمیشہ دُنیا میں رہنے کے لیے عطا نہیں کی. اس زندگی کے خاتمے (موت) کے فوراً بعد، ہر انسان کے ساتھ کیا کیا ہوتا ہے، اور ہمارے ساتھ بھی موت کے فوراً بعد سے لے کر قیامت تک (یعنی عالم برزخ) میں کیا کیا ہونے والا ہے، اُس کے بارے میں آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے کچھ یوں بیان فرمایا ...

حضرت سمرہؓ بن جندب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب (صبح کی نماز) پڑھ چکتے تو ہماری طرف مُنہ کرتے اور فرماتے آج رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ بیان کرے، اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو بیان کرتا۔ آپ ﷺ جو اللہ کو منظور ہوتا اس کی تعبیر بیان کرتے' ایک دن ایسا ہوا' کہ آپ ﷺ نے ہم سے بھی پوچھا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے ؟ ہم نے عرض کیا' جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' مگر میں نے تو آج رات کو (خواب میں دیکھا) دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے' اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے' وہاں کیا دیکھتا ہوں' ایک شخص تو بیٹھا ہے اور دوسرا لوہے کا آنکڑا ہاتھ لیے کھڑا ہے. (امام بخاریؒ نے کہا ہمارے بعضے ساتھیوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے یوں روایت کیا ہے وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک گلچھڑے میں یہ آنکڑا گھسیڑتا ہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے۔ پھر دوسرے گلچھڑے میں بھی اسی طرح گھسیڑتا ہے اتنے میں پہلا گلچھڑا جڑ جاتا ہے۔ پھر وہ دوبارہ اسی میں گھسیڑتا ہے) میں نے اپنے ساتھ والوں سے پوچھا یہ ہے کیا ؟ انہوں نے کہا' آگے تو چلو. ...

خیر ہم ایک مرد کے پاس پہنچے' جو چت پڑا ہوا ہے' اور ایک دوسرا مرد اس کے سر پر فہر یا صخرہ (پتھر) لیے کھڑا ہے اور اس سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے. پتھر مارتے ہی (سر پھوڑ کر) لڑھک جاتا ہے' مارنے والا اس کے لینے کو جاتا ہے' ابھی لے کر نہیں لوٹتا' کہ جس کو مارا تھا اس کا سر جڑ کر اچھا ہو جاتا ہے' جیسے پہلے تھا ویسا ہو جاتا ہے. پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے' اور میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا یہ ہے کون؟ انہوں نے کہا آگے تو چلو. ...

خیر ہم تنور کی طرح ایک گڑھے پر پہنچے' اوپر سے اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ' اس کے تلے آگ سُلگ رہی تھی' جب آگ کی لپٹ اوپر تنور کے کنارے تک آتی تو اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اُوپر اُٹھ آتے' نکلنے کے قریب ہو جاتے' پھر جب (آگ) دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے' ان لوگوں میں کئی عورتیں اور مرد ننگے بھی تھے' میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ ہے کیا؟ انہوں نے کہا آگے تو چلو. ...

خیر ہم پھر چلے' ایک خون کی ندی پر پہنچے' اس ندی میں ایک شخص کھڑا ہے اور ندی کے ایک عمدہ مقام پر (یزید بن ہارون اور وہب بن جریر راویوں نے جریر بن حازم سے یوں نقل کیا ندی کے کنارے) ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں. وہ جو ندی کے اندر تھا بڑھ آیا اور ندی سے نکلنے لگا' اس وقت دوسرے شخص نے ایک پتھر اس کے منہ پر مارا' اور جہاں پر وہ تھا وہیں اس کو لُوٹا دیا' پھر ایسا ہی کیا' جب اس نے نکلنا چاہا' ایک پتھر اس کے مُنہ پر مار دیا' وہ لوٹ کر اپنی جگہ جا رہا' میں نے (اپنے ساتھیوں سے) پوچھا' یہ کیا معاملہ ہے ؟ کہنے لگے' آگے چلیئے. ...

خیر ہم چلتے چلتے ایک ہرے بھرے باغیچہ پر پہنچے' وہ ایک بڑا درخت تھا' اس کی جڑ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا اور کئی بچے' اور اس درخت کے پاس ایک مرد اور تھا، جو اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا' ...... خیر میرے دونوں ساتھی مجھ کو لے کر اس درخت پر چڑھے' اور ایسے ایک گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے اچھا اور اس سے عمدہ کوئی گھر ہی نہیں دیکھا' اس میں بوڑھے اور جوان اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے.

پھر وہاں سے نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے' اور ایک دوسرے گھر میں گئے' وہ پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ گھر تھا. وہ بوڑھے جوان (دو طرح کے لوگ تھے). میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا' تم نے تو مجھ کو آج رات خوب گھمایا' اب جو میں نے دیکھا اس کی کیفیت تو بتلاؤ ؟

انہوں نے کہا' اچھا' جس کا گلچھڑا تم نے دیکھا چیرا جا رہا تھا، وہ (دُنیا کا) ایک بڑا جھوٹا شخص ہے' جو جھوٹی بات بیان کرتا' لوگ اس سے سن کر سب طرف مشہور کر دیتے' قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی.

اور جس کا سر تم نے دیکھا پھوڑا جا رہا تھا' وہ' وہ شخص ہے جس کو (دُنیا میں) اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا' لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا اور دن کو اس پر عمل نہیں کیا. قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی.

اور تنور میں تم نے جو لوگ دیکھے' وہ زانی بدکار لوگ ہیں. ...... اور نہر میں جن کو دیکھا' وہ سود خور ہیں.

اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھا دیکھا تھا' وہ ابراہیمؑ پیغمبر ہیں.

ان کے گرد جو بچے دیکھے' وہ لوگوں کے بچے ہیں.

اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا' مالک فرشتہ ہے' دوزخ کا داروغہ.

اور پہلے جس گھر میں تم گئے تھے' وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے.

اور یہ دوسرا شہیدوں کے رہنے کا گھر ہے.

میں جبرائیلؑ ہوں' اور یہ (میرا ساتھی) میکائیل ...... تم اپنا سر تو اُٹھاؤ' میں نے سر اُٹھایا' دیکھا تو اَبر کی طرح ایک چیز میرے اُوپر ہے' انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے' ...... میں نے کہا مجھ کو چھوڑو' میں اپنے مقام میں جاؤں' انہوں نے کہا' ابھی دُنیا میں رہنے کی تمہاری کچھ عمر باقی ہے' جسکو تم نے تیر نہیں کیا' اگر تیر کر چکے ہوتے، تو اپنے مقام میں آ جاتے. (صحیح بخاری)

{قیامت کا منظر، امتحانِ زندگی کے اُمیدواروں سے اللہ تعالیٰ کے خطاب، اور اُن کے نتائج کا اعلان !}

> Home Page فہرست عنوانات

01	قیامت کا منظر	02	لُو دیکھ لو' آ گئے نا تم ...	03	اے مجرمو! آج تم ...	04	یہ وہی فیصلے کا دن ہے...
05	لوگ بکھرے ہوئے پروانوں..	06	وہ تہہ و بالا کر دینے والی آفت!	07	اس روز آسمان پھٹے گا...	08	چاند سورج ملا کر ایک...
09	سورج لپیٹ دیا جائے گا..	10	زمین شدت سے ہلا ڈالی جائے گی!	11	قیامت کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا!	12	کان بہرے کر دینے والی آواز!
13	چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے؟	14	قبروں سے نکال لیا جائے گا!	15	زمین ریگ دار بنا دی جائے گی!	16	ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوا !
17	لُو کی لپٹ، کھولتا ہوا پانی اور دھوں	18	کان' آنکھیں' کھالیں گواہی دیں	19	ایمان کی طرف بلایا جاتا' تو کفر...	20	نہ رشتے، نہ اولاد کام آئے گی!
21	کوئی جگری دوست بھی نہ پوچھے گا!	22	آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی!	23	دوست ایک دوسرے کے دُشمن!	24	سب کے درمیان اللہ فیصلہ کر دے گا!

01 > ↑ Index ↑ → Home Page

{قیامت کا منظر، امتحانِ زندگی کے اُمیدواروں سے اللہ تعالیٰ کے خطاب، اور اُن کے نتائج کا اعلان !}

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار اور مختلف انداز میں انسان کو دُنیوی زندگی کے اصل مقصد' اور اس کا خاتمہ (یعنی موت) کے بعد کی زندگی' قیامت کا منظر' روز حساب کتاب' میدان حشر' جنت' دوزخ' جنت و دوزخ کے لوگوں کی آپس کی گفتگو اور اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں سے خطاب' فرشتوں کے جنتیوں اور دوزخیوں سے سوالات و جوابات' اور جنت و دوزخ کا منظر اور وہاں لوگوں کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں ان کے لباس' ان کی خوراک، ان کی رہائش اور ان کی خواہشات، یعنی موت کے بعد انسان کے ساتھ پیش آنے والے طرح طرح کے واقعات و حالات کو پیش کیا ہے۔ تاکہ انسان اپنے اصل و اعلیٰ مقام (جو دُنیا میں اس کو عطا کیا گیا ہے اور جو موت کے بعد اسے عطا کیا جائے گا) کو خوب اچھی طرح پہچان لے۔

اس مقام کو پہچاننے کے بعد اس کی اہمیت کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرے۔ یہ کوشش صرف دُنیا ہی میں کارفرما ہے موت کے بعد کا مقام اسی دُنیوی زندگی میں کارکردگی کے مطابق ہی عطا کیا جائے گا' اس دُنیوی زندگی کے بعد جو زندگی ملے گی اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ لہٰذا یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہیے' کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے' خواہ وہ اس دُنیوی زندگی کے متعلق ہے یا اُخروی زندگی کے متعلق ہے' ان سب کا مقصد و مدعا یہی ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو پہچانے' حق اور سچ کو جانے' قرآن پاک میں بیان کردہ حالات و واقعات اور ہدایات و تعلیمات پر غور و فکر کرے' سوچے' سمجھے' سنبھلے اور اس زندگی کے ہر ہر پہلو میں خواہ خوشی ہو یا غمی' آسانی ہو یا مشکل' غربت ہو یا امیری' تندرستی ہو یا بیماری' انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی معاملات۔ الغرض زندگی میں کوئی بھی صورتِ حال ہو یا انسان کسی بھی مقام پر ہو' اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی سوچ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی کی سوچ کے تابع رکھے۔

ہر ہر قدم پر' ہر ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہی کی یاد دل و دماغ میں سمائے رہے۔ زندگی میں جو معاملہ بھی پیش آئے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق اس کا حل تلاش کرے' اور انہی کی خوشنودی کے لیے عمل کرے' اسی طرزِ فکر کے ساتھ زندگی گزارنے کا نام ہی بندگی خدا ہے۔ اس طرح زندگی گزارنے والے ہی اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ انہی کو اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے انعامات سے نوازنے کے وعدے فرمائے ہیں۔

اس کے برعکس جو لوگ اپنی مرضی سے زندگی گزارتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مدِنظر رکھتے ہی نہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان سے کیا توقعات رکھتا ہے؟...... انسان سے زندگی میں کون سا امتحان لے رہا ہے؟ ......کن مقاصد کے ساتھ اس کو زمین کی خلافت دی گئی ہے؟ ......تو وہی لوگ خسارے والے ہیں' جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ اور طرح طرح کے عذاب تیار کیے ہوئے ہیں۔ انسان موت کا پل کراس کرتے ہی زندگی کے اگلے مرحلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہاں عالمِ برزخ میں عارضی قیام کے بعد قیامت کا منظر پیش آئے گا، اور اللہ تعالیٰ اسرافیل کو پہلا صور پھونکنے (یعنی پہلی دفعہ صور میں پھونک مارنے) کا حکم دے دیں گے' اور وہ صور میں پھونک مار دے گا' اس کے ساتھ ہی زمین و آسمان کی ساری کی ساری مخلوقات خوف و دہشت سے سہم جائے گی۔

اس کے بعد اسرافیل اپنے رب کے حکم سے دوسرا صور بھی پھونک دے گا (دوسری دفعہ صور میں پھونک بھی ماردی جائے گی) جسے سنتے ہی سب مر کر گر جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ زمین کو بدل کر ایک چٹیل میدان بنا دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی ساری مری ہوئی مخلوقات کو ایک جھڑکی دے گا۔ اس جھڑکی ہی کو بعض اہلِ علم تیسرا نفخة القیام الربِ العالمین کہتے ہیں۔ جسے سنتے ہی سب جس جس جگہ پر مر کر گرے تھے' اسی اسی جگہ پر بدلی ہوئی زمین پر اُٹھ کر کھڑے ہوں گے اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کے لیے جا رہے ہوں گے اور آپس میں خوب گھبرائے ہوئے ہوں گے اور باتیں کر رہے ہوں گے کہ یہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اُٹھا کھڑا کیا ہے۔

02 > ↑ Index ↑ → Home Page

لُو دیکھ لو' آ گئے نا تم ہمارے پاس' اسی طرح جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا !

سورت الکہف میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے منظر کو اس طرح بیان فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ فکر اس دن کی ہونی چاہیے جبکہ پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ اگلوں پچھلوں میں سے ایک بھی نہ چھوٹے گا۔ اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے...... لُو دیکھ لو' آ گئے نا تم ہمارے پاس' اسی طرح جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا' تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے......اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا' اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتابِ زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے' اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے! ہماری کم بختی! یہ کیسی کتاب ہے' کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو' جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے۔ سورہ الکہف ۴۷-۴۹﴾

03 > ↑ Index ↑ → Home Page

اے مجرمو! آج تم چھٹ کر علیحدہ ہو جاؤ

اللہ تعالیٰ کفار مشرکین و منافقین و فاسقین اور مجرمین سے خطاب فرمائیں گے، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ اے مجرمو! آج تم چھٹ کر علیحدہ ہو جاؤ، آدم کے بچو! میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو؟ وہ تمہارا کھلا دُشمن ہے اور میری ہی بندگی کرو' یہی سیدھا راستہ ہے۔ مگر اس کے باوجود اس نے تم میں سے ایک گروہِ کثیر کو گمراہ کر دیا' کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے؟ یہ وہی جہنم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا' جو کفر تم دُنیا میں کرتے رہے ہو' اس کی پاداش میں اب تم اس کا ایندھن بنو۔ آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں۔ ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دُنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں؟ سورہ یٰس ﴾

04 > ↑ Index ↑ → Home Page

یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے !

قرآن پاک کی سورہ الصّٰفّٰت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ بس ایک جھڑکی ہوگی اور یکا یک یہ اپنی آنکھوں سے (وہ سب کچھ جس کی خبر دی جارہی ہے) دیکھ رہے ہوں گے۔ اس وقت یہ (مجرم) کہیں گے کہ ہائے ! ہماری کم بختی یہ تو یوم الجزا ہے۔...... یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (حکم ہوگا) گھیر لاؤ سب ظالموں کو اور ان کے ساتھیوں کو اور ان معبودوں کو جن کی وہ خدا کو چھوڑ کر بندگی کیا کرتے تھے' پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ !......اور ذرا انہیں ٹھہراؤ ! ......ان سے کچھ پوچھنا ہے' کیا ہوگیا ہے تمہیں ؟ اب کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ؟ ارے ! آج تو یہ اپنے آپ کو (اور ایک دوسرے کو) حوالے کیے دے رہے ہیں۔ اس کے بعد ایک دوسرے کی طرف مڑیں گے اور باہم تکرار شروع کردیں گے۔ (پیروی کرنے والے اپنے پیشواؤں سے) کہیں گے کہ تم ہمارے پاس سیدھے رُخ سے آتے تھے' وہ جواب دیں گے' نہیں ! بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے' ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا' تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔ آخر کار ہم اپنے رب کے اس فرمان کے مستحق ہوگئے کہ ہم عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں' سو ہم نے تم کو بھٹکا دیا' ہم خود بہکے ہوئے لوگ تھے۔ الصّٰفّٰت ۱۹-۳۲ ﴾

05 > ↑ Index ↑ → Home Page

جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے !

ترجمہ ﴿ عظیم حادثہ ! کیا ہے وہ عظیم حادثہ ؟ تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح اور پہاڑ رنگ برنگ کے دُھنکے ہوئے اُون کی طرح ہوں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے' وہ دل پسند عیش میں ہوگا' اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی' اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے؟ بھڑکتی ہوئی آگ۔ القارعہ ﴾

06 > ↑ Index ↑ → Home Page

وہ تہہ و بالا کردینے والی آفت !

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے منظر کو قرآن پاک کی سورہ الواقعہ میں ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ ہے کہ

﴿ جب وہ ہونے والا واقعہ پیش ہو جائے گا' تو کوئی اس وقوع کو جھٹلانے والا نہ ہوگا' وہ تہہ و بالا کردینے والی آفت ہوگی' زمین اس روز یک بارگی ہلا ڈالی جائے گی۔ اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے کہ پراگندہ غبار بن کررہ جائیں گے۔ تم لوگ اس روز تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ دائیں بازو والے' سو دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا۔ اور بائیں بازو والے، تو بائیں بازو والوں (کی بدنصیبی) کا کیا ٹھکانہ۔ اور آگے والے، تو پھر آگے والے ہی ہیں۔ وہی تو مقرب لوگ ہیں۔ نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے... الواقعہ ۱-۹ ﴾

07 > ↑ Index ↑ → Home Page

اس روز آسمان پھٹے گا۔ اور زمین کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی !

قیامت کے منظر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ الحاقہ میں بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ

﴿ پھر جب ایک دفعہ صور میں پھونک ماردی جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اُٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کردیا جائے گا۔ اس روز وہ ہونے والا واقعہ پیش آئے گا۔ اس روز آسمان پھٹے گا۔ اور زمین کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی۔ فرشتے اس کی اطراف و جوانب میں ہوں گے۔ اور آٹھ فرشتے اس دن تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ دن ہوگا جب تم پیش کیے جاؤ گے تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا۔ الحاقہ ۱۳-۱۸ ﴾

08 > ↑ Index ↑ → Home Page

چاند سورج ملا کر ایک کردیئے جائیں گے !

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں قیامت کا ذکر کرتے ہوئے سورہ القیامہ میں ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ

﴿ کیا انسان سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کرسکیں گے ؟ کیوں نہیں ؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔ مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے بھی بداعمالیاں کرتا رہے۔ پوچھتا ہے' کہ آخر کب آتا ہے وہ قیامت کا دن؟ پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے' اور چاند بے نور ہو جائے گا' اور چاند سورج ملا کر ایک کردیئے جائیں گے' اس وقت یہی انسان کہے گا' کہاں بھاگ کر جاؤں؟ ہرگز نہیں' وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی' اس روز تیرے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہوگا۔ اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا' بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے' چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں کرے۔ القیامہ ۳-۱۵ ﴾

09 > ↑ Index ↑ → Home Page

سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے !

اللہ تعالیٰ نے قیامت کی سختی کا تصور دلانے کے لیے یہ بات واضح کردی ہے کہ انسان کو موت کے بعد اسی طرح کی از سرِ نو زندگی عطا کی جائے گی جس طرح وہ دُنیا میں مرنے سے پہلے جسم و روح کے ساتھ زندہ تھا۔ سورہ التکویر کی آیات نمبر ۱-۱۴ پر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ قیامت کے روز انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اور پھر اسے اپنے اعمال کا جواب ضرور دینا ہوگا۔ ترجمہ ﴿ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کردیئے جائیں گے۔ اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔ اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا' کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اور جب جہنم دہکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب لے آئی جائے گی۔ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ، وہ کیا لے کر آیا ہے ؟ التکویر ۱-۱۴ ﴾

10 > ↑ Index ↑ → Home Page

زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی !

ترجمہ ﴿ جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی۔ اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی' اور انسان کہے گا کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے ؟ اس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کردے گی۔ کیونکہ تیرے رب نے اسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا۔ اس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تاکہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا' اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔ الزلزال ﴾

11 > ↑ Index ↑ → Home Page

قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا !

ترجمہ ﴿ قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا' مگر بس اتنی کہ جس میں آدمی کی پلک جھپک جائے' بلکہ اس سے بھی کچھ کم. حقیقت یہ کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے . النحل-۷۷ ﴾

12 > ↑ Index ↑ → Home Page

کان بہرے کردینے والی آواز بلند ہوگی !

قیامت کے روز عزیز رشتہ داروں کا آپس میں کیا احساس ہوگا ؟ اس احساس کی ایک جھلک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ عَبَس میں یوں پیش کی ہے. ترجمہ ﴿ آخرکار جب وہ کان بہرے کردینے والی آواز بلند ہوگی......اس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا.ان میں سے ہر شخص پر ایسا وقت آپڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا.کچھ چہرے اس روز دمک رہے ہوں گے' ہشاش بشاش اور خوش وخرم ہوں گے.اور کچھ چہروں پر اس روز خاک اُڑ رہی ہوگی اور کلونس چھائی ہوئی ہوگی.یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے . عبس ۳۳-۴۲ ﴾

13 > ↑ Index ↑ → Home Page

کیا تمہیں اس چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے ؟

ترجمہ ﴿ کیا تمہیں اس چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے ؟ کچھ چہرے اس روز خوف زدہ ہوں گے' سخت مشقت کر رہے ہوں گے' تھکے جاتے ہوں گے' شدید آگ میں جھلس رہے ہوں گے' کھولتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو دیا جائے گا' خاردار سوکھی گھاس کے سوا کوئی کھانا ان کے لیے نہ ہوگا' جو نہ موٹا کرے' نہ بھوک مٹائے . الغاشیہ ﴾

14 > ↑ Index ↑ → Home Page

قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے نکال لیا جائے گا !

قرآن پاک کی سورہ العٰدیٰت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں،جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے.اور وہ خود اس پر گواہ ہے'اور وہ مال و دولت کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہے.تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا؟ جب قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے نکال لیا جائے گا.اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے' اسے برآمد کرکے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی. یقیناً اُن کا رب اُس روز اُن سے خوب باخبر ہوگا. العٰدیٰت ۶-۱۱ ﴾

15 > ↑ Index ↑ → Home Page

زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگ دار بنادی جائے گی !

﴿ ہرگز نہیں جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگ دار بنادی جائے گی' اور تمہارا رب جلوا فرما ہوگا اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی' اس روز انسان کو سمجھ آئے گی' اور اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟ وہ کہے گا کہ کاش! میں نے اس زندگی کے لیے کوئی پیشگی سامان کیا ہوتا! پھر اس روز اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہ ہوگا' اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا بھی کوئی نہ ہوگا.دوسری طرف ارشاد ہوگا ،اے نفس مطمئن چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اپنے انجام نیک سے خوش اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ ہے' شامل ہوجا میرے نیک بندوں میں اور داخل ہوجا میری جنت میں. الفجر ۲۱-۳۰ ﴾

16 > ↑ Index ↑ → Home Page

اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے

میدان حشر میں اللہ تعالیٰ کی عدالت الٰہی کا ایسا رُعب طاری ہوگا کہ بڑے بڑے متکبر لوگوں کی اَکڑ بھی ختم ہوجائے گی اور وہ عاجزی کے ساتھ اپنے اپنے امتحانِ زندگی کا رزلٹ دیکھنے کے لیے سب کے سب گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے،جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے، جس کا ترجمہ کہ ﴿ اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے' ہر گروہ کو پکارہ جائے گا' کہ آئے' اور اپنا نامہ اعمال دیکھے.ان سے کہا جائے گا کہ آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا،جو تم دُنیا میں کرتے رہے تھے.یہ ہمارا تیار کرایا ہوا اعمال نامہ ہے' جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک شہادت دے رہا ہے.جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جارہے تھے . الجاثیہ ۲۸-۲۹ ﴾

17 > ↑ Index ↑ → Home Page

لُو کی لپٹ،کھولتا ہوا پانی اور کالے دھوئیں کے سائے !

ترجمہ ﴿ بائیں بازو والے' بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا' وہ لُو کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے' جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ' یہ وہ لوگ ہوں گے' جو اس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوشحال تھے' اور گناہِ عظیم پر اصرار کرتے تھے' کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر کر خاک ہوجائیں گے اور ہڈیوں کے پنجر رہ جائیں گے' تو پھر اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے ؟ اور کیا ہمارے وہ باپ دادا بھی اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے' جو پہلے گزر چکے ہیں؟ اے نبی ﷺ ان لوگوں سے کہو' کہ یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن ضرور جمع کیے جانے والے ہیں' جس کا وقت مقرر کیا جاچکا ہے.پھر اے گمراہو! اور جھٹلانے والو! تم شجر زقوم (جو دوزخ میں ہے) کی غذا کھانے والے ہو' اسی سے تم پیٹ بھرو گے' اور اوپر سے تم کھولتا ہوا پانی' تونس لگے اونٹ کی طرح پیو گے.یہ ہے بائیں بازو والوں کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں. الواقعہ ۴۱-۵۶ ﴾

18 > ↑ Index ↑ → Home Page

کان' آنکھیں' اور جسم کی کھالیں بھی گواہی دیں گی !

کیا یوم الحساب کے وقت انسان کے اپنے جسم کے اعضاء بھی اس کے خلاف گواہی دیں گے ؟ جی ہاں! یوم الحساب کے وقت انسان کے اپنے جسم کے اعضاء بھی اس کے خلاف گواہی دیں گے. جیسا کہ سورہ حٰم سجدہ کی آیت نمبر ۱۹-۲۳ میں ارشاد فرمایا،جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ ذرا اس وقت کا خیال کرو جب اللہ کے یہ دُشمن، دوزخ کی طرف پھیر لائے جائیں گے. ان کے اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک رکھا جائے گا.اور پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو،ان کے کان' ان کی آنکھیں' اور ان کے جسم کی کھالیں' ان پر گواہی دیں گی' کہ وہ دُنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں ؟ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے' کہ تم نے ہمارے خلاف آج گواہی کیوں دی ؟ ...

... وہ جواب دیں گی کہ،ہمیں اس خدا نے گویائی دی ہے' جس نے ہر چیز کو گویا کردیا ہے. اس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا' اور اب اسی کی طرف تم واپس لائے جارہے ہو.تم دُنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے' تو تمہیں یہ خیال نہ تھا' کہ کبھی تمہارے اپنے کان' اور تمہاری اپنی آنکھیں' اور تمہارے جسم کی کھالیں' تم پر گواہی دیں گی؟ بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے،کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو خبر نہیں ہے. ...... تمہارا یہی گمان جو تم اپنے رب کے ساتھ کرتے تھے' تمہیں لے ڈوبا.اور اس کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے. حٰم سجدہ ۱۹-۲۳ ﴾

19 > ↑ Index ↑ → Home Page

ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا' تو تم کفر کرتے تھے !

اللہ تعالیٰ نے سورہ المومن میں ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ جن لوگوں نے کفر کیا' قیامت کے روز ان کو پکار کر کہا جائے گا' آج تم کو جو شدید غصہ اپنے اوپر آ رہا ہے' اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ غضب ناک اس وقت ہوتا تھا' جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا' اور تم کفر کرتے تھے. المومن- ۱۰ ﴾

20 > ↑ Index ↑ → Home Page

قیامت کے دن نہ رشتہ داریاں، اور نہ ہی اولاد کام آئے گی!

قرآن پاک میں ارشادِ ربانی، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں ہی کام آئیں گی' اور نہ تمہاری اولاد. اس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا. اور وہی تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے. الممتحنہ- ۳ ﴾

یعنی قیامت کے دن دُنیا کے تمام رشتے ناطے توڑ دیئے جائیں گے' وہاں ہر فرد کو انفرادی طور پر اپنا اپنا حساب دینا ہوگا' کہ وہ دُنیا میں اپنے امتحانِ زندگی میں کیا لکھ کر آیا ہے؟ اور اس نے اپنے پرچے کیسے حل کیے؟ سوالوں کے جوابات کیسے اور کیا کیا لکھے ؟

وہ سب کچھ، اللہ تعالیٰ اسے پیش کرے گا' یعنی دورانِ حساب وہاں اللہ تعالیٰ لوگوں کا محاسبہ اجتماعی طور پر (جتھوں' پارٹیوں اور خاندانوں) کی شکل میں نہیں فرمائیں گے' بلکہ انفرادی طور پر ہر ایک سے جواب طلبی ہوگی اور اسی کے مطابق ہی اسے جزا یا سزا بھی ملے گی. کوئی دوست یا ساتھی آپس میں ایک دوسرے کو وہاں دیکھتے ہوئے بھی اس سے نہ پوچھ سکیں گے کہ اس پر کیا بن رہی ہے؟ اس وقت ہر ایک کو فقط اپنی ہی پڑی ہوگی' کہ کاش! اس کو اللہ تعالیٰ کامیاب قرار دے کر جنت میں داخل فرما دیں. اس وقت یہی ہر ایک کی خواہش ہوگی'......اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ سے دہشت زدہ ہو رہے ہوں گے.

21 > ↑ Index ↑ → Home Page

کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا !

سورہ المعارج میں اللہ تعالیٰ نے اس وقت (یوم الجزا و سزا) کی حالت کو اس طرح واضح فرمایا ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ

﴿ کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا' حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے. مجرم چاہے گا کہ، اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو' اپنی بیوی کو' اپنے بھائی کو' اپنے قریب ترین خاندان کو جو (دُنیا میں) اسے پناہ دینے والا تھا' اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے' اور یہ تدبیر اسے نجات دلا دے' ...... ہرگز نہیں! ......وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ میں (ضرور ڈالا جائے گا)' جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی' پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی، ہر اس شخص کو جس نے (دُنیا میں) حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری' اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا. المعارج ۱۰-۱۸ ﴾

22 > ↑ Index ↑ → Home Page

اس روز مجرموں کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی !

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے قیامت اور روزِ جزا کے منظر کو اس طرح پیش کیا ہے کہ، ترجمہ

﴿ اس دن جب صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے' کہ ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی' اور آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ دُنیا میں مشکل ہی سے تم نے کوئی دس دن گزارے ہوں گے' ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہوں گے؟ (ہم یہ بھی جانتے ہیں) کہ اس وقت ان میں سے جو زیادہ سے زیادہ محتاط اندازہ لگانے والا ہوگا' وہ کہے گا کہ تمہاری دُنیا کی زندگی ایک دن کی زندگی تھی. طٰہٰ ۱۰۲-۱۰۴ ﴾

23 > ↑ Index ↑ → Home Page

متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دُشمن بن جائیں گے!

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورہ الزخرف میں ارشاد فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دُشمن بن جائیں گے. اس روز ان لوگوں سے' جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے' اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے' کہا جائے گا' اے میرے بندو ! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں' اور نہ ہی تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا' داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں' تمہیں خوش کر دیا جائے گا' ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے' اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی. ...

... ان سے کہا جائے گا کہ تم اب ہمیشہ یہاں رہو گے' تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو' جو تم دُنیا میں کرتے رہے ہو' تمہارے لیے یہاں بکثرت میوے موجود ہیں.......رہے مجرمین! تو وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے. کبھی ان کے عذاب میں کمی نہ ہوگی. اور وہ اس میں مایوس پڑے ہوں گے. ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا' بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ہیں. وہ پکاریں گے'......اے مالک! ......تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے تو اچھا ہے' ...... وہ جواب دے گا' تم یوں ہی پڑے رہو گے' ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے' مگر تم لوگوں میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا. الزخرف ۶۷-۷۸ ﴾

24 > ↑ Index ↑ → Home Page

سب کے درمیان اللہ قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا!

ترجمہ ﴿ جو لوگ ایمان لائے' اور جو یہودی ہوئے' اور جو صابئی' اور نصاریٰ اور مجوسی اور جن لوگوں نے شرک کیا' ان سب کے درمیان اللہ قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا. ہر چیز اللہ کی نظر میں ہے. الحج- ۱۷ ﴾

25 > ↑ Index ↑ → Home Page

UNIVERSAL TALENT & THOUGHTS CREATION !
WhatsApp / Mobile # +92 313 733 7527 | Mail: me@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com
Islamic Informative Worldwide Competitions (IIWC)
اپنی اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع! اسلامی معلوماتی مقابلہ ہر کوئی گھر بیٹھے بالکل مفت حصہ لے سکتا ہے
اسلامی معلوماتی مقابلہ کے ذریعے قرآن و احادیث کے بارے میں، مختلف سوالات و جوابات (MCQs) کی صورت میں، پیغاماتِ ربانی اور سُنت و ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ کی یاددہانی کا پروگرام. جس میں ہر کوئی (خواتین و حضرات) اپنے گھر سے بالکل مفت حصہ لے کر، ہر ہفتے (جمعرات) مختلف کیش انعامات بھی جیت سکتا ہے.
For details WhatsApp / Call Deputy Organizer of IIWC, at +92 313 733 7527 OR visit www.uttcs.com

01 وہ دل پسند عیش میں ہوگا
02 متقیوں کے لیے کامرانی
03 نیک لوگ بڑے مزے میں!
04 متقی سایوں اور چشموں میں
05 نہ ڈرو، نہ غم کرو، خوش ہو جاؤ
06 یقیناً بہترین ٹھکانہ ہے!
07 جنت متقین کے قریب ...
08 جنتی مزے کرنے میں مشغول
09 بہترین اجر ہے عمل کرنے والو!
10 یہی بڑی کامیابی ہے!
11 خوشیاں مناؤ! اپنے سودے پر
12 نعمت بھری جنتوں میں
13 دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی!
14 خدا نے غم دُور کر دیا!
15 متقیوں کی متقی اولاد جنت میں ساتھ!
16 وہ دن ہوگا ہار جیت کا!
17 اے میرے بندو!
18 دُنیا و آخرت بشارت ہی بشارت!
19 جو آتشِ دوزخ سے بچ جائے
20 موت کو ذبح کر دیا جائے گا!
21 بہشتیوں کے لیے ایک بڑی نعمت!

↑ Index ↑ → Home Page

امتحانِ زندگی کے کامیاب اُمیدواروں کا مقام (جنت)

عالم آخرت میں ہمیں اللہ تعالیٰ ہمارے دُنیوی زندگی کے اعمال ناموں کے بارے میں آگاہ فرمائیں گے، وہاں پر ہمیں کسی قسم کی آزمائش سے واسطہ نہیں پڑے گا، بلکہ وہاں پر تو ہمیں امتحانِ زندگی کے نتائج سے واقفیت کرائی جائے گی، اور واضح کر دیا جائے گا کہ کون، کیا کر کے آیا ہے۔ جس طرح عالم آخرت میں ہمیں عمل کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا، اسی طرح اللہ تعالیٰ دُنیوی زندگی میں ہمیں ہمارے اعمال نامے پیش نہیں کرے گا، کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہم نے اس امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کر لی ہے یا نہیں۔ لہٰذا عالم دُنیا میں، ہمارا زمین پر زندگی گزارنے کا اصل مقصد ہی عالم آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیے گئے وعدوں کے مطابق انسانوں کو ان کے دُنیوی اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی، جس کی دو ہی صورتیں ہوں گی۔

ایک صورت تو وہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ بدکردار لوگوں سے ان کی بدکرداری کی وجہ سے ناراض ہونگے اور ان کو دوزخ کی طرف دردناک عذابوں کے لیے دھکیل دیا جائے گا، جیسا کہ پچھلے چند صفحات میں اختصار کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے، اور دوسری صورت وہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں سے ان کی نیک کرداری کی وجہ سے راضی ہو جائیں گے اور اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں کو جنت میں اعلیٰ مقامات اور بہت سے انعامات عطا کر کے راضی کر دیں گے، جیسا کہ پہلے بھی کچھ بیان کیا جا چکا ہے، اور چند اگلے صفحات میں مزید بیان کیا جا رہا ہے۔

تو آیئے میرے دوستو! ابھی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے جانے والے اعلیٰ ترین مقامات اور انعامات کا ذکر کرتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان انسانوں کو عطا فرمائیں گے جنہوں نے اپنی دُنیوی زندگی کا امتحان پاس کیا ہوگا۔

01 > ↑ Index ↑ → Home Page

بس وہ دل پسند عیش میں ہوگا، عالی مقام جنت میں!

جن لوگوں کو روزِ جزا کو ان کے امتحانِ زندگی میں ان کی اعلیٰ کارکردگی کی بنا پر ان کے رزلٹ کارڈ ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ تو بہت ہی خوش ہوں گے، اور خوشی خوشی سے اپنا رزلٹ کارڈ وہاں پر موجود دوسرے لوگوں کو دکھائیں گے اور بڑے فخر سے کہیں گے کہ دیکھو، اور پڑھو، ہمارے نامۂ اعمال کو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقامات کی بشارت بھی دے دیں گے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ

﴿اس وقت جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا، لو دیکھو اور پڑھو، میرا نامہ اعمال، میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔ بس وہ دل پسند عیش میں ہوگا، عالی مقام جنت میں! جس میں پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے، ...... ایسے لوگوں سے کہا جائے گا، کہ مزے سے کھاؤ اور پیو، اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔ الحاقہ ۱۹-۲۴﴾

02 > ↑ Index ↑ → Home Page

یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے!

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں (جو اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرتے ہیں) کے لیے ان کی کامیابی پر ان کے لیے رکھے گئے مقام اور انعام کے بارے میں سورہ النبا میں یوں خوشخبری دی ہے کہ ترجمہ ﴿یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے! باغ اور انگور اور نوخیز اور ہم سن لڑکیاں اور چھلکتے ہوئے جام...... وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے، جزا اور کافی انعام تمہارے رب کی طرف سے اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے، جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان ہر چیز کا مالک ہے، جس کے سامنے کسی کو بولنے کا یارا نہیں۔ النبا ۳۱-۳۷﴾

03 > ↑ Index ↑ → Home Page

بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے خوشخبری دی ہے کہ ترجمہ ﴿بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے، ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے، ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی، جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی، جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں، وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں، اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرّب لوگ شراب پیئں گے، مجرم لوگ دُنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے، جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے۔ اپنے گھروں کو پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے، اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں، حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے، آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان (کفّار) کا حال دیکھ رہے ہیں...... مل گیا نا کافروں کو ان حرکتوں کا ثواب، جو وہ کیا کرتے تھے۔ المطففین ۲۲-۳۶﴾

04 > ↑ Index ↑ → Home Page

متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے متقی لوگوں کے لیے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں، اور جو پھل وہ چاہیں (ان کے لیے حاضر ہیں) کھاؤ اور پیو مزے سے، اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو، ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ المرسلٰت ۴۱-۴۴﴾

نہ ڈرو' نہ غم کرو' اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد اس پر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے' یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں• نہ ڈرو' نہ غم کرو' اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے' ہم اس دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں' اور آخرت میں بھی' وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا' اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی' یہ ہے سامانِ ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے• حٰم سجدہ ۳۰-۳۲ ﴾

متقی لوگوں کے لیے یقیناً بہترین ٹھکانہ ہے!

جن لوگوں نے امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کر لی' ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ کے پاس یقیناً بہترین ٹھکانہ ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار اور مختلف انداز میں ذکر فرمایا ہے' تا کہ لوگ اس بہترین ٹھکانے کو حاصل کرنے کے لیے اس زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق' رسول اللہ ﷺ کی اِتباع کرتے ہوئے گزاریں• جیسا کہ سورہ ص میں ارشادِ ربانی، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ متقی لوگوں کے لیے یقیناً بہترین ٹھکانہ ہے' ہمیشہ رہنے والی جنتیں' جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے' ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے' ...... خوب میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے' اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی' یہ وہ چیزیں ہیں' جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے' یہ ہمارا رزق ہے' جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے• ص ۴۹-۵۴ ﴾

جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی!

اللہ تعالیٰ سورہ ق کی آیات نمبر ۳۱-۳۵ میں جنت کے مستحق لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ **جنت** متقین کے قریب لے آئی جائے گی، کچھ بھی دُور نہ ہوگی' ارشاد ہوگا کہ یہ ہے وہ چیز جس کا تم سب سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص سے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا• جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا تھا' جو دل گرویدہ لیے ہوئے آیا ہے• داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ' وہ دن حیات ابدی کا دن ہوگا وہاں ان کے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ہے ان کے لیے• ق ۳۱-۳۵ ﴾

آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہوں گے!

ترجمہ ﴿ آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہوں گے' وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں' مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے' ہر قسم کی لذیز چیزیں کھانے پینے کے لیے وہاں ان کے لیے موجود ہیں' اور جو کچھ وہ طلب کریں گے وہ ان کے لیے وہاں حاضر ہے• ربِ الرحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا گیا ہے• سورہ یٰسین ﴾

بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے!

ترجمہ ﴿ جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے' انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور جنت کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے' تو اس کے منتظمین (یعنی جنت کا انتظام چلانے والے فرشتے) ان سے کہیں گے' سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے' داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے• اور وہ (جنتی لوگ) کہیں گے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا' اب ہم جنت میں یہاں چاہیں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں' پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے' اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کر رہے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ چکا دیا جائے گا' اور پکار دیا جائے گا کہ حمد ہے اللّٰہ ربّ العالمین کے لیے• الزمر ۷۳-۷۵ ﴾

یہی بڑی کامیابی ہے!

﴿ متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں' حریر و دیبا کے لباس پہنے' آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے' یہ ہوگی ان کی شان' اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے' وہاں وہ اِطمینان سے ہر طرح کی لذیز چیزیں طلب کریں گے' وہ موت کا مزہ کبھی نہ چکھیں گے' بس دُنیا میں جو موت آ چکی سو آ چکی' اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے انہیں بچا دے گا' یہی بڑی کامیابی ہے! الدّخان ۵۱-۵۷ ﴾

پس خوشیاں مناؤ ! اپنے اس سودے پر' جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے!

قرآن پاک کی سورہ التوبہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے نفس اور مال' جنت کے بدلے خرید لینے اور ان سے کیے گئے پختہ وعدے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ﴿ **حقیقت** یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال، جنت کے بدلے خرید لیے ہیں' وہ اللہ کی راہ میں لڑتے، مارتے اور مرتے ہیں• ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے، تورات، انجیل اور قرآن میں' اور کون ہے' جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو ؟ پس خوشیاں مناؤ ! اپنے اس سودے پر' جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے' یہی سب سے بڑی کامیابی ہے• التوبہ – ۱۱۱ ﴾

حدیث > حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے، اندھے کنوئیں میں جو کافر بدر کے دن ڈال دیئے گئے تھے ان کو جھانکا' اور فرمایا' تمہارے مالک نے جو سچا وعدہ تم سے کیا تھا' وہ تم نے پایا. لوگوں نے عرض کیا' آپ ﷺ مُردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے' البتہ وہ جواب نہیں دے سکتے. (صحیح بخاری)

حدیثِ نبوی ﷺ ⇦ تم اپنے رب کو علانیہ دیکھو گے• (بخاری)

<<<------ ----- -------------------->>>··{ 07 }··<<<------ ------ --------------->>>

12 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

وہی تو مقرب لوگ ہیں' نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے !

ترجمہ ﴿ آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں' وہی تو مقرب لوگ ہیں' نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے' اگلوں میں بہت ہوں گے' پچھلوں میں سے کم' مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں ہوں گے' ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لیے دوڑے پھرتے ہوں گے' جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا اور نہ ہی ان کی عقل میں فتور آئے گا' اور ان کے سامنے طرح طرح کے لذیز پھل پیش کریں گے' اور ان کے لیے خوب صورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی' ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی' یہ سب کچھ ان کو ان کے اعمال کی جزا کے طور پر ملے گا' جو وہ دُنیا میں کرتے رہے تھے• وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہیں سنیں گے' جو بات بھی ہوگی ٹھیک ہوگی• الواقعہ ١٠-٢٦ ﴾

13 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

دائیں بازو والے' دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا !

ترجمہ ﴿ دائیں بازو والے' دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا' وہ بے خار بیریوں' تہہ بہ تہہ چڑھے ہوئے کیلوں' اور دُور دُور تک پھیلی ہوئی چھاؤں' اور ہر دم رواں پانی' اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے• ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے' اور انہیں باکرہ بنا دیں گے' وہ اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سِن ہوں گی' یہ سب کچھ دائیں بازو والوں کے لیے ہے' وہ اگلوں میں سے بہت ہوں گے' اور پچھلوں میں سے بھی بہت• الواقعہ ٢٧-٤٠ ﴾

14 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

شکر ہے اس خدا کا جس نے غم دُور کر دیا!

امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے والوں کے لیے جنت میں رکھے گئے مقامات میں داخل کرتے وقت' ان لوگوں کی اس وقت کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے سورت فاطر میں فرمایا ہے کہ ترجمہ ﴿ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں' جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے' وہاں ان کو سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا' وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے غم دُور کر دیا' یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا ہے اور قدر فرمانے والا ہے' جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا' اب یہاں نہ کوئی ہمیں مشقت پیش آتی ہے اور نہ تھکان لاحق ہوگی• فاطر ٣٤-٣٥ ﴾

15 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

متقیوں کی متقی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے !

آیئے دوستو ! اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے نازل کیے گئے اس پیغام پر غور کریں' جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو اس دُنیوی زندگی میں پیش آنے والی آزمائشوں میں کامیابی پر نہایت اہم خوشخبری دی ہے• جس میں یہ واضح فرما دیا ہے کہ جو لوگ اس دُنیا میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور ان کی اولاد بھی ایمان لا کر کسی حد تک ان کے نقشِ قدم پر چلی ہے' ان کی اس اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے' یعنی اگر اولاد اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگی' اور ان کے والدین جنت میں ان سے اعلیٰ درجے پر فائز ہوئے تو اولاد کو بھی اس اعلیٰ درجے میں ان کے والدین کے ساتھ ملا دیں گے' **شرط** یہ ہے کہ والدین اور ان کی اولاد دونوں ہی اہلِ ایمان ہوں اور نیک عمل کرتے رہے ہوں• اس کے علاوہ اور بھی بہت سے انعامات اور عیش و عشرت کی چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت میں رکھی ہیں جو کبھی بھی ختم نہ ہوں گی' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ الطّور میں ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ...

﴿ متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں رہیں گے' لطف لے رہے ہوں گے' ان چیزوں سے جو ان کا رب انہیں دے گا• اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا' ان سے کہا جائے گا' کھاؤ پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے صلہ میں جو تم دُنیا میں کرتے رہے ہو• وہ آمنے سامنے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے' جو لوگ ایمان لائے ہیں' اور ان کی اولاد بھی کسی درجۂ ایمان میں ان کے نقشِ قدم پر چلی ہے' ان کی اس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے• ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے' ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت' جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا' خوب دیئے چلے جائیں گے' وہ ایک دوسرے سے جامِ شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے' جس میں نہ یاوہ گوئی ہوگی' اور نہ ہی بدکرداری' اور ان کے لیے وہ لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے' جو ان کے لیے مخصوص ہوں گے' ایسے خوب صورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی' یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دُنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے' یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے' آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا سے بچا لیا' ہم پچھلی زندگی میں اسی سے دعائیں مانگتے تھے' وہ بڑا ہی محسن اور رحیم ہے• الطّور ١٧-٢٨ ﴾

پیغام ربانی > ﴿سنو! جس دن منادی کرنے والا (ہر شخص کے) قریب سے ہی پکارے گا' جس دن سب لوگ آوازہء حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہوں گے' وہ زمین سے مردوں کے نکلنے کا دن ہوگا. ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں' اور ہماری طرف سے اس دن سب کو پلٹنا ہے' جب زمین پھٹے گی اور لوگ اس کے اندر سے نکل کر تیز تیز بھاگے جا رہے ہوں گے. یہ حشر ہمارے لیے بہت آسان ہے. (ق ۴۲-۴۴)﴾

16 > ↑ Index ↑ → Home Page

وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا!

یوم الحساب کو اللہ تعالیٰ سب کو اکٹھا کرے گا اور واضح کر دے گا کہ اس دن کس کی کامیابی ہے' یعنی لوگوں نے دُنیا میں کیا کیا کھویا ہے اور کیا کیا پایا ہے• حقیقت میں اس دن جس کی جیت ہوگی' وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جیت جائے گا' یعنی اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہنے کے لیے بشارت اور اجازت دے دیں گے' اور اس دن جس کی ہار ہوئی' وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہار گیا ہوگا' کیونکہ اس کا ٹھکانہ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ اور دردناک عذاب میں ہوگا• یقیناً اس روز دُنیوی دوستیاں' رشتہ داریاں اور عقیدت و محبت وغیرہ سب کی سب دُشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی• وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورت التغابن میں اپنے بندوں کو اس دن کی کیفیت کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے کہ ترجمہ...

﴿جب اجتماع کے دن وہ (اللہ تعالیٰ) تم سب کو اکٹھا کرے گا' وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جھاڑ دے گا' اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا' جن کے نیچے نہریں بہتی ہوئی ہوں گی' یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے• اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ دوزخ کے باشندے ہوں گے' جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے' اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے• التغابن ۹-۱۰﴾

17 > ↑ Index ↑ → Home Page

اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں' اور نہ ہی تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا

﴿وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دُشمن بن جائیں گے' اس روز ان لوگوں سے' جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے' اور مطیعِ فرمان بن کر رہے تھے' کہا جائے گا' اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں' اور نہ ہی تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا' داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں' تمہیں خوش کر دیا جائے گا' ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے' اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی• ان سے کہا جائے گا کہ تم اب ہمیشہ یہاں رہو گے' تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو' جو تم دُنیا میں کرتے رہے ہو' تمہارے لیے یہاں بکثرت میوے موجود ہیں• (سورہ الزخرف)

18 > ↑ Index ↑ → Home Page

دُنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں اُن کے لئے بشارت ہی بشارت!

ترجمہ ﴿سنو! جو اللہ کے دوست ہیں' جو ایمان لائے' اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا' اُن کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے• دُنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں اُن کے لئے بشارت ہی بشارت ہے• اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں• یہی بڑی کامیابی ہے• یونس ۶۲-۶۴﴾

19 > ↑ Index ↑ → Home Page

کامیاب دراصل وہ ہے' جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے' اور جنت میں داخل کر دیا جائے!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے ایک اور پیغام میں انسان کی حقیقی کامیابی و کامرانی اور اس دُنیا کی اصل حقیقت و حیثیت کو بڑے مختصر سے انداز میں فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ...... ﴿آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے' اور تم سب اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو'...... کامیاب دراصل وہ ہے' جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے' اور جنت میں داخل کر دیا جائے...... رہی یہ دُنیا' یہ محض ایک فریب کی چیز ہے• آل عمران - ۱۸۵﴾

20 > ↑ Index ↑ → Home Page

موت کو دوزخ اور بہشت کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا!

حدیث آپ ﷺ نے فرمایا' جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے' اس وقت موت کو لے کر آئیں گے' اور دوزخ اور بہشت کے درمیان میں اس کو ذبح کر دیں گے• پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) یوں پکارے گا' بہشتیو! اب تم کو موت نہیں ہے' دوزخیو! اب تم کو موت نہیں ہے' اس وقت بہشتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا• (صحیح بخاری)

21 > ↑ Index ↑ → Home Page

بہشتیوں کے لیے سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت!

حدیث آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا (فرمائے گا) بہشتیو! وہ عرض کریں گے' پروردگار حاضر جو ارشاد ہو' فرمائے گا' اب تم خوش ہوئے' عرض کریں گے' اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو نہیں دیں' ارشاد ہوگا' اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت سے تم کو سرفراز کرتا ہوں' عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی یا اللہ! ارشاد ہوگا' میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں' اب میں کبھی تم پر غصے نہ ہوں گا. (صحیح بخاری)

22 > ↑ Index ↑ → Home Page

UNIVERSAL TALENT & THOUGHTS CREATION !
WhatsApp / Mobile # +92 313 733 7527 | Mail: me@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com
Islamic Informative Worldwide Competitions (IIWC)
اپنی اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع! اسلامی معلوماتی مقابلہ ہر کوئی گھر بیٹھے بالکل مفت حصہ لے سکتا ہے
اسلامی معلوماتی مقابلہ کے ذریعے قرآن و احادیث کے بارے میں، مختلف سوالات و جوابات (MCQs) کی صورت میں، پیغاماتِ ربانی اور سنت و ارشاداتِ رسول اللہ ﷺ کی یاددہانی کا پروگرام. جس میں ہر کوئی (خواتین و حضرات) اپنے گھر سے بالکل مفت حصہ لے کر، ہر ہفتے (جمعرات) مختلف کیش انعامات بھی جیت سکتا ہے.
For details WhatsApp / Call Deputy Organizer of IIWC, at +92 313 733 7527 OR visit www.uttcs.com

امتحان زندگی کے ناکام اُمیدواروں کا ٹھکانہ (دوزخ) !

فہرست عنوانات

01	اہل جنت واہلِ دوزخ کی گفتگو !	02	انہیں آگ میں جھونکیں گے !	03	ان پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت !	04	کفر کیا تو جہنم کا عذاب !
05	گھبرائے پھر رہے ہوں گے !	06	لو، سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو !	07	کھولتا ہوا پانی، پیپ، اور لہو !	08	آگ چہروں کی کھال چاٹ..!
09	نہ کوئی دوست، نہ کوئی شفیع !	10	ہاتھ پاؤں زنجیروں میں جکڑے !	11	آگ کے لباس کاٹے جاچکے ہیں !	12	پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹا..
13	ویسا ہی بدلا، جیسے عمل تھے !	14	مارے گئے قیاس وگمان سے حکم..	15	جہنم ایک گھات، سرکشوں کا ٹھکانہ !	16	تباہی ہے جھٹلانے والوں کے لیے !
17	کاش ! نامۂ اعمال نہ ہی دیا ہوتا !	18	وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے ..	19	بڑا بُرا ٹھکانہ، متکبروں کے لیے !	20	بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تُو !
21	پھینک دو جہنم میں، ہر کٹے کافر کو..	22	دوزخ میں عورتیں بہت ہیں .	23	کہا تھا شرک نہ کرنا' تو نے شرک کیا.	24	آتش دوزخ سے بچنا کامیابی ہے .

01 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

امتحان زندگی کے ناکام اُمیدواروں کا ٹھکانہ (دوزخ) !

اہلِ جنت واہلِ دوزخ' اور اصحاب الاعراف کی گفتگو !

آیئے دوستو ! ابھی عالم آخرتِ میں اہلِ جنت واہلِ دوزخ' اور اصحاب الاعراف (یعنی وہ لوگ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں دونوں برابر برابر ہوں گی' وہ لوگ جنت اور دوزخ کے درمیان میں ایک اوٹ یعنی ایک بلند جگہ ہے' جس پر وہ موجود ہوں گے اور اپنی کامیابی یا ناکامی کی خبر سننے کے منتظر ہوں گے) ان تینوں گروہوں کے لوگوں کی آپس کی مختصر سی گفتگو کو نقل کرتے ہیں• جس سے ہمیں بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہاں پر انسان کی قوتوں کا پیانہ کس قدر اللہ تعالٰی وسیع فرما دے گا ؟ اور وہاں کا منظر کیا ہوگا ؟ سورہ الاعراف میں اللہ تعالٰی نے اس منظر کو بیان فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ...

﴿پھر یہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے' کہ ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پالیا ہے' جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے' کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا ؟ جو تمہارے رب نے تم سے کیے تھے• وہ جواب دیں گے' ہاں ! تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا' کہ خدا کی لعنت ہو ان ظالموں پر' جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے' اور آخرت کے منکر تھے (ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہوگی' جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے' یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پہچانتے گے' اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے' کہ سلامتی ہو تم پر' یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے' مگر اس کے اُمیدوار ہوں گے اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی' تو کہیں گے' کہ اے ہمارے رب ! ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا' پھر یہ اعراف والے لوگ دوزخ کی چند بڑی شخصیات کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے' دیکھ لیا تم نے' آج تمہارے جتھے تمہارے کسی کام نہ آئے' اور نہ ہی وہ سازوسامان جن کو تم (دُنیا میں) بڑی چیز سمجھتے تھے اور کیا یہ اہلِ جنت وہی لوگ نہیں ہیں؟ جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو خدا اپنی رحمتوں سے کچھ بھی نہ دے گا' آج انہی سے کہا گیا ہے داخل ہو جاؤ جنت میں' تمہارے لیے نہ خوف ہے' نہ رنج اور دوزخ کے لوگ جنت والوں سے پکاریں گے' کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو' یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اُسی میں سے کچھ پھینک دو. وہ (جنتی لوگ) جواب دیں گے، کہ اللہ تعالٰی نے یہ دونوں چیزیں ان منکرینِ حق پر حرام کردی ہیں' جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا' اور جنہیں دُنیا کی زندگی نے فریب میں رکھا تھا. اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اِس دن کی ملاقات کو بھولے رہے' اور ہماری آیات کا انکار کرتے رہے . الاعراف ۴۴-۵۱﴾

02 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے !

ترجمہ ﴿جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کردیا ہے' انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال جل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں . النساء-۵٦﴾

03 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت !

ترجمہ ﴿جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا اور کفر کی حالت ہی میں جان دے دی' ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے• اسی لعنت زدگی کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے' نہ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں پھر کوئی دوسری مہلت دی جائے گی• البقرہ ١٦١ - ١٦٢﴾

04 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا' ان کے لیے جہنم کا عذاب !

جن لوگوں نے اس دُنیوی زندگی کو اپنی خواہشاتِ نفس وخود ساختہ تعصّبات اور اپنے قیاس وگمان کے مطابق گزارہ' اور اللہ تعالٰی کی طرف سے دیا گیا موقع ضائع کر کے اپنے نام ظالموں اور کفر کرنے والوں میں لکھوا لیے• انہوں نے اللہ تعالٰی کی طرف سے بار بار کی جانے والی یاددہانی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے' خود ہی خود پر ظلم کیا' اور آخرت میں اپنا ٹھکانہ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کو بنایا• کیونکہ قرآن پاک میں اللہ نے بار بار یہ بات دُھرائی ہے' کہ روزِ جزا میں کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا' ویسا ہی اجر ملے گا جیسا کہ کسی نے عمل کیا ہوگا• اللہ تعالٰی کی اس سے مراد بھی یہی ہے' کہ اگر انسان اچھا عمل کرے گا' تو اس کے لیے نہایت ہی اعلٰی مقام' یعنی جنت میں آرام دہ اور پُرسکون وابدی رہائش ہوگی• اگر کوئی جان بوجھ کر' علم رکھتے ہوئے' بار بار سمجھائے جانے کے باوجود' بُرے کام کرتا ہوا زندگی گزار کر آئے گا' تو اس کے لیے اس کے بُرے اعمال کے بدلے میں بُرا ٹھکانہ' یعنی دوزخ کے طرح طرح کے دردناک اور خوفناک عذاب ہوں گے' جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مبتلا رہے گا. سورت الملک میں ارشادِ ربانی، جس کا ترجمہ ہے کہ ...

﴿جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا' ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے' جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس (جہنم) کے دھاڑنے کی ہولناک آوازسنیں گے' اور وہ جوش کھا رہی ہوگی' شدتِ غضب سے پھٹی جا رہی ہوگی' ہر بار جب کوئی انبوہ اس میں ڈالا جائے گا' اس (جہنم) کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے' کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا ؟ وہ جواب دیں گے' ہاں خبردار کرنے والا آیا تھا' مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا' اور کہا' کہ اللہ تعالٰی نے کچھ بھی نہیں نازل کیا ہے' تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو، وہ کہیں گے کہ کاش ! ہم سنتے ! یا سمجھتے ! تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے' اس طرح وہ اپنے قصور کا خود ہی اعتراف کرلیں گے.

لعنت ہے ایسے دوزخیوں پر. الملک ٦-١١﴾

05 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

کاش ! تم دِیکھو انہیں اس وقت جب یہ گھبرائے پھر رہے ہوں گے !

اس دُنیوی زندگی کے آزمائشی موقع کو ضائع کرنے والوں کی آخرت میں حالت اور کیفیت کا ذکر سورہ سَبَـــا میں ارشاد فرمایا گیا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ کاش ! تم دیکھو انہیں اس وقت جب یہ لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے' اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے' بلکہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے' اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے' حالاں کہ اب دور نکلی ہوئی چیز کہاں ہاتھ آ سکتی ہے' اس سے پہلے یہ کفر کر چکے تھے' اور بلا تحقیق دُور دُور کی کوڑیاں لایا کرتے تھے ۰ سَبَا ۵۱-۵۳﴾

06 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

لو، اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو!

ترجمہ ﴿دردناک سزا کی خوشخبری دے دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں ۰ اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ۰ ایک دن آئے گا اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا ۰ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا' لو، اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو ! التوبہ ۳۴-۳۵﴾

07 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

سرکش مزہ چکھیں کھولتے ہوئے پانی، پیپ، لہو اور دوسری تلخیوں کا !

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿سرکشوں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے' جہنم' جس میں وہ جھلسے جائیں گے' بہت ہی بُری قیام گاہ ہے' یہ ہے ان کے لیے پس وہ مزہ چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ اور لہو' اور اسی طرح کی دوسری تلخیوں کا. ص ۵-۵۸﴾

08 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی !

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿پھر یونہی صور پھونک دیا گیا' ان کے درمیان کوئی رشتہ نہ رہے گا' اور نہ ہی وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے' اس وقت جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال دیا' وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے' آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے. کیا تم وہی لوگ نہیں ہو ؟ کہ تمہیں میری آیات سنائی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے' وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی' ہم واقعی گمراہ لوگ تھے' اے پروردِگار ! اب ہم کو یہاں (جہنم) سے نکال دے' پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے. اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' دُور ہو میرے سامنے سے' پڑے رہو اس میں' اور مجھ سے بات نہ کرو' تم وہی لوگ تو ہو' کہ میرے بندے، جب کہتے تھے کہ اے میرے پروردِگار' ہم ایمان لائے ہمیں معاف کردے' ہم پر رحم کر' تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے' تو تم نے ان کا مذاق بنالیا' یہاں تک کہ ان کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں (اللہ تعالیٰ) بھی کوئی ہوں' اور تم ان پر ہنستے رہے' آج ان کے صبر کا میں نے ان کو یہ پھل دیا' کہ وہ کامیاب ہیں' پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا؟ کہ بتاؤ تم دُنیا میں کتنے سال رہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں' شمار کرنے والوں سے پوچھ لیں. ارشاد ہوگا ! تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو نا ! کاش ! یہ تم نے اس وقت جانا ہوتا ! کیـــا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا' کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے' اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے ؟ المومنون ۱۰۱-۱۱۵﴾

09 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع !

جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿اے نبی ﷺ ڈراؤ ان کو اس دن سے جو قریب آ لگا ہے جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے یہ لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہوں گے' ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے ۰ المومنون - ۱۸﴾

10 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

مجرموں کے ہاتھ پاؤں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے !

یوم الحساب کے وقت مجرموں کی حالت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ ابــراہیــم کی آیات نمبر ۴۸-۵۱ میں واضح فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ ڈراؤ انہیں اس دن سے جب کہ زمین و آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے، اور سب کے سب واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے' اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے، زنجیروں میں ان کے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہوں گے' تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے' یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ہر متـــنـــفـــس کو، اس کے کیے کا بدلہ دے گا. اللہ کو حساب لینے میں کچھ دیر نہیں لگتی. ابراہیم ۴۸-۵۱ ﴾ یعنی جو لوگ دُنیوی زندگی میں اللہ کی نافرمانی کرتے تھے، وہ اس دن اللہ کے مجرم ہوں گے، اور اللہ ان کے بُرے اعمال کے بدلے میں ان کو سزا دے گا.

11 > ↑ Index ↑ ➞ Home Page

کفر کرنے والوں کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں !

ترجمہ ﴿وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں' ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے، اور ان کی خبر لینے کے لیے گرز ہوں گے، جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ ۰ الحج ۱۹-۲۲﴾

12 > ↑ Index ↑ → Home Page

مجرموں کو پیشانی کے بال پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا !

سورہ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان
لیے جائیں گے' اورانہیں پیشانی کے بال پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا' اس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے'
(اس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جن کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے' اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے
درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے. الرحمٰن ۴۱-۴۴ ﴾

13 > ↑ Index ↑ → Home Page

تمہیں ویسا ہی بدلا دیا جائے گا' جیسے تم عمل کرتے تھے !

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿ تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے' جو
آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں' جس دن ان کو دھکے مار مار کر نارِ جہنم کی طرف لے چلا
جائے گا' اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے' اب بتاؤ ؟ کہ یہ جادو ہے ؟ یا
تمہیں سوجھ نہیں رہا ؟ جاؤ......اب جھلسو، اس کے اندر' (اب) تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو' تمہارے لیے
یکساں ہے' تمہیں ویسا ہی بدلا دیا جارہا ہے' جیسے تم عمل کرتے تھے. الطور ۱۱-۱۶ ﴾

14 > ↑ Index ↑ → Home Page

مارے گئے قیاس وگمان سے حکم لگانے والے !

کچھ لوگ اس دُنیا میں اپنے اپنے وہم اور قیاس وگمان کے مطابق انسانی زندگی کا مقصد اخذ کر کے زندگی گزارتے ہیں'
جبکہ ایسا کرنا ہرگز غلط اور نہایت نقصان دہ اور بربادی کی بات ہے' لہٰذا انسان کو چاہیے کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد
جانے' یعنی حقیقت کی تلاش کرے' خوب غور وفکر کرے' اللہ تعالیٰ کی آیات اور نظامِ کائنات کی ہر ہر چیز کے بارے میں
سوچے' کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ ان کا خالقِ حقیقی کون ہے؟ ان کا خاتمہ کب اور کیسے ہوگا؟ یہ زمین و آسمان کس نے بنائے
؟ اور کس لیے بنائے؟ اسی طرح کے اور بہت سے سوالات ہیں' جن پر غور وفکر کرتے رہنا چاہیے. اس نظریہ سے کہ ان
سب کی تخلیق کا اصل مقصد معلوم ہو سکے اور اس کی حقیقت کے بارے میں بھی غور وفکر کرتے رہنا چاہیے' ورنہ قیاس وگمان کے
مطابق اخذ شدہ انسانی زندگی کے مقصد کے مطابق، اگر زندگی گزار کر اللہ رب العالمین کے حضور پیش ہوئے، تو ان لوگوں
کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ الـــــــذریٰـــــــت میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ ... ترجمہ
﴿ مارے گئے قیاس وگمان سے حکم لگانے والے' جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں' پوچھتے ہیں کہ آخر
روزِ جزا کب آئے گا؟ وہ اس روز آئے گا' جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے' (ان سے کہا جائے گا) اب چکھو
مزہ اپنے فتنے کا' یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم (لوگ) جلدی مچا رہے تھے. الذریٰت ۱۰-۱۴ ﴾

15 > ↑ Index ↑ → Home Page

درحقیقت جہنم ایک گھات ہے سرکشوں کا ٹھکانہ !

قرآن پاک کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی سزا کی کیفیت کو کچھ اس طرح بیان فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ
... ﴿ درحقیقت جہنم ایک گھات ہے سرکشوں کا ٹھکانہ ! جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے' اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور
پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے' کچھ ملے گا تو گرم پانی اور زخموں کا دھون (ان کے کرتوتوں) کا پورا بدلہ'
وہ کسی حساب کی توقع نہ رکھتے تھے' اور ہماری آیات کو انہوں نے بالکل جھٹلا دیا تھا' اور حال یہ تھا کہ ہم نے ہر چیز گن گن
کر رکھی تھی' اب چکھو مزہ' (اب) ہم تمہارے لیے عذاب کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کریں گے۔ النباء ۲۱-۳۰ ﴾

16 > ↑ Index ↑ → Home Page

تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے !

ترجمہ ﴿ چلو ! اب اسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے' چلو ! اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے'
نہ ٹھنڈک پہنچانے والا، اور نہ ہی آگ کی لَپَـــٹ سے بچانے والا' وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی، (جو
اچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی) گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں' تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے. یہ وہ دن ہے،
جس میں وہ کچھ نہ بولیں گے' اور نہ ہی ان کو موقع دیا جائے گا کہ کوئی عذر پیش کریں' تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں
کے لیے. یہ فیصلے کا دن ہے' ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو جمع کر دیا ہے' اب اگر تم کوئی چال،
میرے مقابلے میں چل سکتے ہو' تو چل دیکھو! تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ المرسلٰت ۲۹-۴۰ ﴾

17 > ↑ Index ↑ → Home Page

کاش ! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ ہی دیا ہوتا !

جن لوگوں نے امتحانِ زندگی کو فیل کیا ہوگا' یعنی دُنیا میں رہنے کی مہلت جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی تھی' اس کے
دوران اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی آزمائش میں کامیابی حاصل نہ کر سکے ہوں گے' تو ایسے لوگوں کے لیے روزِ جزا
کو ان کی اس دُنیوی آزمائش میں کارکردگی کے رزلٹ کارڈ' جب ان کو ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے' تو
اس وقت ان مجرمین کی جو کیفیت ہوگی اسے اللہ تعالیٰ نے سورہ الحاقه میں بیان فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ ...
﴿ جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' وہ کہے گا' کاش ! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ ہی دیا ہوتا' اور
میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے' کاش ! میری وہی موت (جو مجھے دُنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی' آج میرا مال
میرے کچھ کام نہ آیا' میرا سارا اقتدار ختم ہوگیا'...... (حکم ہوگا) پکڑو اِسے ! اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو'
پھر اس کو ستر (۷۰) ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو' یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لایا تھا' اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کو
ترغیب دیتا تھا' لہٰذا آج نہ یہاں اس کا کوئی یار وغم خوار ہے اور نہ زخموں کے دھون کے سوا کوئی کھانا' جسے خطا کاروں
کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔ الحاقه ۲۵-۳۷ ﴾

حدیثِ نبوی ﷺ ⇦ جو شخص ان بیٹیوں کی پیدائش سے آزمائش میں ڈالا جائے، اور پھر وہ ان سے نیک سلوک کرے، تو یہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔ (بخاری و مسلم)

<<<------ ----- ------------>>>··{03}··<<<-- ----- ------------>>>

18 > ↑ Index ↑ → Home Page

وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے، کہ اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے!

جو لوگ دُنیا میں کفر کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابِ ہدایت سے منہ موڑتے رہے اور اپنی خواہشات کی پیروی کر کے زندگی گزارتے رہے، تو آخرت میں جب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کے بدلہ میں جہنم کی آگ میں عذاب کے لیے پھینکے گے، تو ان کی وہاں دوزخ میں جو حالت ہوگی اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ فاطر میں یوں بیان فرمایا کہ ... ترجمہ ﴿جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان کا قصہ پاک کر دیا جائے گا کہ مر جائیں، اور نہ ہی ان کے لیے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔ اس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو، وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے، کہ اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے! تاکہ ہم نیک عمل کریں، ان اعمال سے مختلف جو پہلے ہم کرتے رہے تھے۔ (انہیں جواب دیا جائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی؟ کہ جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو لے سکتا تھا، اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آچکا تھا، اب مزہ چکھو، ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔ فاطر ۳۶-۳۷﴾

19 > ↑ Index ↑ → Home Page

بڑا ہی بُرا ٹھکانہ ہے یہ متکبروں کے لیے!

ترجمہ ﴿اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ سب مر کر گر جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہے، پھر ایک دوسرا صور پھونکا جائے گا اور یکا یک سب اُٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اپنے رب کے حکم سے نور سے چمک اٹھے گی، کتابِ اعمال لا کر رکھ دی جائے گی، انبیاءؑ اور تمام گواہ لا کر حاضر کر دیئے جائیں گے، لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا، اور ہر متنفّس کو جو کچھ بھی اس نے عمل کیا تھا اس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا، لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے۔ اس فیصلے کے بعد جنہوں نے کفر کیا تھا، وہ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے، اور اس (دوزخ) کے کارندے (وہاں کام کرنے والے فرشتے) ان (دوزخیوں) سے کہیں گے، کیا تمہارے پاس اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے؟ جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت میں تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا، وہ جواب دیں گے، ہاں، آئے تھے، مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا۔ کہا جائے گا داخل ہو جاؤ اس کے دروازوں میں۔ یہاں تمہیں اب ہمیشہ رہنا ہے، بڑا ہی بُرا ٹھکانہ ہے یہ متکبروں کے لیے! الزمر ۶۸-۷۲﴾

20 > ↑ Index ↑ → Home Page

بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تُو!

سورہ الدخان میں اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی تخلیق کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے آخرت میں گناہ گاروں کی سزا، اور خدا ترس لوگوں کی رہائش کے لیے پُر امن اور اعلیٰ مقام کی مختصر انداز میں کچھ یوں منظر کشی فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ ہے کہ ... ﴿یہ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی چیزیں ہم نے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنائی ہیں، ان کو ہم نے برحق پیدا کیا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں، ان سب کے اُٹھائے جانے کے لیے طے شدہ وقت، فیصلے کا دن ہے، وہ دن جب کوئی عزیز قریب اپنے کسی عزیز قریب کے کچھ بھی کام نہ آئے گا، اور نہ کہیں سے انہیں مدد پہنچے گی، سوا اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم کرے، وہ زبردست اور رحیم ہے۔ زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا، تیل کی تلچھٹ جیسا، پیٹ میں اس طرح جوش کھائے گا، جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے، (حکم ہوگا) پکڑو اسے! اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ، اس کو جہنم کے بیچوں بیچ، اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب، (اور اللہ تعالیٰ فرمایا گا)...... چکھ اس کا مزہ! بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تُو! یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے۔ الدّخان ۳۸-۵۰﴾

21 > ↑ Index ↑ → Home Page

پھینک دو جہنم میں، ہر گٹے کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا!

ترجمہ ﴿ہر شخص اس حال میں آ گیا کہ اس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے، اور ایک گواہی دینے والا (فرشتہ)، اس چیز کی طرف سے (جس سے) تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا، جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا، اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے، اس کے ساتھی نے عرض کیا، یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے، حکم دیا گیا، پھینک دو جہنم میں، ہر گٹے کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا! خیر کو روکنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا تھا، شک میں پڑا ہوا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا تھا، ڈال دو اسے سخت عذاب میں، اس کے ساتھی نے عرض کیا، خداوندا! میں نے اس کو سرکش نہیں بنایا، بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا، جواب میں ارشاد ہوگا، میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجامِ بد سے خبردار کر چکا تھا، میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی، اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں۔ وہ دن جبکہ ہم جہنم سے پوچھیں گے؟ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے؟ سورہ ق ۲۱-۳۰﴾

22 > ↑ Index ↑ → Home Page

حدیث آپ ﷺ نے فرمایا میں نے شبِ معراج میں (یا خواب میں) میں بہشت کو جھانکا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کے اکثر لوگ وہ ہیں جو (دُنیا میں) فقیر اور محتاج تھے، اور میں نے دوزخ کو جھانکا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں عورتیں بہت ہیں۔

(صحیح بخاری)

23 > ↑ Index ↑ → Home Page

کہا تھا شرک نہ کرنا' لیکن تو نے شرک کیا.

حدیث ... آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا' جس دوزخی کو سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہوگا (یعنی ابوطالب کو) .اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا مال واسباب ہو' کیا تو اپنی چھڑائی میں دے دے گا' وہ کہے گا بے شک دے دوں گا' (جان ہے تو جہان ہے) اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا' ارے ! میں نے اس کی بہ نسبت بہت سہل بات چاہی تھی جب تو آدمؑ کی پشت میں تھا' میں نے یہ کہا تھا (تو دُنیا میں جا کر) شرک نہ کرنا' لیکن تو نے نہ مانا' آخر شرک کیا. (صحیح بخاری)

24 > ↑ Index ↑ → Home Page

کامیاب دراصل وہ ہے' جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے' اور جنت میں داخل کردیا جائے !

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے ایک اور پیغام میں انسان کی حقیقی کامیابی وکامرانی اور اس دُنیا کی اصل حقیقت وحیثیت کو بڑے مختصر سے انداز میں فرمایا، جس کا ترجمہ ہے کہ...... ﴿آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے' اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو'...... **کامیاب** دراصل وہ ہے' جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے' اور **جنت** میں داخل کردیا جائے. ......رہی یہ دُنیا' یہ محض ایک **فریب** کی چیز ہے• اٰل عمران - ۱۸۵﴾

25 > ↑ Index ↑ → Home Page

موت کو دوزخ اور بہشت کے درمیان **ذبح** کردیا جائے گا !

حدیث آپ ﷺ نے فرمایا' جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے' اس وقت **موت** کو لے کر آئیں گے' اور دوزخ اور بہشت کے درمیان میں اس کو **ذبح** کردیں گے• پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) یوں پکارے گا' **بہشتیو** ! اب تم کو **موت** نہیں ہے' **دوزخیو** ! اب تم کو **موت** نہیں ہے' اس وقت بہشتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا • (صحیح بخاری)

25 > ↑ Index ↑ → Home Page

> Home Page

یاد دھانی

Home Page <

خود اپنے اپنے احتساب کا سنہری موقع !!!

قابلِ احترام دوستو ! اس موجودہ کائناتی نظام' اور قرآن پاک میں دیئے گئے اللہ تعالیٰ کے پیغام' عالم دُنیا میں انسان کی محدود رہائش کے آزمائشی انتظام' موت اور اس کے بعد قبر میں عارضی قیام' قیامت اور اس کے بعد عالم آخرت میں میدانِ حشر اور روزِ جزا وسزا' ملاقاتِ خدا' اور فرشتوں سے ہمکلام' جنت اور دوزخ کے ابدی مقام' اور ان میں رہائش کے انوکھے اہتمام' ان سب حقائق کو تصور میں لاتے ہوئے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عقل وعلم کے مطابق' مثبت اندازِ فکر اپناتے ہوئے' خلوصِ نیّت کے ساتھ' تلاشِ حقیقت کی سوچ رکھتے ہوئے' خوب غور فرمائیں تو یقیناً حقیقت واضح ہوجاتی ہے .انسانی زندگی جو اس دُنیا میں محدود اختیارات ومدت کے ساتھ' انسان کو عطا کی جاتی ہے وہ زندگی بذاتِ خود کوئی مستقل یا آخری مقصد ومنزل ہرگز نہیں ہے' بلکہ یہ دُنیوی زندگی تو ایک ذریعہ ہے' کسی مستقل یا آخری مقصد ومنزل کو حاصل کرنے کا .وہ اصل مقصد ومنزل' جس کو حاصل کرنے کے لیے یہ دُنیوی زندگی عطا کی جاتی ہے، وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی ،اُسی کے فضل وکرم سے روز جزا وسزا کے دن کی جیت (کامیابی وکامرانی)' نہ کہ اس دن کی ہار (ناکامی ونامرادی).

آخری ومستقل منزل ومقصد' اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی' اور اسی کے فضل وکرم کے ساتھ ابدی رہائش کے لیے جنت کے پُرسکون وآرام دہ اور عیش وعشرت سے بھرپور وعالی شان واعلیٰ ترین مقام ہے' نہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ اور اس کے ہولناک عذاب اور بُرا انجام. لہٰذا ابھی ہم لوگ عالم دُنیا (دارالعمل) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی آزمائشی زندگی' محدود اختیارات کو بُروے کار لاتے ہوئے گزار رہے ہیں .اس وقت ہمارے پاس ایک سنہری موقع ہے، کہ ہم اپنے آپ کو خود چیک کریں اور خود ہی اپنا اپنا احتساب کریں' کہ کیا ہم اپنی زندگی کو واقعی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق گزار رہے ہیں؟ یا اپنی غیر ضروری وفضول خواہشاتِ نفس اور خودساختہ تعصبات کے مطابق گزار رہے ہیں ؟

میرے دوستو ! یقیناً ابھی بھی ہمارے پاس موقع ہے کہ ہم اپنی اپنی خطاؤں اور ناجائز وغیر ضروری خواہشاتِ نفس کو اپنے اپنے دلوں میں جگہ دینے کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں' اور خلوصِ نیت سے یہ عہد کرلیں کہ ہم اپنی بقیہ زندگی کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق گزاریں گے .اس عہد کو نبھانے کے لیے اپنی ہر ممکن کوشش وجدوجہد میں ہمیشہ مصروفِ عمل رہیں' تاکہ روزِ جزا وسزا کے دن' جب امتحانِ زندگی کا رزلٹ ہمیں سنایا یا دکھایا جائے' تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھے نمبر حاصل کرکے کامیاب ہونے والوں میں شامل ہوں. ہمارے رسول حضرت محمد ﷺ ہمیں اپنے نیک اُمتیئوں میں شامل دیکھ کر ہم سے خوش ہوجائیں' تو یقیناً اس وقت ہمیں خود بھی بہت خوشی ہوگی' اور اللہ تعالیٰ بھی ہم پر راضی ہوں گے اور ہمیں بھی بہت خوش کردیں گے .

اس کے برعکس' اگر ہم لوگ اس دُنیوی زندگی کو' جو کہ ہم اس وقت گزار رہے ہیں' ابھی چیک نہ کیا' اور اس کی سمت کو درست نہ کیا' یعنی اس وقت ہم نے اپنی سوچ کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سوچ کے تابع نہ رکھتے ہوئے گزارہ' اور روزِ جزا وسزا کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا اعمال نامہ اگر ہمارے بائیں ہاتھ میں دے دیا' تو اس وقت ہماری تباہی ہوگی (اللہ بچائے اس بُرے انجام سے) .ہمیں عمل کرنے کا دوبارہ موقع بھی نہیں دیا جائے گا' اور عذاب دوزخ بھی ختم نہیں ہوگا. یاد رکھو ! کہ اس وقت اس امتحانِ زندگی میں فیل شدہ لوگوں سے کوئی بھی خوش نہیں ہوگا، اور نہ ہی اسے کوئی عزیز واقارب' رشتہ دار' دوست' پسند کرے گا' اور نہ ہی کوئی اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچا سکے گا.

میرے عزیز دوستو ! ابھی ہم سب کے پاس سنہری موقع ہے' فرصت ہے' اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے ہمارے لیے ہروقت کھلے ہیں' توبہ کی قبولیت کے دروازے کھلے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لیے دروازے کھلے رکھے ہوئے ہیں' جتنے بھی نیک اعمال کرنے کی ہم نیت کریں گے' اور عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے' یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری اس نیک نیت اور پُرخلوص کوشش کو کبھی رائیگاں نہیں کریں گے .اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو ایک دفعہ یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس بندے کو ضرور یاد فرماتے ہیں' اگر اللہ کا بندہ اللہ کو اپنے دوستوں میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو عرش پر اپنے فرشتوں میں یاد فرماتے ہیں .یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبت رکھتے ہیں.

لیکن یہ بات بھی ہمارے ذہن نشین رہنی چاہیے' کہ ہمیں عمل کرنے کا موقع یعنی امتحانِ زندگی' اس دُنیا میں ہی دیا گیا ہے' موت آنے کے بعد عمل کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا. میرے دوستو ! اس زندگی کے آخری سانس کے ساتھ ہی' عمل کرنے کا موقع بھی ختم ہوجائے گا. یعنی موت کی آہٹ سنتے ہی' امتحانِ زندگی کا مقررہ وقت مکمل ہوجائے گا' اور پھر یہ وقت دوبارہ کبھی بھی نہیں ملے گا. اس لیے ہمیں ضرور اس موقع سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہیے' کیونکہ یہ دُنیا ہی دارالعمل ہے' اور عالم آخرت تو دارالجزا وسزا ہے .اس لیے جس مقصد کے لیے ہمیں یہ زندگانی عطا کی گئی ہے' اس میں جو اختیارات اور ذمہ داریاں بھی ہمیں سونپی گئی ہیں' ان سب کو اَحسن طریقے سے ادا کرتے ہوئے' زندگی کے اصل مقصد میں کامیابی وکامرانی حاصل کرنے کے لیے' ہمیں ہر وقت اور ہر حال میں ہوشیار وتیار اور مصروفِ عمل رہنا چاہیے.

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضامندی حاصل کرنے کی نیت سے' انسانی زندگی کے اس عظیم مقصد سے آگاہ ہونے' اور آگاہ کرنے' اور اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے' ہروقت اور ہر حال میں' ہوشیار و تیار رہنے اور ہوشیار و تیار رکھنے' اور اسی فکر سے کوشش و محنت کرنے میں مصروفِ عمل رہنے' اور دوسروں کو مصروفِ عمل رکھنے ہی کی غرض سے' یہ چند صفحات اس مقصدِ عظیم کی یاددھانی (تذکرہ) کے طور پر' آپ کے سامنے لانے کی جسارت کی گئی ہے. تاکہ ہم اس دُنیوی زندگی کو ایک نہایت قیمتی اور آخری موقع جانتے ہوئے اس سے بھرپور اور حقیقی فائدہ اُٹھائیں. اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے بھیجے گئے پیغامات (قرآن پاک) اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور طرزِ زندگی کا بغور مطالعہ کریں. ان کے بارے میں خوب سوچیں' سمجھیں اور اپنی بقیہ زندگی میں خود خوب اچھی طرح سنبھلتے ہوئے' اور اپنی سوچ کو ہروقت اور ہر حال میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہی سوچ کے تابع رکھتے ہوئے عمل کریں، اور دوسروں کو اس کی دعوت دیں.

میرے عزیز دوستو! اگر ایسا کرنے کی نیت ہم ابھی سے کرلیں اور کوشش شروع کردیں' تو اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ ہماری اس پُرخلوص نیک نیت اور کوشش کو ضرور قبول و منظور فرمائیں گے' ہم سے راضی ہو جائیں گے اور اپنے فضل و کرم سے روزِ جزا و سزا کو ہمیں اپنے نیک اور کامیاب بندوں میں شامل فرمائیں گے' اور دوزخ سے محفوظ فرماتے ہوئے جنت میں داخل فرمائیں گے. یہی ہماری اصل کامیابی ہے. اور یہی حقیقت بھی ہے. یہی ہماری آخری اور مستقل منزل بھی ہے. یہی ہماری اس دُنیوی زندگی کا مقصد بھی ہے اور یہی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا بھی ہے.

اسی حقیقی کامیابی اور مستقل و آخری منزل و مقصد کے حصول کے لیے کوشش کرنے کی' آپ کو دعوت دیتے ہوئے' اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین' ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس امتحانِ زندگی میں کامیابی سے نوازے' اور اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرماتے ہوئے ہمارے لیے اپنے فضل و کرم سے جنت کو آخری اور مستقل منزل بنادے. آمین!

دوستو! آپ سے بھی خصوصی عرض ہے کہ برائے مہربانی، آپ بھی تمام اہلِ ایمان کے لیے، اپنے لیے اور ہمارے لیے بھی، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضامندی، حقیقی کامیابی اور آخری و مستقل منزل (جنت) کے حصول کے لیے، اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے اور جب بھی یاد آئے تو اللہ تعالیٰ سے ضرور دُعا کرتے رہیے گا. آمین! شکریہ.

اے عاشقِ محمدؐ اور بندۂ خدا
تیری شان ہے کیا! تیری آن ہے کیا!
ہو دل میں تیرے اللہ اللہ، رہے روح تیری متلاشیِ خدا
ہے منشور تیرا اِتباعِ رسولؐ' رہے سوچ تیری تابعِ سوچِ خدا
تیری شان ہے کیا! تیری آن ہے کیا!
اے عاشقِ محمدؐ اور بندۂ خدا

< Home Page

انسان کی حقیقت اور کائنات میں اس کی حیثیت

Home Page >

اس سے پہلے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی مقدس کتاب قرآن پاک سے واقفیت ہونے کے بارے میں بات کریں، آیئے پہلے ہم اللہ کی طرف سے بیان کی گئی انسان کی حقیقت اور کائنات میں اس کی ٹھیک ٹھیک حیثیت کے بارے میں مختصر سا تعارف پیش کرتے ہیں.

اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ فرمایا انسان کی تخلیق کا، تو فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں. اس پر فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے نظام کو بگاڑ دے گا اور خون ریزیاں کرے گا' جبکہ ہم آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس کر ہی رہے ہیں. اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے. پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا بت مٹی سے بنا کر اس میں اپنی روح پھونکی. جس سے حضرت آدمؑ ایک جیتے جاگتے انسان بن گئے. اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ساری چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کے سامنے پیش کیا. اور ان سے فرمایا، کہ اگر تمہارا یہ خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ؟ اس پر فرشتوں نے عرض کیا کہ نقص سے پاک تو صرف آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے. ہم تو صرف اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا کہ آپ نے ہم کو عطا کیا ہے. حقیقت میں سب کچھ سمجھنے اور جاننے والا آپ کے سوا کوئی نہیں.

پھر اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے فرمایا، کہ تم انہیں ان چیزوں کے نام بتاؤ؟ جب حضرت آدمؑ نے فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتا دیئے تو اللہ نے فرمایا، کہ میں نے تم سے کہا نہ تھا، کہ میں زمین و آسمان کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، سبھی مجھے معلوم ہے. اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے جھک جاؤ (یعنی اس کو سجدہ کرو) تو سب جھک گئے' لیکن ابلیس نے انکار کیا' اور بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا. اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا؟ کہ ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ ابلیس نے جواب دیا، کہ میں آدم سے اعلیٰ ہوں' آدم کو تو نے مٹی سے بنایا، اور میری تخلیق آگ سے کی گئی ہے. لہٰذا میں اس سے بہتر ہوں. اس طرح ابلیس، اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں شامل ہوگیا. اور اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی' کہ اسے نسلِ انسانی کو بھٹکانے' گمرائیوں کی طرف ترغیب دینے کا موقع دیا جائے.

اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ مہلت دے دی' اور واضح کر دیا کہ میرے مخلص بندے تیرے کسی لالچ و وسوسے میں نہیں آئیں گے. اور نہ ہی ان پر تیری ذلیل چالوں کا کوئی اثر ہوگا. اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح کر دی گئی، کہ شیطان کے پاس ایسا کوئی اختیار بھی نہیں ہے کہ وہ کسی بندۂ مومن سے طاقت سے کوئی بُرائی کرا سکے. لہٰذا وہ صرف انسان کے دل میں وسوسے اور لالچ وغیرہ کے ذریعے سے ہی اثر انداز ہو سکتا ہے' اس سے زیادہ وہ کوئی اختیار نہیں رکھتا.

دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور ان کی پسلی سے پیدا کردہ ان کی بیوی حضرت حواؑ کو جنت میں رہنے کے لیے' اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ اس درخت کا رُخ نہ کرنا جس سے تم کو منع کیا گیا ہے' ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو گے. آخر کار شیطان نے ان کو اس ممنوعہ درخت کی ترغیب دے کر اللہ کے حکم کی پیروی سے ہٹا دیا. اور ان کو اس حالت سے نکلوا کر چھوڑا' جس میں وہ تھے. اب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دُشمن ہو! اور اب تم کو ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور گزر بسر کرنا ہے. پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کرلی' جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرلیا. کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے.

اس کے ساتھ ساتھ اللہ نے ان کو وہاں سے نکالتے وقت یہ نصیحت بھی کی، کہ میری طرف سے جو کوئی ہدایت بھی تمہارے پاس پہنچے اس کی ہی پیروی کرنا. جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے، تو ان کے لیے یہ جنت ہی ان کا گھر ہوگی' جو لوگ اس ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کریں گے، اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے، تو وہی آگ میں جانے والے لوگ ہوں گے، اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے. یہ نصیحت کر کے اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانی کے اس پہلے جوڑے کو زمین پر اُتارا. اور شیطان بھی اپنے ذلیل مشن کے ساتھ زمین پر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے میدان میں آ گیا.

مندرجہ بالا سطور سے یہ بات تو بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ انسانی زندگی کی ابتداء تو عرش پر ہوئی تھی' اور نوعِ انسانی کا پہلا جوڑا (حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ) جنت میں کچھ عرصہ کے لیے رہائش پذیر بھی رہا' وہاں کے حالات وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا. اپنے کانوں سے اللہ تعالیٰ کے احکامات بھی سن چکا تھا. رہی بات انسان کی حقیقت اور حیثیت کی' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی صاف طور پر اُسی وقت واضح کر دی تھی، یونہی حضرت آدمؑ کا بت مٹی سے بنایا' اور پھر اس میں اپنی روح پھونکی' اور ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیا' اور فرشتوں کو حکم دیا، کہ آدمؑ کو سجدہ کرو. فرشتوں نے سجدہ کیا' مگر ابلیس نے انکار کیا. حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کا جو انجام ابلیس کو بھگتنا پڑا' ان سب باتوں سے باخوبی

معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کا مرتبہ و مقام اور کائنات میں اس کی حیثیت کیا ہے۔ یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور پھر اپنے خلیفہ کی حیثیت کے طور پر اس کو زمین پر ایک محدود مدت کے لیے، محدود اختیارات کے ساتھ، اس کی آزمائش (امتحان) کی غرض سے رہنے کا موقع دیا گیا ہے۔ اور اس آزمائشی مدت کے خاتمہ پر اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے، اور اپنے اختیارات کے استعمال کا جواب دینا ہے۔ جن کے اچھے یا بُرے استعمال کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ اسے جزا یا سزا کے طور پر جنت یا دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔

مندرجہ بالا بیان میں دو باتیں جو کہ بڑی ہی اہم اور نہایت قابلِ غور ہیں، وہ یہ ہیں کہ ابلیس (شیطان) کی حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ ؟ اور دوسری بات ممنوعہ درخت کی طرف حضرت آدمؑ کا رُخ کرنے کی بُھول کے اسباب؟ یہ وہ دو بنیادی باتیں تھیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے نہ ہی عرش پر پسند فرمایا، اور نہ ہی زمین پر پسند فرماتے ہیں۔ یہی وہ باتیں ہیں جو انسان کو امتحان کی غرض سے اس زمین پر اتارے جانے کے ظاہری اسباب ثابت ہوئیں۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ آج کا انسان، اللہ تعالیٰ کی ان دونوں ناپسندیدہ باتوں سے بچنے کی بجائے ان کے بار بار، اور کُھلم کُھلا ارتکاب میں بہت ہی آگے نکل گیا ہے۔ کاش! انسان کو اپنے اصل مقام، اللہ کے ہاں جواب دہی، اور پھر اپنے ہونے والے انجام کا احساس ہو جائے !

فہرست عنوانات

01	قرآن اور مقصدِ قرآن	02	کیفیت نزولِ قرآن پاک	03	قرآن کی رُوح سے آشنائی	04	ترتیبِ قرآن پاک
05	مکی اور مدنی سورتوں کی تقسیم	06	مکی سورتوں کی خصوصیات	07	حضور ﷺ کی مکی زندگی	08	آپ ﷺ کی مدنی زندگی
		09	مدنی سورتوں کی خصوصیات	10	حفاظتِ قرآن پاک		

---

01 > ↑ Index ↑

قرآن پاک اور مقصدِ قرآن پاک

Home Page <

انسان کی حقیقت اور کائنات میں اس کی ٹھیک ٹھیک حیثیت سے کچھ واقفیت ہو جانے کے بعد، آیئے! ابھی مختصر سی بات ہو جائے قرآن پاک کی اصل سے واقفیت حاصل کرنے کے بارے میں۔ ﴿یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے، اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے، اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آ جائیں۔ ابراہیم - ۵۲﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ابتداء جب اس زمین پر کی، تو اسے جاننے، سوچنے، سمجھنے اور سنبھلنے کی طاقت و صلاحیت عطا کی، اور اس کے ساتھ ساتھ اچھائی اور بُرائی میں تمیز کرنے کے لیے عقل و علم اور شعور کے ساتھ ساتھ اپنی ہدایات سے نوازا۔ سیدھے راستے پر چلنے یا بُرے راستے کو اپنانے کی پوری آزادی دی۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی گئی تمام قوتوں کو استعمال کرنے کے اختیارات دیئے گئے۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کو اس زمین پر اتارتے وقت، اللہ تعالیٰ نے ایک محدود خود اختیاری دے کر زمین پر، اپنے خلیفہ کی حیثیت سے ایک خاص نامعلوم محدود مدت تک زندگی بسر کرنے کا موقع دیا، تاکہ اسے آزمایا جائے۔

لہٰذا اس عہدے پر انسان کو فائز کرتے وقت اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بیٹھا دی تھی کہ میں ہی تمہارا اور تمام کائنات کا مالک، معبود اور حاکم ہوں۔ تم نے فقط میری ہی بندگی کرنی ہے، جو ہدایات بھی تجھے میری طرف سے آئے اسی پر عمل کرنا۔ یہ دُنیوی زندگی تمہارے لیے ایک امتحان ہے، اس میں ایک محدود زندگی گزارنے کے بعد تم میرے ہی پاس آؤ گے، اور میں ہی تمہارے تمام اعمال کی جانچ پڑتال کر کے یہ فیصلہ کروں گا، کہ تم نے اس امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کی ہے یا فیل ہو کر واپس آئے ہو۔ تمہاری اس کامیابی و ناکامی کے مطابق ہی تمہیں ابدی زندگی سے نوازہ جائے گا۔ اگر دُنیوی زندگی میں کامیاب (یعنی میری ہدایات کے مطابق اپنے اختیارات کو استعمال کیا ہوگا) لوٹو گے تو طرح طرح کی خوشیوں سے بھرپور جنت تمہارا گھر ہوگا۔

اگر ناکام (یعنی اپنی خواہشاتِ نفس اور شیطانی وسوسوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے قیاس و گمان کے مطابق زندگی گزار کر آؤ گے) لوٹو گے، تو تمہارا ٹھکانا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ اور طرح طرح کے دردناک عذاب ہوں گے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارتے وقت یہ بات خوب اچھی طرح سمجھا دی تھی، کہ اگر تم میری ہی ہدایات کے مطابق دُنیا میں زندگی گزارو گے، تو تمہیں یقیناً دُنیا میں بھی اَمن و اِطمینان اور راحت نصیب ہوگی۔ اور پھر آخرت میں بھی تمہاری کامیابی ہوگی۔ اگر دُنیا میں تم اپنی زندگی میری ہدایات کے خلاف عمل کرتے ہوئے، یعنی اپنے قیاس و گمان اور خودساختہ تعصبات کے مطابق شیطانی وسوسوں اور اپنی خواہشاتِ نفس پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزار آؤ گے، تو یقیناً تم لوگ دُنیا میں بھی دَنگا فساد و بے چینی کا مزہ چکھو گے اور آخرت میں بھی زیرِ عذاب ہی رہو گے۔

حضرت آدمؑ وحواؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ساری باتیں بتا دی تھیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کو حقیقت سے خوب اچھی طرح روشناس فرما دیا تھا۔ اور ہدایات واضح طور پر سمجھا دی تھیں، کہ زمین پر ان کو اور ان سے پیدا ہونے والی نسلِ انسان کو کس طرح زندگی گزارنی ہے، اور اس کا مقصد کیا ہے۔ یعنی اس زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے آخری فیصلے میں کامیاب ہونا ہے۔ لہٰذا ہم مجموعی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ نے ان کو قانونِ حیات بتا دیا تھا، یعنی ان کا طریق زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت (دینِ اسلام) تھا۔ حضرت آدمؑ وحواؑ نے یہ سارے کا سارا قانونِ حیات اپنی اولاد کو خوب سمجھا دیا تھا، اور تاکید کی تھی کہ وہ مطیعِ خدا (مسلم) بن کر ہی زندگی بسر کریں۔

رفتہ رفتہ انسان، اللہ تعالیٰ اور اپنے والدین کی طرف سے دی گئی ہدایات کو اپنی غفلت و جہالت کی وجہ سے گم بھی کرتا رہا اور پھر جان بوجھ کر اور شرارت کے طور پر اس کو مسخ بھی کرتا رہا۔ آخرکار انسان نے اللہ کی طرف سے دیئے گئے علمِ حقیقت میں طرح طرح کے شکوک و شبہات، وسوسوں اور غلط نظریوں کو ملا کر اپنی اپنی خواہشاتِ نفس کو مطمئن کرنے کے لئے اور ذاتی تعصبات کی بنا پر بے شمار غلط مذاہب پیدا کر لیے۔ اور خدا کی طرف سے عطا کردہ عادلانہ اصول اخلاق اور تمدن (شریعت) کو چھوڑ دیا۔ جس کی وجہ سے خدا کی یہ زمین دَنگا و فساد، ظلم و ستم اور طرح طرح کے جرائم سے بھر گئی!

اللہ تعالیٰ، اگر چاہتے تو اپنی تخلیقی مداخلت سے کام لے کر ان بگڑے ہوئے انسانوں کو زبردستی راہِ راست پر لے آتے۔ مگر یہ بات انسان کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی مہلت اور محدود خود اختیاری سے مطابقت نہ رکھتی تھی کہ انسانوں میں بغاوت کے پیدا ہوتے ہی وہ نسل انسانی کو ختم کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انسان سے اس کی راہنمائی کا وعدہ کیا تھا، اس کے مطابق انسانوں میں ہی سے اپنے نیک آدمیوں کو اس عظیم کام کا ذریعہ بنایا، اور ان کو اپنے پیغامات پہنچائے تاکہ وہ اپنے لوگوں میں اللہ کے پیغامات کو واضح طور پر پہنچا سکیں، اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان منتخب کردہ بندوں کو علم حقیقت سے بھی آگاہ کیا، اور قانونِ حیات کا علم بھی عطا کیا، اور ان کو یہ کام بھی سونپا کہ وہ لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دیں جس سے لوگ ہٹ چکے تھے۔ ہزاروں برس تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مختلف اقوام میں مختلف پیغمبر آئے، اور وہ سب کے سب صرف اور صرف دین حق کی ہی دعوت دیتے رہے۔

ان سب پیغمبروں نے اپنے اپنے دور میں اللہ کی طرف سے عائد کی گئی اس ذمہ داری کو خوب اَحسن طریقے سے ادا کیا، مگر ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ لوگوں کی اکثریت نے اس دعوت کو قبول کرنے سے نہ صرف انکار ہی کیا، بلکہ داعیِ حق کو طرح طرح کی تکالیف بھی دیں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور اُمتِ مسلمہ کی حیثیت اختیار کی، تو وہ رفتہ رفتہ خود بگڑتے چلے گئے، یہاں تک کہ ان میں سے بعض اُمتوں نے تو ہدایت الٰہی کو بالکل ہی گم کر دیا، اور جبکہ بعض نے خدا کے ارشادات میں تبدیلیاں کر دیں۔ آخرکار اللہ تعالیٰ نے سرزمینِ عرب میں حضرت محمد ﷺ کو اسی کام کے لیے مبعوث فرمایا، جس کے لیے تمام انبیاءؑ آتے رہے تھے۔

حضرت محمد ﷺ کے مخاطب عام انسان بھی تھے اور پچھلے انبیاءؑ کے بگڑے ہوئے پیرو بھی۔ سب کو دینِ حق کی دعوت دینا اور جو اس دعوت و ہدایت کو قبول کر لیں، انہیں ایک ایسی اُمت بنا دینا ان کا کام تھا، جو ایک طرف تو خود اپنی زندگی کا نظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق قائم کریں، اور دوسری طرف دُنیا کی اصلاح کے لیے بھی جدوجہد کریں۔ اسی دعوت و ہدایت کی کتاب یہ قرآن پاک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر انسان کی اصلاح و فلاح کے لیے نازل فرمائی۔

ان سب پیغمبروں نے اپنے اپنے دور میں اللہ کی طرف سے عائد کی گئی اس ذمہ داری کو خوب اَحسن طریقے سے ادا کیا' مگر ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ لوگوں کی اکثریت نے اس دعوت کو قبول کرنے سے نہ صرف انکار ہی کیا' بلکہ داعیِ حق کو طرح طرح کی تکالیف بھی دیں. اس کے علاوہ جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور اُمتِ مسلمہ کی حیثیت اختیار کی' تو وہ رفتہ رفتہ خود بگڑتے چلے گئے' یہاں تک کہ ان میں سے بعض اُمتوں نے تو ہدایت الٰہی کو بالکل ہی گم کر دیا' اور جبکہ بعض نے خدا کے ارشادات میں تبدیلیاں کر دیں. آخر کار اللہ تعالیٰ نے سرزمینِ عرب میں حضرت محمد ﷺ کو اسی کام کے لیے مبعوث فرمایا، جس کے لیے تمام انبیاءؑ آتے رہے تھے.

حضرت محمد ﷺ کے مخاطب عام انسان بھی تھے اور پچھلے انبیاءؑ کے بگڑے ہوئے پیرو بھی. سب کو دین حق کی دعوت دینا اور جو اس دعوت وہدایت کو قبول کر لیں' انہیں ایک ایسی اُمت بنا دینا ان کا کام تھا، جو ایک طرف تو خود اپنی زندگی کا نظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق قائم کریں' اور دوسری طرف دُنیا کی اصلاح کے لیے بھی جدوجہد کریں. اسی دعوت وہدایت کی کتاب یہ قرآن پاک ہے. جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر انسان کی اصلاح وفلاح کے لیے نازل فرمائی.

قرآن پاک کا موضوع انسان ہے' یعنی یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان کی حقیقی فلاح اور نقصان کس چیز میں ہے. قرآن پاک کے مرکزی مضمون پر غور کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ حقیقت صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بناتے وقت' خوب اس کے ذہن نشین کر دی تھی، جو کہ پچھلے صفحات میں مختصراً کچھ بیان کر دی گئی ہے. اس کے علاوہ باقی جتنے بھی مختلف رویے وطرزِ زندگی انسان نے اپنی خواہشاتِ نفس کو مطمئن کرنے اور ذاتی تعصبات کی بنا پر اپنا لیے ہیں' وہ سب کے سب غلط اور تباہ کن ہیں.

قرآن پاک کا مدعا یہی ہے کہ حقیقت' یعنی دین حق یا صحیح طرزِ زندگی کی طرف انسان کو دعوت دینا' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہدایات وتعلیمات واحکامات کو واضح طور پر پیش کرنا ہے' جسے انسان اپنی غفلت وجہالت سے گم بھی کرتا رہا ہے' اور جان بوجھ کر اور شرارت کے طور پر اس میں تبدیلیاں بھی کرتا رہا ہے.

کیفیت نزولِ قرآن پاک

02 > ↑ Index ↑

Home Page <

قرآن پاک کی کیفیتِ نزول کے بارے میں مختصر سی بات کرتے ہیں. اللہ تعالیٰ نے ملکِ عرب کے شہر مکہ معظمہ میں اپنے مخلص بندے حضرت محمد ﷺ کو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے نبوت کے کام کے لیے منتخب کیا، اور اسے اپنے پیغامات پہنچائے اور حقیقت کا علم بخشا. آپ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ خود اپنے آپ کو ایک آخری رسولِ خدا کی حیثیت سے' خدا کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق اس عظیم کام کے لیے تیار کریں. شروع شروع کی یہ ہدایات وپیغامات نہایت ہی پُراثر' دل نشین اور شریں' مگر مختصر بولوں پر مبنی ہیں' ان میں عرب کا مقامی رنگ بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے' عالمگیر شہادتیں' مثالیں اور دلیلیں وہاں کے قریب ترین ماحول سے لی گئیں ہیں' جن سے مخاطب لوگ خوب واقف ہوتے. لہٰذا دین حق کی دعوت کا یہ ابتدائی مرحلہ تقریباً نبوت کے پہلے پانچ سال تک جاری رہا. اور اس مرحلے میں دین حق کی دعوت وتبلیغ کا ردِ عمل مندرجہ تین صورتوں میں ظاہر ہوا.

(1) چند مخلص اور صالح آدمیوں نے دعوتِ حق کو تہہِ دل سے قبول کر لیا' اور وہ اُمتِ مسلمہ بننے کے لیے تیار ہو گئے.
(2) لوگوں کی اکثریت اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی اور آبائی طرزِ زندگی کی محبت کے سبب حضورؐ اور اہلِ ایمان کی بھرپور مخالفت پر اُتر آئی.
(3) تیسرا ردِ عمل یہ ہوا کہ اس دعوتِ حق کی تبلیغ کی آواز مکے اور قریش کی حدود سے نکل کر ملکِ عرب اور دُنیا کے وسیع حلقے تک پہنچ گئی.

دعوتِ حق کے ابتدائی مرحلہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کو اسلام کی اس تحریک کو آگے پھیلانے کے لیے سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑا. کیونکہ ابھی دعوت حق اور پرانی جاہلیت کے درمیان پُرزُور کشمکش شروع ہو چکی تھی. اور اس کشمکش کا سلسلہ تقریباً آٹھ نو سال تک چلتا رہا. دعوتِ حق اور پرانی جاہلیت کی اس سخت کشمکش کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان دِنوں میں مکہ معظمہ میں کوئی خاندان اور کوئی گھر ایسا نہیں تھا کہ جس کے کسی نہ کسی فرد نے اسلام قبول نہ کر لیا ہو. جس کی وجہ سے مخالفین دعوتِ حق کی دُشمنی میں بہت آگے بڑھ گئے تھے. کیونکہ ان کے اپنے بھائی' بہنیں' بیٹے' بیٹیاں' بہنوئی' بھانجے اور بھتیجے، دعوتِ حق کے نہ صرف پیرو ہی تھے، بلکہ جان نثار بھی بن گئے تھے. اہل مکہ کے کفار ومشرکین کے یہ دل وجگر کے ٹکڑے دعوتِ حق کو قبول کرتے ہی ان اپنے مشرکین آباواجداد سے اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے تیار ہو گئے.

اللہ تعالیٰ، اس شدید اور طویل کشمکش کے دوران حسبِ موقع اور حسبِ ضرورت حضرت محمد ﷺ پر انوکھے انداز میں قرآن پاک کی مختلف آیات نازل کرتا رہا. جن میں اہل ایمان کے لیے ابتدائی ہدایات واحکامات اور مخالفین کے لیے مختلف قوموں کے انجامِ بد کو بیان فرما کر ان کو عبرت دلائی گئی. توحید وآخرت پر ایمان لانے کے سلسلے میں مختلف دلیلیں پیش کی گئیں. اور ان عقائد پر غور وفکر کے لیے زمین وآسمان' دن اور رات' انسانی وجود کی ساخت کے ساتھ ساتھ نظامِ کائنات کی بے شمار اشیاء کو بطور مثال پیش کیا گیا، تا کہ لوگ حقیقت سے واقفیت حاصل کر سکیں.

اس کے علاوہ مکی سورتوں میں زیادہ تر خدا کے غضب' قیامت کی ہولناکیوں اور عذاب دوزخ سے ڈرایا گیا ہے. اور ان مشرکین وکفارین، جو کہ اللہ کی نافرمانی کرتے، ان کو سخت ملامت کی گئی اور ان کے سامنے اخلاق وتمدن کے بڑے بڑے بنیادی اصول پیش کیے گئے، جن پر ہمیشہ سے اللہ کے نیک بندے عمل کرتے چلے آئے ہیں. دعوتِ حق کا یہ مرحلہ مزید چھوٹے چھوٹے مرحلوں پر مشتمل تھا. جن میں سے ہر آنے والے وقت پر دعوتِ حق وسیع ہوتی چلی گئی جب کہ اس کی مزاحمت میں بھی شدت بڑھتی گئی. اور اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے پیغامات میں حضرت محمد ﷺ کو ہدایات واحکامات بیان فرما کر ان کی اور دیگر اہل ایمان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں.

مکہ معظمہ میں تیرہ سال تک دعوتِ حق کی تبلیغ کرنے کے بعد آپ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق' اپنے بیشتر اہلِ ایمان ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ میں ہجرت فرما کر آ گئے. اس طرح دعوتِ حق اپنے تیسرے مرحلے میں داخل ہو گئی. اس مرحلے میں دعوتِ حق کی مخالفت میں مشرکین وکفارین کے علاوہ ایک تو منافقین بھی شامل ہو گئے' اور دوسری طرف پچھلے انبیاء کرامؑ کی اُمتوں (یہود ونصاریٰ) سے بھی سابقہ پیش آیا. بالآخر دس سال کی شدید کشمکش کے بعد، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو سونپے گئے دعوتِ حق کے عظیم مشن کو مکمل فرماتے ہوئے پورے عرب میں اپنے دین اسلام کا بول بالا فرمایا. اس مرحلے کی بھی مزید منزلیں تھیں اور ہر ہر منزل کی اپنے حالات وواقعات کی مناسبت سے مختلف ضرورتیں تھیں' ان ضرورتوں کو ہی مدِنظر رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات کے ذریعے حضورِ اکرم ﷺ کی رہنمائی فرماتے ہوئے' آپ ﷺ کو ایک مثالی اسلامی مملکت کی بنیاد رکھنے اور اس کے نظم ونسق کو عدل وانصاف کے ساتھ چلانے میں مدد فرمائی.

اہلِ ایمان پر واضح کر دیا گیا کہ وہ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی خلافت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے اپنے آپ کو کس طرح تیار کریں. مدنی دور کی آیات اور سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو مسلمانوں کی تعلیم وتربیت فرمائی' یعنی ان کے کمزوریوں پر انہیں تنبیہ فرمائی' ان کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کی ترغیب دلائی' اور اس کے علاوہ اہلِ ایمان کو شکست وفتح' خوشی وغمی' خوشحالی وبدحالی' امن وخوف' الغرض ہر صورتِ حال میں اس کی مناسبت سے اعلیٰ اخلاقیات کا درس دیا' اور اہلِ ایمان کو اعلیٰ ترین اخلاقیات ومعاشرت کی تعلیمات دے کر اس طرح تیار کیا، کہ وہ آپ ﷺ کے بعد' آپ ﷺ کے سچے جان نشین بن کر' اس دعوتِ حق کے عظیم مشن کو برقرار رکھ سکیں.

دوسری طرف ان لوگوں کو جو دائرۂ ایمان سے ابھی باہر تھے' یعنی اہلِ کتاب' منافقین' کفار ومشرکین، ان سب کو ان کی مختلف حالتوں کے مطابق' سمجھانے' نرمی سے دعوت دینے' سختی سے ملامت اور نصیحت کرنے' خدا کے عذاب سے ڈرانے اور سبق آموز واقعات وحالات سے عبرت دلانے کی کوشش کی جاتی تھی' تا کہ ان لوگوں پر حجت تمام کر دی جائے. اس طرح اللہ تعالیٰ نے تئیس (۲۳) سال کی مدت میں آپ ﷺ پر قرآن پاک کے نزول کو حسبِ ضرورت تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل فرمایا.

حدیث > تم میں جو بھی کسی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ختم کرے' اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے. اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے برا جانے. یہ کمزور ترین ایمان ہے. (مسلم)

03 > ↑ Index ↑

قرآن پاک کی رُوح سے آشنائی

Home Page <

قرآن پاک کی تلاوت کرنا باعث اجر وثواب ہے‘اس میں کوئی شک نہیں کہ جتنی زیادہ تلاوت ہم کریں گے‘ اتنا ہی زیادہ اجر وثواب اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کریں گے،اور ہمارے نامۂ اعمال ہی نیکیاں جمع کرتے جائیں گے.لیکن جب تک انسان وہ کام عملاً نہ کرنے پائے‘ جن کے لیے قرآن پاک میں بار بار احکامات وہدایات وتعلیمات آئی ہیں‘تو اس وقت تک انسان پوری طرح قرآن پاک کی روح سے آشنا نہیں ہوسکتا.جیسا کہ ہم سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ دعوتِ حق اور تحریک حق کی کتاب ہے‘جس کے آغازِ نزول ہی سے آپ ﷺ کو جہالت میں ڈوبی ہوئی خلقتِ خدا کے مقابلے میں لا کھڑا کیا گیا‘اور جہالت و باطلیت کے خلاف آپ ﷺ سے آواز بلند کروا کر جہالت وضلالت کے علمبر داروں سے سخت مقابلہ کروایا گیا.یہی کتابِ ہدایت (قرآن پاک) آپ ﷺ کی پکار سے دعوتِ حق کا کام شروع کرکے اللہ تعالیٰ کی خلافت کے قیام تک پورے تیئیس (۲۳) سال تک اس عالی شان تحریک کی رہنمائی کرتی رہی‘اور حق و باطل کی اس سخت کشمکش کے دوران ہر منزل اور ہر ہر مرحلے پر حوصلہ افزائی بھی فرماتی رہی.

قارئین کرام! ذرا غور کیجیے‘ کہ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم معرکہ اسلام وکفر میں قدم ہی نہ رکھیں اور اس کشمکش کی کسی منزل ومرحلہ سے ہمیں گزرنے کا اتفاق ہی نہ ہوا ہو،اور صرف قرآن پاک کے الفاظ پڑھ پڑھ کر اس کی ساری حقیقتیں ہمارے سامنے بے نقاب ہو جائیں؟ قرآن پاک کی روح سے پوری طرح آشنائی تو ہم اسی صورت میں کرسکتے ہیں‘جب اس کتاب کے مطابق اپنی عملی زندگی میں خود عمل کریں اور پھر اسی کتابِ حق کی ہدایات وتعلیمات کے مطابق دعوتِ حق کو لے کر اُٹھیں اور اسے دُنیا میں پھیلائیں‘جس جس طرح یہ کتاب ہدایات دیتی جائے اسی طرح آگے آگے قدم بڑھاتے جائیں.تب اسی طرح کے سارے تجربات وصورتِ حالات اور واقعات ہمیں بھی پیش آئیں گے، جو نزولِ قرآن کے وقت آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کو پیش آئے تھے.جب اس کتابِ مقدس کی تعلیمات کے مطابق ہم عمل کرتے ہوئے دعوتِ حق کو لے کر نکلیں گے‘تو یقیناً اسی دعوت کے دوران‘ ہم مکے‘ حبش اور طائف کی طرح کی منزلوں سے بھی ہمارا گزر ہوگا‘اور بدر واُحد سے لے کر حُنین وتبوک کی طرح کے مرحلوں سے بھی ہمارا سامنا ہوگا.

اس کے علاوہ اس دعوتِ حق کے دوران ابوجہل وابولہب سے ملتے جلتے لوگوں سے ہمارا واسطہ بھی پڑے گا‘اور منافقین ویہود کی طرز کی شخصیات بھی ظاہر ہوں گی.الغرض ہر طرح کے حالات وواقعات ہمیں پیش آئیں گے‘اور طرح طرح کے انسانی کرداروں سے ہمیں واسطہ بھی پڑے گا.ان پیش آنے والے مختلف حالات وواقعات میں قرآن پاک ہماری رہنمائی بھی فرمائے گا اور ہمیں احساس بھی دلائے گا کہ یہ وہ صورتِ حالات ہیں جن کے دوران قرآن کی مختلف آیات نازل ہوئیں اور اہلِ ایمان کی رہنمائی وحوصلہ افزائی فرمائی.اس لیے قرآن پاک کے احکامات وہدایات وتعلیمات کو پوری طرح سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ان کو عملی طور پر اپنی زندگی میں لائے.

یعنی جو احکامات وتعلیمات بھی قرآن پاک میں دی جاتی ہیں‘ان کو خوب سمجھے اور ان کے مطابق عمل کرے.اپنے ساتھ پیش آنے والے اچھے یا بُرے حالات میں قرآن پاک کی طرف رجوع کرے‘اور اسی کے مطابق اپنی ہر اُلجھن کا حل تلاش کرے.اس کے برعکس جو انسان اپنی انفرادی زندگی کو قرآن کی پیروی سے آزاد رکھتا ہو‘وہ کبھی بھی قرآن پاک کی روح سے آشنا نہیں ہوسکتا. اسی طرح جو قوم اجتماعی طور پر قرآن کی بتائی ہوئی روش کے خلاف چل رہی ہو‘ یادرکھو! وہ قوم بھی قرآن پاک کی روح سے آشنائی حاصل کرنے سے محروم رہتی ہے.

اس لیے یہاں یہ بات واضح کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ قرآنی احکامات وہدایات اور تعلیمات‘انسان کی دُنیوی واُخروی فلاح اور بہتری کے لیے ہی بیان کی گئی ہیں‘ان پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات واحکامات کو سمجھا جائے. لہٰذا اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس مقدس کتاب کا ترجمہ وتفسیر کے ساتھ مطالعہ کیا جائے‘اس کے معنی ومفہوم پر طالبِ حق کی حیثیت سے صدقِ دل وتوجہ کے ساتھ غور وفکر کیا جائے.اپنے اعمال کو اس کتابِ پاک میں دی گئی ہدایات وتعلیمات کے مطابق بنانے کی کوشش تبھی ہوسکتی ہے‘ جب کہ ہم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات وہدایات وتعلیمات کو صحیح صحیح سمجھ سکیں.

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا ہے‘اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے کچھ اہلِ اقتدار و اختیار‘اہلِ علم اور نیک بندوں نے دن رات محنت کرکے‘ دُنیا کی مختلف زبانوں میں اس کلام پاک کے ترجمے وتفسیریں لکھیں.جن سے ہم سب کو خود بھر پور فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کو یہ ساری معلومات منتقل کرنے کے لیے ہر وقت مصروفِ عمل رہنا چاہیے.

04 > ↑ Index ↑

ترتیبِ قرآن پاک

Home Page <

قارئین کرام! یہ بات بھی ہم کو معلوم ہونی چاہیے کہ قرآن پاک کا نزول جس روز مکمل ہوا تھا‘اسی روز اس کی موجودہ ترتیب بھی مکمل ہوگئی تھی.کیونکہ جس عظیم ہستی نے اس کو نازل فرمایا ہے اسی نے اس قرآن پاک کو اس موجودہ ترتیب پر مرتب بھی فرمایا ہے.لہٰذا یہ بات خوب ذہن نشین ہونی چاہیے کہ جس کے قلبِ اَطہر پر یہ عالم گیر ہدایت کی کتاب نازل فرمائی گئی تھی اسی کے ہاتھوں سے اسے اس موجودہ ترتیب پر مرتب بھی فرمایا گیا ہے.کسی اور کی یہ مجال نہ تھی کہ اس میں مداخلت کرسکتا. قرآن پاک کی ایک ترتیب تو وہ ہے جس پر اللہ نے اسے حسبِ ضرورت نازل فرمایا.اس نازل شدہ ترتیب کو ترتیبِ نزول کا نام دیا گیا ہے. یعنی وہ ترتیب جس کے مطابق قرآن پاک نازل کیا گیا ہے. جس ترتیب میں آج ہم قرآن پاک کو پا رہے ہیں، اس ترتیبِ قرآن کو ترتیبِ تلاوت کہتے ہیں.

ترتیبِ تلاوت وہی ترتیب ہے، جو حضور اکرم ﷺ نے خود، اللہ تعالیٰ کے حکم سے مرتب فرمائی.کیونکہ اس وقت اصول یہ تھا کہ جب کوئی سورت نازل ہوتی تو آپ ؐ اسی وقت اپنے کاتبوں میں سے کسی کو بلا کر ہدایت فرما دیتے کہ یہ سورہ فلاں سورہ کے بعد اور فلاں سورہ کے پہلے رکھی جائے. اس طرح اگر قرآن کی کوئی آیت یا آیات ایسی نازل ہوتیں، جن کو مستقل سورہ بنانا مقصود نہ ہوتا‘تو آپ ﷺ ہدایت فرما دیتے کہ اسے فلاں سورہ کے فلاں مقام پر درج کیا جائے.اس طرح قرآن پاک کا نزول جس روز مکمل ہوا اسی روز یہ موجودہ ترتیبِ قرآن بھی مکمل ہوگئی تھی.

05 > ↑ Index ↑

مکی اور مدنی سورتوں کی تقسیم

Home Page <

قرآن پاک کی سورتوں کے مقامِ نزول کو (مکی اور مدنی) ان دو مقاموں میں ہی تقسیم کیا گیا ہے.قرآن پاک کی جن سورتوں کے ساتھ مکی لکھا ہوتا ہے ان سے مراد ہے کہ وہ سورتیں حضور اکرم ﷺ پر ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئی ہیں.جن سورتوں کے ساتھ مدنی لکھا ہوتا ہے ان سے مراد یہ ہوتا ہے کہ یہ سورتیں حضور اکرم ﷺ پر ہجرتِ مدینہ سے بعد نازل ہوئیں ہیں.

لیکن یہ بات بھی ضروری نہیں کہ، مکی سورتیں صرف شہر مکہ میں ہی نازل ہوئی ہیں‘یا مدنی سورتیں صرف شہر مدینہ میں ہی حضور ﷺ پر نازل ہوئی ہوں گی...نہیں‘ ایسا ہرگز نہیں ہے ... ان دو ناموں میں (یعنی مکی یا مدنی سورتیں) تقسیم کرنے والا جو خاص واقعہ ہے وہ واقعہ ہجرتِ مدینہ کا ہے.ہجرت مدینہ کے بعد جو سورت یا آیات بھی نازل ہوئیں،ان کو مدنی آیات یا مدنی سورتوں میں شامل کیا گیا ہے.اور جو آیات یا سورتیں ہجرت مدینہ سے پہلے یا سفرِ ہجرت مدینہ کے دوران میں نازل ہوئیں ان کو مکی آیات یا مکی سورتیں کہا جاتا ہے.

قارئین کرام! اس سلسلے میں ایک اور اہم بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ کچھ سورتیں ایسی ہیں، کہ وہ پوری کی پوری مکی، یا پوری کی پوری مدنی ہیں.مگر کچھ مکی سورتوں میں چند مدنی آیات‘ اور اسی طرح‘ کچھ مدنی سورتوں میں چند مکی آیات بھی حسبِ ضرورت شامل فرمائی گئی ہیں.جس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ کسی سورت کا مکی یا مدنی ہونا،عموماً اس کی اکثر ابتدائی آیات کی وجہ سے شمار کیا گیا ہے.

حدیث > اللہ کی نافرمانی کرکے کسی کی فرمانبرداری نہیں ہوسکتی‘ کسی کی فرمانبرداری نیک کام میں ہی ہوسکتی ہے.(متفق علیہ)

06 > ↑ Index ↑

مکی آیات اور سورتوں کی چند خصوصیات

Home Page <

1 > سجدے کی آیات سب کی سب مکی سورتوں میں آئی ہیں۔
2 > مکی آیتوں میں نہ ہی منافقوں کا ذکر آیا ہے اور نہ ہی جہاد کے بارے میں احکامات صادر فرمائے گئے ہیں۔
3 > قصہ آدم و ابلیس، ماسوائے سورہ بقرہ کے، مکی سورتوں میں ہی آیا ہے۔
4 > جس سورت میں بھی لفظ کَلّا (ہرگز نہیں) آیا ہے وہ مکی سورت ہے اور یہ لفظ ۱۵ سورتوں میں ۳۳ دفعہ آیا ہے۔ وہ ساری سورتیں قرآن کے آخری نصف حصے میں ہیں۔

عمومی اور اکثری چند خصوصیات۔

یعنی اکثر اوقات ایسا ہی ہوا ہے، لیکن کبھی کبھی ان کے خلاف بھی ہوا ہے۔
1 > لفظ یا ایھاالناس (اے لوگو) اکثر مکی سورتوں میں آیا ہے۔
2 > مکی سورتیں اور آیتیں عموماً چھوٹی چھوٹی اور مختصر سی ہیں۔
3 > مکی سورتوں میں اہلِ ایمان کا مقابلہ مشرکین یعنی بت پرستوں سے ہے۔
4 > مکی سورتوں میں احکام و قوانین کم بیان ہوئے ہیں۔ مگر ان میں زیادہ تر توحید، رسالت اور آخرت کے اثبات، روزِ قیامت اور روزِ حساب کتاب، جنت، دوزخ کی منظر کشی، پچھلی اُمتوں کے واقعات اور رسول اللہ ﷺ کو صبر و تسلی کی تلقین فرمائی گئی ہے۔
5 > مکی سورتوں میں اندازِ بیان پُرشکوہ ہے، ان میں نظامِ کائنات کی مختلف اشیاء کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے انسان کو حقیقت کی تلاش کے لیے غور و فکر کی دعوت نمایاں ہے۔ اور ان میں ذخیرہ الفاظ بہت وسیع ہے۔

حضور ﷺ کی مکی زندگی کے اَدوار

07 > ↑ Index ↑

Home Page <

قرآن پاک کی مکی سورتوں کی پہچان کے لیے حضور ﷺ کی مکی زندگی کے اَدوار

مندرجہ ذیل میں مکی سورتوں کے تاریخی پسِ منظر کی اختصار کے ساتھ تشریح کی جاتی ہے، تاکہ مکی سورتوں کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ مدنی سورتوں کا زمانۂ نزول تو قریب قریب معلوم ہے یا تھوڑی بہت کوشش سے معلوم ہو جاتا ہے، بلکہ ان کی بکثرت آیات کی انفرادی شانِ نزول تک کو معتبر ذرائع اور روایات سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مکی سورتوں کے لیے اتنے مفصل ذرائع معلومات موجود نہیں ہیں۔ بہت سی سورتیں یا آیات ایسی ہیں جن کے زمانۂ نزول یا موقعِ نزول کے بارے میں صحیح و معتبر روایات نہیں ملتی ہیں لہٰذا زیادہ سے زیادہ صحت کے ساتھ جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو ہم مکی سورتوں کی شہادتوں کو اور دوسری طرف آپ ﷺ کے مکی زندگی کے اَدوار کو سامنے رکھیں، پھر دونوں کا تقابل کریں کہ کون سی سورت کس دَور سے تعلق رکھتی ہے۔ اس طرزِ تحقیق کو ذہن میں رکھ کر جب ہم آپ ﷺ کی مکی زندگی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ دعوتِ اسلامی کے نقطۂ نظر سے، ذیل کے بڑے بڑے چار اَدوار پر منقسم نظر آتی ہے:-

1 > پہلا دَور، آغازِ بعثت سے لے کر اعلانِ نبوت تک کے تقریباً تین سال۔ جس میں آپ ﷺ کی طرف سے دعوتِ حق خفیہ طریقوں سے خاص خاص آدمیوں کو دی جاتی تھی، مگر عام اہلِ مکہ کو اس کا علم نہ تھا۔

2 > دوسرا دَور، اعلانِ نبوت سے لے کر ظلم و ستم کے آغاز تک کے تقریباً دو سال۔ جس میں پہلے آپ ﷺ کی تبلیغ کی مخالفت شروع ہوئی، اور پھر وہ مزاحمت کی شکل اختیار کر گئی، حتیٰ کہ آپ ﷺ اور اہلِ ایمان پر الزامات سے لے کر زیادتیوں تک کی نوبت آ گئی۔

3 > تیسرا دَور، آغازِ فتنہ سے لے کر ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات تک (۵ نبویؐ سے لے کر ۱۰ نبویؐ تک) تقریباً پانچ یا چھ سال۔ جس میں آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کی مخالفت و مزاحمت انتہائی شدت اختیار کر گئی۔ اسی دَور میں مسلمانوں کا معاشی و معاشرتی مقاطعہ بھی کیا گیا، اور آپ ﷺ کو اپنے اہلِ ایمان ساتھیوں سمیت شعبِ ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔

4 > چوتھا دَور، ۱۰ نبویؐ سے لے کر ۱۳ نبویؐ تک کے تقریباً تین سال۔ یہ حضورِ اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر انتہائی سختی اور مصیبت کا زمانہ تھا۔ اسی دَور میں آپ ﷺ طائف گئے، مگر وہاں بھی آپ ﷺ کو پناہ نہ ملی، اسی دَور میں اہلِ مکہ، آپ ﷺ کو قتل کرنے، قید کرنے یا مکہ سے نکالنے کے مشورے کر رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انصار کے دل اسلام کے لیے کھول دیئے گئے، اور اُنہی کی دعوت پر آپ ﷺ مدینہ ہجرت فرما گئے۔

مندرجہ بالا مختلف اَدوار میں قرآن پاک کی جو سورتیں نازل ہوئیں ہیں، وہ اپنے مضامین اور اندازِ بیان میں، دوسرے دَور کی سورتوں سے قدرے مختلف ہیں۔ ہر دَور کی خصوصیات کا اثر، اس دَور کے نازل شدہ کلام میں بڑی حد تک نمایاں نظر آتا ہے۔ انہی علامات پر اعتماد کر کے ہر مکی سورت کے بارے میں نشان دہی کی گئی ہے، کہ وہ سورت، مکہ کے کس دَور میں نازل ہوئی ہے۔

آپ ﷺ کی مدنی زندگی

08 > ↑ Index ↑

Home Page <

آپ ﷺ کے مدنی عہد کو مندرجہ ذیل بیان کیے گئے تین مرحلوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :-

1 > مدنی عہد کا پہلا مرحلہ، آپ ﷺ کے مدنی عہد کے پہلے مرحلے میں مخالفین حق کی طرف سے اہلِ ایمان کے خلاف طرح طرح کے فتنے اور اضطرابات برپا کیے گئے۔ اندرونِ مدینہ سے مختلف رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ بیرونِ مدینہ سے حق کے دُشمنوں نے مدینہ کو صفحۂ ہستی سے بالکل مٹانے کے لیے زبردست چڑھائیاں شروع کر دیں۔ یہ مرحلہ صلح حُدیبیہ (ذیقعدہ ۶ ھ) پر ختم ہوتا ہے۔

2 > مدنی عہد کا دوسرا مرحلہ، دوسرے مرحلے میں آپ ﷺ کی بت پرست قیادت سے صلح ہو گئی اور یہی وہ مرحلہ ہے جس میں آپ ﷺ نے شاہانِ عالم کو دینِ حق کی دعوت پیش کی۔ آپ ﷺ کی مدنی زندگی کا یہ مرحلہ فتح مکہ (رمضان ۸ ھ) پر مکمل ہو جاتا ہے۔

3 > مدنی عہد کا تیسرا مرحلہ، مدنی زندگی کا تیسرا مرحلہ وہ مرحلہ ہے جس میں لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔ اسی مرحلے میں مختلف قوموں اور قبیلوں کے وفود کی بھی مدینہ میں آمد ہوئی۔ آپ ﷺ کے مدنی عہد کا یہ مرحلہ آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے اَخیر (ربیع الاول ۱۱ ھ) پر مکمل ہو جاتا ہے۔

مدنی سورتوں اور آیتوں کی چند خصوصیات

09 > ↑ Index ↑

Home Page <

1 > ہر وہ سورت یا آیت جس میں جہاد فی سبیل اللہ کے احکامات آئے ہیں، وہ مدنی ہے۔
2 > ہر وہ آیت جس میں منافقوں کا ذکر آیا ہے، وہ بھی مدنی ہی ہے۔

عمومی اور اکثری چند خصوصیات

مندرجہ ذیل مدنی سورتوں اور آیتوں کی چند عمومی اور اکثری خصوصیات ہیں۔ کبھی کبھی ان کے خلاف بھی ہوا ہے، مگر اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوا ہے۔
1 > یَآیُّھَا الذین امنوا (اے ایمان والو) کے الفاظ مدنی سورتوں میں آئے ہیں۔
2 > مدنی آیات اور سورتیں عموماً لمبی لمبی اور مفصل ہیں۔
3 > مدنی آیات و سورتوں میں زیادہ تر خاندانی، تمدنی قوانین، جہاد و قتال کے متعلق ہدایات و احکامات بیان کیے گئے ہیں۔
4 > مدنی سورتوں میں زیادہ تر مقابلہ اہلِ کتاب اور منافقین سے ہے۔
5 > مدنی سورتوں کا اسلوبِ بیان مکی سورتوں کے اسلوبِ بیان کی نسبت زیادہ سادہ ہے۔

حدیث > جس نے اسلام میں کوئی اچھا کام کیا، اسے اس کا اجر بھی ملے گا اور ان لوگوں کا بھی جنہوں نے اس کے بعد وہی اچھا کام کیا۔ (مسلم)

حفاظتِ قرآن پاک

قارئین کرام ! جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ قرآن پاک کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے' اس لیے اس کلام پاک میں کوئی تبدیلی ناممکن ہے. سورہ اَلْقِیٰمَہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ سے فرمایا کہ قرآنِ کریم کو یاد رکھنے کے لیے آپ کو عین نزولِ وحی کے دوران جلدی جلدی الفاظ دھرانے کی ضرورت نہیں' میں خود آپؐ میں ایسا حافظہ پیدا فرمادوں گا' کہ آپؐ اسے کبھی نہیں بھول سکیں گے.

ابتدائے اسلام میں سب سے زیادہ زُور حفظِ قرآن پر دیا گیا. یونہی کچھ آیاتِ قرآنی نازل ہوتیں' اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ ﷺ کو فوراً یاد ہو جاتیں. پھر آپ ﷺ صحابہ کرام ؓ کو قرآن پاک کے الفاظ کے معانی سمجھانے کے ساتھ ساتھ اس کے الفاظ بھی یاد کراتے تھے. جس کی وجہ سے تھوڑی ہی مدت میں صحابۂ کرام ؓ کی ایک بڑی جماعت کو قرآن پاک حفظ ہو گیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرب کو قوتِ حافظہ خوب عطا کی تھی' جس کی وجہ سے شروع شروع میں قرآن پاک کی حفاظت کے لیے اس خداداد قوتِ حافظہ سے ہی کام لیا جاتا رہا.

قرآن پاک کو حفظ کرنے کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے اسے لکھوانے کا بھی خاص اہتمام فرمایا. حضرت زید بن ثابت ؓ آپ ﷺ کے کاتب وحی تھے. وحی نازل ہونے پر حضورِ اکرم ﷺ ان کو بلاتے اور وحی لکھوا دیتے تھے. کیونکہ اس وقت کاغذ میسر نہ تھا' اس لیے کاغذ کی بجائے ہڈیوں کے ٹکڑوں' درختوں کے پتوں' چمڑے کے پارچوں' پتھر کی سلوں' کھجور کی شاخوں اور بانس کے ٹکڑوں سے یہ کام لیا جاتا رہا. کتابتِ وحی کے لیے حضرت زید بن ثابت ؓ کے علاوہ' خلفائے راشدین اور دیگر صحابۂ کرام ؓ بھی اپنی یادداشت کے لیے آیاتِ قرآنی اپنے پاس لکھ لیتے تھے.

آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے عہدِ خلافت میں' حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو قرآن پاک کو جمع کروانے کا مشورہ دیا. کیونکہ جنگِ یمامہ میں قرآن کریم کے حفاظ کی ایک بڑی جماعت شہید ہوگئی تھی. اس لیے قرآن پاک کا ایک مستند نسخہ تیار کرنے کی ضرورت پیش آئی. جس پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کچھ تامل کے بعد' کام شروع کر دیا اور حضرت زید بن ثابت انصاری ؓ کو اس کام پر لگا دیا. انہوں نے ایک طرف تو وہ تمام لکھے ہوئے اجزاء جمع کر لیے جو آپ ﷺ نے چھوڑے تھے.

دوسری طرف صحابہ کرام ؓ کے پاس قرآن پاک کا جو جو حصہ بھی لکھا ہوا موجود تھا وہ جمع کرلیا. اور اس کے ساتھ ساتھ حفاظِ قرآن سے بھی مدد لی لہٰذا ان تینوں ذرائع کی متفقہ شہادت کے بعد اور کامل صحت کا اطمینان کرنے کے بعد قرآن پاک کا ایک ایک لفظ مصحف میں ثبت کر لیا' اور قرآن پاک کا یہ معیاری نسخہ تیار کر کے اُمّ المومنین حضرت حفصہ ؓ کے پاس رکھوا دیا' اور لوگوں کو عام اجازت دے دی گئی، کہ جو چاہے اس کی نقل کرے اور جو چاہے اس سے موازنہ کر کے اپنے نسخہ کو صحیح کر لے.

حضرت عثمان ؓ کے زمانے میں جب اسلام دُنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا' اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کے لوگ بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے' تو اس طرح بڑے پیمانے پر عرب و عجم کے اختلاط سے عربی زبان متاثر ہونے لگی' تو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر پہلے کی طرح اب بھی دوسرے لہجوں اور محاوروں کے مطابق قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی اجازت باقی رہی تو اس سے طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو جائیں گے. جیسا کہ حضرت عثمان ؓ خود بھی اس خطرے کا احساس پہلے ہی کر چکے تھے. اور ان کو یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ خود مدینہ طیبہ کے اندر ہی مختلف اساتذہ کے شاگرد، جب آپس میں ملتے' تو ان میں اختلاف ہوتا' اور یہ اختلاف وہاں فتنے کو دعوت دیتا.

اسی سے ملتی جلتی خبر حضرت حذیفہ بن یمان ؓ (جو کہ آرمیا اور آذربجان کے محاذ پر جہاد میں مشغول تھے) نے بھی دی' کہ وہاں کے لوگوں میں قرآن کی قراءتوں کے بارے میں سخت اختلاف ہو رہا ہے. اس پر حضرت عثمان ؓ نے اپنے جلیل القدر صحابۂ کرام ؓ کے مشورے سے تمام ممالکِ اسلامیہ میں صرف اسی معیاری نسخۂ قرآن کی نقلیں شائع کرنے کی اجازت دی' جو کہ حضرت ابوبکر ؓ کے حکم سے ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا. باقی تمام مصاحف کی اشاعت ممنوع قرار دے دی گئی.

حضرت عثمان ؓ کے اس کارنامے کو پوری اُمت نے پسند فرمایا' (ماسوائے حضرت عبداللہ بن مسعود کے جن کو اس معاملے میں کچھ رنجش تھی) باقی تمام صحابہ کرام ؓ نے اس کام میں حضرت عثمان ؓ کی تائید کی اور حمایت فرمائی. لہٰذا آج جو قرآن پاک ہمارے ہاتھوں میں ہے' یہ بالکل اسی مصحفِ صدیقی کے عین مطابق ہے' جس کی نقلیں حضرت عثمان ؓ نے سرکاری اہتمام سے تمام ممالکِ اسلامیہ میں بجھوائی تھیں. حضرت عثمان ؓ کے مذکورہ بالا کارنامے کے بعد پوری اُمت کا اس پر اجماع ہو گیا کہ قرآن کریم کو رسمِ عثمانی ؓ کے خلاف کسی اور طریقے سے لکھنا جائز نہیں. چنانچہ اس کے بعد قرآن پاک کے تمام مصاحف اسی طریقے کے مطابق لکھے گئے' اور صحابہ ؓ اور تابعین نے مصاحفِ عثمانی ؓ کی نقول تیار کر کے قرآنِ کریم کی بڑے وسیع پیمانے پر اشاعت کی.

شروع شروع میں اہلِ عرب میں حروف پر نہ نقطے اور نہ ہی حرکات (زیر' زبر' اور پیش وغیرہ) لگانے کا رواج تھا' کیونکہ اس وقت ان کی ضرورت بھی پیش نہیں ہوتی تھی' پڑھنے والے سیاق و سباق کی مدد سے مشتبہ حروف میں بھی امتیاز آسانی سے کر لیتے تھے. لہٰذا عہدِ عثمانی ؓ تک قرآن پاک کے حروف نقاط و حرکات سے خالی تھے. بعد میں جب اسلام عجمی ممالک میں اور زیادہ پھیلا تو اس وقت نقاط و حرکات اور رموز و اوقاف کی ضرورت کے پیشِ نظر ان کا استعمال بھی عمل آیا.

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور انسانی طاقت و بساط میں جو کچھ ہے اس کے مطابق، خلوصِ نیت سے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، کہ ان صفحات میں فراہم کردہ معلومات، دینِ اسلام ہی کے متعلق ہوں اور یہ بھی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ معلومات قرآنِ کریم کے ترجمہ و تفسیر اور احادیث پاک سے لی جائیں اور بالکل درست ہوں. ٹائپنگ، کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ وغیرہ بھی بڑی احتیاط، نہایت توجہ اور محنت سے کی گئی ہے، تاکہ اس میں بھی کوئی غلطی نہ رہے. اس کے باوجود ان تمام مراحل کے دوران اگر کہیں زیر، زبر، پیش یا کوئی ایک آدھ لفظ وغیرہ چھوٹ جائے تو اس کو غلطی نہیں کہتے. کیونکہ باوجود ہر امکانی انسانی کوشش کے ایسی خفیف نادانستہ لغزش قابلِ گرفت نہیں ہوتی، بلکہ قابلِ معافی ہوتی ہے. انسان خطا کا پتلا ہے، اس لیے آپ سے استدعا ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کسی قسم کی غلطی کا شبہ ہو، تو برائے مہربانی ہمیں ہمارے دیئے گئے ایڈریس پر، اس سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں، تاکہ فوری طور پر ایسی غلطی کا تدارک کیا جا سکے.

انسانی زندگی (یعنی موت سے پہلے کی زندگی، جس کو موت ختم کر دیتی ہے، اور موت کے بعد کی زندگی، جو موت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہے) کے متعلق یہ اہم معلومات یاددہانی کے طور پر آپ تک پہنچ چکی ہیں. یہ کیسے اور کس نے آپ تک پہنچائی؟ اس پر سوچنے کی بجائے صرف ان معلومات کے درست یا درست نہ ہونے پر زیادہ غور فرمایئے گا، تو یقیناً آپ ان سے ضرور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں. جب بھی فارغ ہوں، تو یہ معلومات ضرور پڑھ لینا اور اگر ممکن ہو، تو یہ آگے کسی کو منتقل ضرور کر دینا اور منتقل کرتے رہنا. ہو سکتا ہے وہ دوسرا انسان ان معلومات سے، ہم سے بہتر فائدہ اُٹھا لے.

اُمید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے، اور ہماری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کا بہت اجر و ثواب عطا فرمائے. (آمین)

(مؤلّف)
"تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام"
Universal Talent & Thoughts Creation !

R. Nawaz | Deputy Organizer of "Islamic Informative Worldwide Competitions" (IIWC)
Universal Talent & Thoughts Creation ! (UTTCS)
WhatsApp / Mob # +92 313 733 7527 | Mail: info@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com

اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع ! — اسلامی معلوماتی مقابلہ — ہر کوئی گھر بیٹھے مفت حصہ لے کر مختلف انعام جیت سکتا ہے !
Your efforts will be appreciated if you kindly continue forwarding this matter to your nearby and known persons.